

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

و اما که در میان کسب اقبال و تفویض خداوند و جهان مجرب و ران فواید او و امر با حقیر

مكتبة

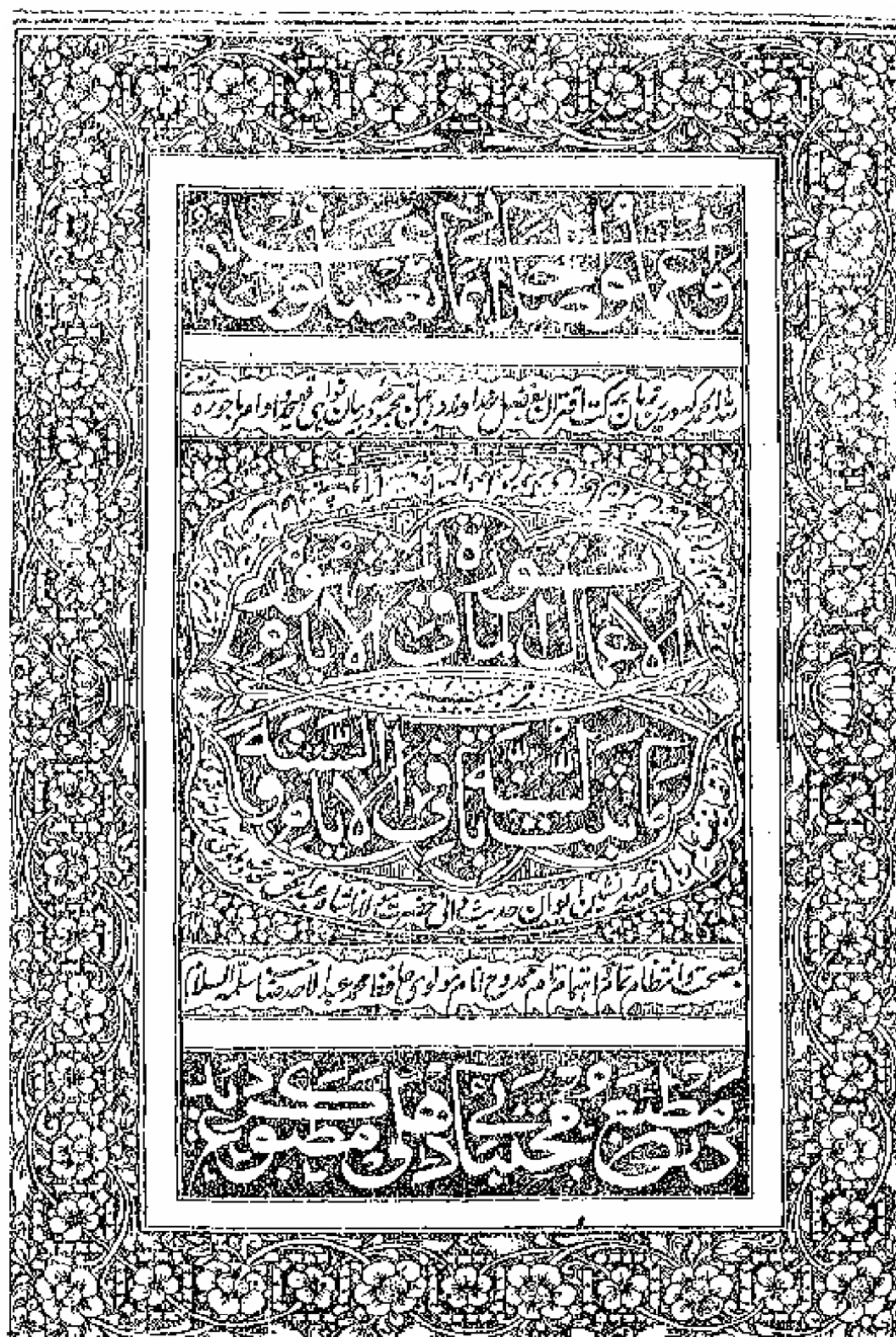
سورة التوبة

سورة التوبة

[illegible]

والتواضع والاعتدال في كل شيء

مجله علمی و پژوهشی



وَمِنْ حَمَلِهَا الْعَمَلُ

بِأَمْرِ اللَّهِ وَبِأَمْرِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَبِأَمْرِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْمَلَائِكَةِ

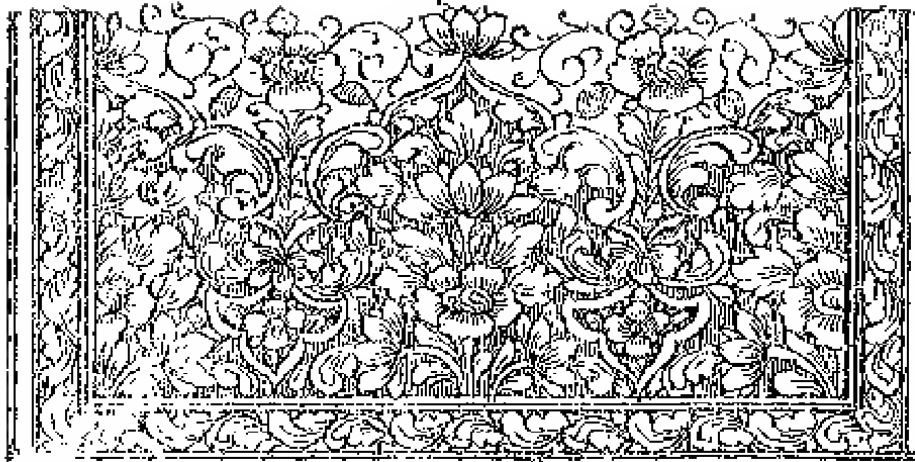
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَاقِي

بِحَسْبِ الْغَنَاءِ وَبِحَسْبِ الْغَنَاءِ وَبِحَسْبِ الْغَنَاءِ

مِنْ مَحَبَّةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

1991

[illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل في الاوقات المباركة واسم الخيرات والبركات مودة بين

الاهل للذات العبادات ونرجو فيها تبارك رانهم وتضامنهم لهم ابو شرم و...

المقاصد لهم واما انهم من ثواب الامانة والبركات والامن اسم من

لم يحنو من اسم التبارك والبركات او بالبركات والامن والبركات والامن...

الركان على سيد المرسلين واسم المتقين هيجن الذي بتضامنهم والبركات...

العلم والبركات والبركات والبركات والبركات والبركات والبركات...

استاذ الكرام الامام ابو جعفر ومنه العلم ومعدل الحق وعلمه وادبها...

اجمعها هذا في طريق الحق وهي علوم الدين امرنا فيقول لسيد المتقين...

...

Handwritten marginal notes in Urdu script on the left side of the page, providing commentary or additional information related to the main text.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل العام في كتابه اثني عشر شهرا في العباد وجعل بعض الأعمال
 في بعضها للتقريب اليه عذابه والصلوة والسلام على خير خلقه محمد وآله وأصحابه
 وآله بعينه الذي يرفعنا من شر أئمة وأحكامه بعد صلوة کے بعد حقیران حدیث اللاحق
 اگرارش کرنا کر کہ مدت سے یہ فقیر آرزو مند تھا کہ نمایا طبع السنہ جو عربی زبان میں سب سے اعلیٰ ترجمہ اردو زبان میں
 لکھا جاوے بلکہ لوگ جو اکثر عربی نہیں جانتے اس کے مضامین سے خدا و فرشتہ میں اور اعمال اور ان کے بعد جب
 بجا لائیں یہ کتاب عالم ہے بریل نعل فیہ لیل سیر الہدیین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ کی تالیف سے ہے
 اس میں ہر چیز کے اسباب اور فوائد جمیع اشیاء صحت ثابت ہوئے ہیں صحت کے چاروں چیز جو اعمال کسی چیز میں
 ہے اس میں دلائل کے باب میں اربع بار دلائل ضعیف یا مضعف وارد ہوئے ہیں ان سب کو لکھا ہی تاکہ کچھ نہ ہو
 ہر چیز کے اعمال سے دور کا دور دورہ ہائی کا باقی ایک معلوم ہو جائے اسی اعتبار سے لکھا کہ اس کتاب
 ترجمہ جناب مولانا سرمدی **سبحان بخش** رحمہ اللہ کا جو یہی ہے اور میں کیا ہے اور جناب مولانا سرمدی محمد علی
 صاحب مافوق ذی رحمہ اللہ نے بھی اس کو حاضر کر لیا ہے اس سے اس کے اہل اس نے حق کی گئی بلکہ جو یہی ہے
 بعد نقص و میلاد کے وہ ترجمہ بعرفہ نہ کہ غیر حاصل کیا گیا اور تمام عالم کے ادارہ سے اپنے مطبع میں نہایت
 نسبت اور اہتمام کے ساتھ چھاپا چست اپنے اس خوبی اور خوش طبعی انگریزوں پر غور واضح ہوگی بغیر اس کے کہ مشک
 اور نہ کہ خوب یہ نہ کہ عمار گویہ اور چونکہ ترجمہ مردم کو اتنی ہلکت نہ لی کہ اس ترجمہ کا دیا چاہتے یا نام خوب کر سکتا
 لہذا اس ترجمہ کا نام **الاعمال المأثورة فی الايام المشہورة** رکھا تاکہ ان میں ہر ایک سے امید ہو کہ اگر اس ترجمہ سے
 ان کو کو اور ترجمہ مردم کو کہ اس کے غیر سے یاد آوے اور ان میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد سے جہنم کے دوا کر

فہرست اصلاَح

کتاب کے ترجمہ اور اصل لغات میں طبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق اس کے
 مولانا سرمدی محفوظ رکھے گئے ہیں کوئی شخص بلا اجازت اس کے طبع کا جائز نہیں بکلی اور نہ صرف

محمد عبد الاحد صاحب مکتبہ معتمدین چنبائی اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ

[illegible]

والله البار محمد الحق بن عيسى الذي في المولى البخاري وفقه الله لسلاوة
 حاجته عبد الله بن سعيد الدين المولى بخاري قد أسكنه ربه

طریق الحق والیقین و متابعت مسلمانان قد ثبت فی (فی) الذل الی دین
من اور انہوں پر جیسے کہ سید المرسلین کی ہر طرف سے توفیق دے کہ وہ ایک جہاں میں خوشی اور عبادت کے

وَالْمُتَنَبِّهِينَ فِي إِيَّاهُ إِلَى الْيَقِينِ وَأَوْرَادُ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَقُلْ تَزَكَّرُوا

الحمد لله الذي جعل في القرآن آياتاً كثيرة من أجل أن يعرف بها ما كان عليه حالهم في الدنيا وما كان عليه حالهم في الآخرة. والحمد لله الذي جعل في القرآن آياتاً كثيرة من أجل أن يعرف بها ما كان عليه حالهم في الدنيا وما كان عليه حالهم في الآخرة.

فيا من الامم اذ يشع الاخر ان ولكن كذا قال كل هذا في ذلك وفي رسالتنا لانا
لاستبين انك بطلان كما حكم الله عليه

والجمع بين الفريقين وسكانا في الميثاق الطريقتين وذكرنا ما في من الرجال الذين قيل
لامنهم انهم فرقة منكم فوجدوا منكم من كان منهم من كان منهم من كان منهم من كان منهم

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل ثم عني في هذه الرسالة ما جاء في الزيادة

الحق والصدق والوفاء على ما اتفق عليه عند المسلمين الذين يدينونهم
 جميعاً اور مسلمان اور منافق اور کافر کے جوہر ٹوٹ کر ان کی شرابی ہوتی ہیں بلکہ نیکیت میں

اور فیہ المعاملات مع ذکر اکثر فوائد شریفہ و تحقیقات لطیفہ
 معاملات کی بات چیت میں سب بیان شدہ ایک نامہ دوں اور لطیف تحقیقات کے مجموعہ

نجر الیہ اکراہ خصوصاً فی شہر ربیع الاول فی ذکر وفات سید الانام علیہ السلام
 علی اصغر و سیدہ اہل بیت کے ہونے پر

مصابقہ الاسلامیہ میں نام شہر المحرم الحرام الحجة الحرام والذی انوار فوقہ

دکال والا تمام وسیتیں اور یہی اس رسالہ کا نام
ثابت من السنہ

ایام السنۃ یقبلہ بفضلہ من لانا خذہ سنۃ ولانوم
 ام السنۃ دیکھنا ہے کہ کون اپنے فضل سے وہی قبول کرے جو حکم

عاشوراء فقال كان يوم قبل ان ينزل رمضان فلما نزل رمضان
 عاشوراء من بعد ما نزل رمضان في غزوة بدر من بعد ما نزل رمضان
 فان كنت مفطر فاطعم اخراج البخاري ومسلم عن سلمة بن الاكهم عن
 انهم انكروا من بعد ما نزل رمضان في غزوة بدر من بعد ما نزل رمضان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم امر رجل من اسلم ان اذن في الناس في ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم امر رجل من اسلم ان اذن في الناس في ان
 اكل فليصم بقية يومين بكن اكل فليصم فان ليوم يوم عاشوراء وقوله
 انه قال لرجل من اسلم اذن في قومك او في الناس بالشك اخراج البخاري
 ومسلم والنسائي عن عبد الرحمن بن اسامة بن مكي اخراج ابو داود
 بنت المعوذ رضي الله عنها قالت ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عاشوراء الى قريظة لافطارهم في حول المدينة من كان اصبر صام فليصم
 ومن كان اصبر مفطر فليصم بقية يومه فكنا بعد ذلك نفصم نفصم
 الصغار منهم ونذهب اليهم فيجعل لهم العتق من العتق فاذا بكر احدكم
 الطعام اعطيناها اياها حتى يكون عند الافطار اخراج البخاري ومسلم
 اخري مثله وعن قيس بن سعد بن عباد بن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم
 وتودي زكاة الفطر فلما نزل رمضان وتولت الزكاة لم تؤمر به ولم ننع عنه وكنا
 اور زكاة الفطر فلما نزل رمضان وتولت الزكاة لم تؤمر به ولم ننع عنه وكنا

طه بن جابر بن
 دشتي واکوکی
 انبر انشا

عن ابن عباس
 عن ابن عباس
 عن ابن عباس

عن ابن عباس
 عن ابن عباس

جاء في يوم عاشوراء فكانوا اطلقوا جميع فقراء ان في كل اشبع بطونهم
 عاشوراء کے دن بھوکے کا پیش بھر دیا تو گویا ایسے آسن محمدی کے تمام فقر کو کھانا کھلایا اور سیر کر دیا
 ومن مضرته الى اس بيتهم رفعت بكل شعرة على اس مخرجته
 اور جسے شتم کے سرور اٹھ بھرا تو انکو ہر ہر بال کے بدلے جو اس کے سر پر ہیں جنت میں بلند
 الجنة خلق الله تعالى يوم عاشوراء والارض كمشاء وخالق القلوب
 درجہ ملے گا اللہ نے عاشوراء کے دن آسمان پیدا کر کے اور ویسے ہی زمین اور عاشوراء کے دن قلوب پیدا کیے
 عاشوراء والروح كمشاء وخالق يوم عاشوراء والملك كاليوم عاشوراء
 اور ایسے ہی روح کو اور عاشوراء کے دن جبرئیل کو پیدا کیا اور عاشوراء کے دن فرشتوں کو اور آدم کو
 وخالق يوم عاشوراء وولد ابراهيم يوم عاشوراء ونجا الله من النار
 عاشوراء کے دن پیدا کیا اور ابراہیم عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور اللہ نے عاشوراء کے دن نجات لے لی تھی
 يوم عاشوراء وولد اسمعيل يوم عاشوراء وخرقة فرعون يوم عاشوراء
 اور عاشوراء کے دن اسمعیل کا قد یہ آیا اور عاشوراء کے دن فرعون کو ڈبیرا اور عاشوراء کے دن
 ورفع ادريس يوم عاشوراء وتاب الله على يوم عاشوراء وغفر ذنبا ودفن
 اور ایسے ہی ادریس کا تھا اور عاشوراء کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور عاشوراء کے دن حج اور کعبہ کا عافیت
 يوم عاشوراء واستنقذ الركب يوم عاشوراء وتقوى القيام يوم
 اور عاشوراء کے دن رب عرش پرست ہو گیا اور عاشوراء کے دن قیامت قائم ہوئی
 عاشوراء موضوع ذكره ابن الجوزي عن ابن عباس في حديثه عن النبي صلى الله عليه وآله
 یہ سب موضوع ہیں اسکا جو جوڑی کے برابر ہے ابن عباس نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 وهو آفة محدثا لله فرض على بني اسرائيل يوم يوم السبت وهو
 اور یہ آفت کا بگاڑ ہے یہ حدیث کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر تمام سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا اور یہ
 يوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من الشهر وهو يوم وادعوا الى اهل بيته
 عاشوراء کے دن ہے اور وہ دن محرم کی دسویں تاریخ ہے سوئم آج روزہ رکھو اور کہو اے اہل بیت کی طرف
 فيه فان من وسم على اهل بيته من مال يوم عاشوراء وسم الله على سائر سنة
 کہو کہ جسے عاشوراء کے دن اپنی اہل بیت پر مال میں سے دیا گیا تو اُس سال اللہ پرست ہوا اور سائر سال
 فهو يوم فانه اليوم الذي تبارك فيه عباد الله وهو اليوم الذي رفع الله
 سوئم آج روزہ رکھو کہ وہ ایسا دن ہے کہ ہم نے اللہ کے عباد کا روزہ قرار دیا اور اللہ نے اس سال کو مبارک کر دیا

علم من
 بالشمس
 في كل
 سنة
 من
 سنة
 من
 سنة
 من
 سنة

الان رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وعلى رأسه وحيته الزاب وهو
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خواہ بین بچھا اور سر اور وڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور
 بيك فقلت ما لك يا رسول الله قال ثم مدت قتل الحسين انفا وفيه من حديث
 رسول الله صلى الله عليه وسلم روایت سے ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کی آنکھوں میں پانی تھا اور اس میں
 البخاري والترمذي عن انس قال في عيال الله بن زياد برأس الحسين فجعل في
 بخاري اور ترمذی کی حدیث انس کی روایت سے ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے پاس حسین کا سر لگے پھر
 طست فجعل يمسك وقال فحسنه شبا قال انس فقلت الله انه كان
 کان میں کہا پس اسے گویا سے چھڑنا شروع کیا اور کچھ دیر میں اس کی بائیں آنکھ کو پانی سے چھو لیا اور وہ
 اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان خضوبا بالوشة وفي رواية
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے زیادہ صبر رکھ کر کل میں لٹا تھا اور شہر قسطنطنیہ میں پہنچا اور وہ پھر ان میں
 قال كنت عند بن زياد فبني برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب انفا ويقول
 کہ میں نے بن زیاد کے پاس بنایا کہ حسین کا سر لائے سو انھی ناک میں پھڑکی مارنے لگا اور کہنے لگا
 ما رأيت مثله هذا حسنا فقلت ما انه كان شبههم برسول الله صلى الله عليه
 میں نے ایسا صاحب نہیں کوئی نہیں دیکھا تھا کہ اس کا سر لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھا زیادہ
 وسلم اخرج السراية الاولى البخاري والثابت الترمذي وفيه عن عمار بن قيس قال
 انما ہوا بہ امت اول کو بخاری اور دوسری کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور اس میں عمار بن قیس کا بیان ہے
 لما جئ برأس عبيد الله بن زياد واصحابه فوضعت في المسجد في الشجرة فالتفت
 جب عبيد اللہ بن زیاد اور اسکے ہمراہوں کا سر کاٹ کر لائے تو میں نے مسجد میں عیدان کا قصہ کیا آخر ان باب
 اليهم وهم يقولون قد جاءت فاذا حية قد جاءت فخلل السرفس حتى دخلت في
 چلا گیا اور وہ کہہ رہے تھے وہ آیا ناگاہ ایک سانپ ہمیں کھولے ہوئے آگیا یہاں تک کہ
 فمضى عبيد الله بن زياد فمكت هنية ثم خرجت فذهبت حتى تعبدت ثم
 عید اللہ بن زیاد کے تختہ میں گھس گیا کہ وہ پرکے بعد چل کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر وہ
 قالوا فلجاءت قد جاءت ففعلت ذلك فترينا وثلاثا اخرجنا الترمذي وفي
 کہنے لگے وہ آیا پھر اس سانپ نے دو بار یا مین بار بار ہی کہیہ ترمذی نے نقل کیا ہے اور
 تاريخ الخلفاء للسيوطي واخرج البيهقي في الاثر عن ابن عباس قال رأيت
 تاریخ الخلفاء میں ہے اور بیہقی نے لاکھوں میں نقل کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے

مکت
 انما ہوا بہ امت
 کا بیان
 ۱۱
 فخر
 شہ
 بگڑ گیا
 اسکا
 ان سے
 راز
 کت
 عمار بن قیس
 راستہ
 مکت
 انما ہوا بہ امت
 تاریخ الخلفاء
 سیوطی

المعصن ثم والکواکب یزیر بعضہا بعضا وکان قتل یوسف شورا وکشفتم الشمس ذلک
چادر میں اور ستارے آپس میں ٹکرائے گئے اور انھوں نے قتل اور عداوت کو ہوا اور اس عداوت کو کچھ نہ بگا
 الیوم احرمت اوقالسماء سنتا شہر بعد قتله ثم لال التاجرة تری فیہ بعد
اور آج کے قتل کے بعد چھ مہینے تک یہاں کے کٹارے سرخ رہے پھر اس درخت ہمیشہ سرخی دکھائی دیتی ہے
 الیوم لکن تری فیہ اقبلاہ وقیل انہ لم یقلب حجر بیت المقدس یومئذ الا وجہ
اس سے پہلے کبھی قتل نہیں کرتی تھی اور کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں اس درخت جس جھوکہ پلٹا اس کے نیچے
 تکتی ذمہ عنہما و صار الدیر الذی فی عسکرہم رادا و انکم انا فی عسکرہم
آج کا وہ خان یا گیا اور اس کے لشکر میں چھوڑ کر اسے سب جھوکہ لگے اور انہوں نے اپنے لشکر میں انا کو لے کر لے گئے
 انکا وایرون فی حکمہما الذیر از و طغی ہا فصارت مثل العاقم و تکلم جوف العسیر
میں انکا کے گوشہ میں آگ لگ کر آگ تھی اور ٹھوکہ پکارتے تھے مثلاً کہ تیری ہر جگہ اور تیری نفس ہر سینہ کے حق میں کچھ
 بکلمی فہو ہا اللہ بکوب من السماء فطمس بصرہ قال النعید و ت السراة مزغیر
کہہ دیا کہ وہ سہاڑے آسمان پر سے اس کے اوپر ٹکا لایا اور اس کا گروا ٹھوکہ دیا کہ تیرا نہ بدست اور تیرا اڑتی ہوئی راست
 وجہ عن عبد الملک بن عمر اللیثی قال آیت فیہ القصر و انشار الی قصر کما تار
ایسا ہے عبد الملک بن عمر اللیثی سے روایت ہے کہ اس آیت میں باد کو تیری جبری کے کان کی طرف اشارہ کیا
 بالکوفیر امر الحسین بن علی رضی اللہ عنہما بن یک عبد اللہ بن زیاد یاموتون
حسین بن علی رحلے آئے تھے اس سر عبد اللہ بن زیاد کے سامنے قتل پر راہ کیا دیکھا
 ثم رأیت امر عبد اللہ بن زیاد بن یک المختار بن یزید ثم رأیت امر المختار
پھر شیخ عبد اللہ بن زیاد کا سر مختار بن ابی عبیدہ کے سامنے دیکھا پھر شیخ
 بن یک مصعب بن الزبیر ثم رأیت امر مصعب بن زید ثم عبد الملک فحدثنا
مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا پھر شیخ عبد اللہ بن زبیر کے سامنے دیکھا پھر شیخ
 هذا الحث عند عبد الملک فطیر منہ وفاروق مکان ولما قتل الحسین بن زید و بنو امیہ
یہاں ہذا عبد الملک سے بیان کی سو عبد الملک اس سے شکون ہو رہا اور اس مکان پر چھوڑ دیا کہ وہ مختار بن ابی عبیدہ کے سامنے دیکھا
 بعث ابن زیاد برؤسہم الی زبیر فسمی بقتلہم اولاً ثم ذلک لما مقتل المسلمون علی
ابن زیاد کے سر زبیر کے پاس بھیج دیے پہلے تو ان کے قتل سے خوش ہوا پھر جب مسلمانوں کو قتل کیا تو ان کے سر بھیج دیے
 ذلک ایضا ان اس وحق لہم ان یغضون فی سنت ثلث سنتین بلغ ان اهل
اور لو کہ ان کو بغض نہ تھا تو یہ بیان ہوا اور ان کا یہ حق تھا کہ ان کے سر نہ لگے اور ان کے سر نہ لگے اور ان کے سر نہ لگے

طہ
 فون
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ذَلِكَ فِي عَقْرِ هَذِهِ اَرْبَعٌ وَ سِتُّونَ وَ اَحَدٌ قَرْنٌ مِنْ شِرَارَةِ مَنْ يَبْرَأُ اِيَّاهُمْ اَسْتَارُ
اور بجزشت او صفر سرور و سه شنبه روز گوارا و روز پنجشنبه اگر کسی شعلون است

الکعبۃ ۲ دوقہ فہا و قسرا الکثیر لکثرتی بامہدیل وکانا فی السقف فہا ہا

اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے محمد! میں نے تم کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے تم کو بھیجا ہے۔

شماره ۱۶

[illegible]

فہم کہ اگر اولاً الاحادیث کو اردو فیہ نہ لکھیں الماراد بہ تعلق احکام و العبادات

عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
أمرني أن أعبد الله وحده لا شريك له وأمرني أن أكون من عباده الصالحين

اور اے کہ اگر وہ کسی اور شخص کے لئے لکھا گیا ہو تو اس کا اثر نہیں ہوگا۔

بسم الله الرحمن الرحيم والاعتراف بالذنوب والاعتراف بالذنوب والاعتراف بالذنوب

والله اعلم بالصواب

طیایر و آب و آتش و غیره را که در این عالم است و هر یک از آنها را به قدر توانایی خود در خدمت خلق می‌نهد و هیچ‌کس را در این راه شکست نمی‌دهد و هر کس که بخواهد از او چیزی بگیرد باید بداند که او را چه خواهد داد.

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو دیکھے اور ان کو نہ پہچانے اور نہ ان کو پہچانے والا ہو، وہ میری امت سے ہے۔ (ترمذی)

للقاضى عياض العدى ما كانت يعتقد الجاهلية من تعدد ادائه

شہزادہ مرزا علی محمد صاحب
 الداء الى مزيج اور ويا تصقه من ليس به داء ففاه الشرع وقوله صلى الله عليه وسلم
 لا ترضعوا من لبن ما لم يسجد له سبعة ركعات

علیہ وسلم لا عذر لی بحقل النبی عن قول فلان واعتقاده او النبی حقیقۃ

وَمَا كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَأْتِيهِمْ غِزْوَاتُ الْمَدِينَةِ الْكَافَّةِ ۚ وَاللَّهُ مُبْدِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ إِنَّكَ قَدِيرٌ عَلَىٰ مَا نُنْذِرُ ۚ

ہی زمین ہو چا پھر فرا کوئی چیز کسیکو نہیں لگائی اور پچھلے ارشاد پھر پہلے کو کہنے لگا دی اور پچھلے دونوں مترادف سے

من الشرع الہام جمع عامۃ وهو طائر کانت العرب تسمیہ العظائم لیدت

معلوم ہوتا ہے کہ امام اس کی تسبیح ہر اور اس پرندہ پر تاج عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی بڑیاں اُس پر
تصیر ہوا فقیر وکانوا یقولون ان القتل یخرج من ہاقتہ ای من الاسبۃ

ہامۃ ولازال یقول اسقوا لاسقوا حتی یقتل قاتله و فی الخواتم

ہمارے وہ یارانِ سربلین سربلین کی بیسیں لے کر وہی دھڑا دھڑا

فہم اس سلسلہ میں ہم نے ایک بڑا کام کیا ہے اور جو بدشعری بھی برا ہے اور بھلا سوا ہے کہ جو بدشعری کو مستحکم کر دیتے ہیں۔

وہی من طیر الیل و قیل ہوا بے نور و قیل کانت النہر بترک ان روح اور اسرار کا پردہ ہے اور کوئی کھلا ہو گا اور ہے اور کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ ایسے مقتول کی

القتیل الذی لا یدر ان یثارة تصیر هامة فیقول سقونی فاذا درک روح جیکے گیزد و اعرض نہ لبا جاسے امر ہو جاتی سجد پیر و یہی کجی جاتی سے مجھ کو پانی پلا جیسے انگارہ لڑتی ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَقِيلَ تَكُونُوا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الْمُتْلِينَ وَقِيلَ وَقِيلَ تَكُونُوا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الْمُتْلِينَ وَقِيلَ وَقِيلَ تَكُونُوا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الْمُتْلِينَ

ہمامۃ فتخیر ویسمونہ الصلۃ ففہا الاسلام و فہا ہر عنہ قال الطیبر
 ہر حاتی سے ہر کاشی ہر ہی اور اسکا نام صدی کہتے تھے سو کو ہام کو تھے اور ان کو ہر تھا تو مع کور اور ہی کہتے تھے

الهامة اسم يتشاءم به الناس وكانت العرب تزعم ان عظاما وليت

۱۔ اسم پر کہ لوگ اسکو محسوس نہیں ہیں اور عرب کے لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ مردہ کی باریاں

[illegible]

وہو یبدل علی نہ لہم رب بنفیم ہا عدھا وقال البغوی بل خبرناھا انفقنا
 اور یہ حدیث دلائل کرتی ہے کہ عمل کی کئی سے کئی روایت کی گئی ہے اور بنفیم چاروں بنفیم کے ساتھ بلکہ بنفیم ہی ہے کہ غول کو
 علی شیء من الاضلال الاھلک الا اذا زلزلہ تعالیٰ وبقال زلزال
 کسی کار پر چلائے اور ہلاک کر دے۔ دونوں اس بات کی کہ قدرت نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ غول ان
 سکرۃ الحسن تقن الناس بالاضلال وفي المفاتیح شرح المصابیح ہوا لقتہ
 جنوں کے جادو گر ہیں لوگوں کو راستہ پر گمراہ کر دیتے ہیں اور مفسر مصابیح کی شرح میں ہے غول بالفسخ
 مصل غالہ اھلکہ وباضلالہم کانوا انعمون انھا تراعت الناس ففقا
 غالہ یعنی اھلکامسکری اور غول بالضم ایک نام ہے کہ وہ کہہ کر غول کو غول کہتی ہے۔ چھ سو کی شرح ہے
 الشرع ویجوز انہ دفعہ بہ عشتہ صلی اللہ علیہ وسلم یحادیثہم الاستراق قال
 یعنی کوئی اور یہ بھی حال ہے کہ غول حضرت علیؓ کی پشت کی برکت سے جاندار اچھے بہتر استراق جاندار طبعی
 الطیبی اما حدیث اعود ذک ان اختال فیہ من لیل وھو ملہ النثر
 کہتا ہے اور یہ ہے حدیث میں ہے چھ پناہ لگتا ہوں اس سے کہ غول کے پھیرنے والی کوئی چیز نہ لے سکے اور وہ پھیرنے والی
 من حیث قلت یؤید ما ورد فی روایۃ واعوذ ذک من ان اختال
 اس پر کہ کہہ کر غول میں کہتا ہوں کہلی ناخبر کہتا ہے وہ جو ایک روایت میں آیا ہے اور میں نے چھ پناہ لگتا ہوں اس سے کہ
 من حیث لا شہر یریدہ الخ فہ علی ما فی النہایۃ وقا
 ہے کہ چھ پناہ لگتا ہوں کہلی ناخبر کہتا ہے میں نے ان سے کہہ کر غول کو سلام نہیں کیا کی تو میں نے کہا ہے چھ پناہ لگتا ہوں اس سے کہ اور بتاوی
 القا فیہما فی فی الشارح قولہ ولا غول یفہم الفایز فیما فی الشارح
 عیاض شامی میں کہتا ہے اس کا یہ قول ولا غول غول نہیں سمجھتا ہے اس کی تفسیر حدیث میں
 تفسیرھا الا قول اللی تقول یفہم الماء والنفین یرید یقولون وہو ہر مثل
 آئی ہے۔ غول وہ جو غول کہے یعنی غول نا اور عین کفیع ہے کہ وہ کہتا ہے غول کہی مثال دیکھارنگ
 الضلال سکرۃ الحسن وکان العرب تقول ان الضیال ان تترای الناس
 سترتوں کی مثال کے جادو گر ہوتے ہیں اور عرب کہتا ہے کہ عین ایک خیال لوگوں کو دکھاتا ہے دیکھ کر کہتے ہیں
 فتم قول تقول ای تملون لھم وتصلھم عن الطریق وقھلھم فابطل
 یعنی یہ غول کہتے ہیں کہ تم میری طرف سے گمراہ کر دیتے ہو اور انکو راستہ سے ہٹا دیتے ہو اور انکو ہلاک کر دیتے ہو
 الذی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الشان الثوری فی شرح جامع الاصول النور
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر کہا کہ اے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

نزع ان عظام الموت تصير هامة نظير وليهمون الطائر الذي يخرج من
 كرتہ کے گردہ کی ڈھان اس بکر اڑتا ہی ہیں اور اس طائر کا نام جو گردہ کی گھوہری میں سے
 هامة الميت ذابل وهو اسم الغول في شرح جامع الاصول هو الحيوان
 بدو سید کا کہتا تھا شکر کے لئے اور وہ صدیقی غول کی تفسیر جامع الاصول کی شرح میں ہے یہ وہ حیوان ہے
 التي كانت العرب تزعم انه تعرض لها في بعض الاوقات في الطريق فيقتال
 جگہوں کے لوگ کہتے تھے کہ بعض وقت یہ زمین میں سامنے آجاتا ہے پس ناگاہ کو گول کو
 الناس وانه ضرب من الشياطين وليس قولا ولا خول نفي العين الغول
 چاک کر دیتا ہے اور یہ شیطان میں سے ایک قسم ہے اور حضرت کا ارشاد لاغول چہ غول کی ذات
 ووجوده وانما فيه ابطال نزع العرب في اعتياله وتلاونه في الصور
 اور وہ کسی نہیں ہے اور یہ بھی ہے کہ غول کا جو دراب ہلاک کر دے اور مختلف صورتیں پہننے کی ہے
 المتخلفة في قوله لا تصل قوائد في النهاية الغول لاجل الغيلان وهو
 اس غول سے ابطال ہے کہ اس کی تصدیق موت کرے اور نہ یہ میں ہے کہ غول غیلان کا مفرد ہے اور یہ
 جنس من الشيطان والجن كانوا يزعمون ان الغول في القادة تراه للناس
 شیطان اور جن کے جنس کا ہے اور وہ کہتے تھے کہ شکل میں غول لوگوں کو نظر نہ آتا ہے
 فيتغول تغولا اي يتلون في صور شتى فيقول لهم اي ينزل هم عن الطريق
 یہ وہ بڑا غول کہتا ہے جن کی صورتیں ہتھوڑے اور غول کا ہے یعنی انکو راہ سے ہٹا دیتا ہے
 يهلكهم ففناء صلبه على السلم والطله وقيل لا يغول ليس نفي العين
 اور ہلاک کر دے اس سے پہلے صلبہ یعنی جسم اور تلہ یعنی اس کی آنکھ کو یا کہ کہتا ہے لاغول غول کے خلاف کی
 الغول بل لا يبال له العرب في تلونه في الصور المتخلفة واعتياله وانما
 نفی نہیں ہے بل عرب کے اس غول کا ابطال ہے کہ وہ کبھی کبھی صورت کی صورت میں ہو لیتا ہے کہ غول کا چہرہ
 لا تصل حلا ونعيم بل تصير لا غول بل كن السحالي في حشر الجن
 نہیں بلکہ اس کے حلا و نعيم کی گواہی دیتی ہے غول نہیں ہے بلکہ حلا و نعيم جنوں کی بارگاہ میں
 ولكن في الحشر لهم تخيل وتلبس ومنعها (ب) اذا انفردت لاغلا
 لیکن جنوں میں ہمارا وہ کہتے ہیں کہ وہ خیال میں اور تلبس کرتے ہیں اور اس حال میں حشر میں ہیں لیکن وہ نہیں
 فبادر بالاذان ايات فعوا شرا بذكر الله تعالى فانهم يتفقدون
 نو تر ت اذان پڑھو یعنی اچھی شرکت کو اشد تعالیٰ کے نام سے ہو کر دے کہ وہ پرانہ ہوا جاوے

صفحہ
 ہاتھ یا پھر یہ ان
 ذیل ازبک شایک
 حوالہ فراخ
 تب
 قول گول
 ان ۱۹
 صفحہ
 سطور والسطا
 میں
 شیعہ
 مارا لکھا
 بنو جنیت
 کہتا ہے

واحد الانواع وهي ثمانية وعشرون نجما هم منازل تسقط في الغرب
 اثنا عشر منزلا واحد من اربع اجزاء من ستمائة منزلا
 ثلثة عشر ليلة منزله مع طلوع الفجر فيطلع اخرى مقابلها فينقض
 ثمانية وعشرون منزلا مع طلوع الفجر فيطلع اخرى مقابلها فينقض
 هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب ترغم ان مع
 هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب ترغم ان مع
 سقوط المنازل وطلوع نظيرها يكون مطرا فينسبون المطر الى المنازل
 ويقولون مطرا بنوء كذا وانما سمي نوء لانه اذا سقط الساقط منها
 بالمغرب ناء الطالع بالشرق ينوء نوعا اي يخص طلع وقيل ان النوء هو
 الغروب هو من الاضداد قال ابو عبيد لم يسمع في النوانه السقوط الا في
 هذا الموضع وانما غلط النبي صلى الله عليه وسلم امر الاناء لان العرب
 كانت تسمي المطر اليها فاما من جعل المطر من فعل الله عز وجل اراد
 بقوله مطرا بنوء كذا اي في وقت كذا وهو هذا النوء الفلاني فان ذلك
 جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقى فنادى بالعباس
 انصب المطر لكم فحي من نوء الزنا فقال ان العلماء هما نوءي انما انعم
 في الامم سبع عابد وقومها فما مضت تلك السنة حتى غيث للناس
 سقوطه بعد افق كمناره برسات منية اياهم بعد يومه سال كثر من نيا اياهم لو كانوا يرون منبره برسا

سنة
 اثنا عشر منزلا
 ستمائة
 ثلثة عشر ليلة
 ثمانية وعشرون
 هذه الثمانية والعشرون
 سقوط المنازل
 ويقولون
 هذا الموضع
 كانت تسمي
 بقوله
 جائز وقد قيل
 انصب المطر
 في الامم سبع
 سقوطه بعد

نجوم النوازل الثمانية والعشرين وهو مغيبه بالمغرب مع طلوع
 النجم سترارون من کسی ایک ستارہ کا سا قظ ہوتا اور سقوط مغرب میں طلوع
 الفجر وطلوع مقابلہ حند من المشرق وعندہم انه لا بد ان يكون
 النجم سترارہ کا غائب ہونا اور اس کے مقابل کا ہیئت شرقی ہوگا اور اس کے غائب ہونے پر کہیں حال میں
 مع ذلك لاكثرها نوء من مطر اور باجر عاصف وشبهها فتم من
 باضره اكثر تاثير ميديا ہوتی ہے یا جس کا اندر ہون وغیرہ کے
 يجعله لذلك الساقط ومنهم من يجعله لطالع لانه هو الذي ناء اي
 اور سترارہ کا تاثير اس سے اور کوئی غلطی اسے سترارہ کی کیونکہ اسی کو نور ہوا ہے جیسے
 نهض فينبون المصلح اليه فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اعتقاد ذلك
 اپنی جگہ سے اٹھنا چو سوینہ کو اس کی طرف نہایت کہتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد سے منع فرمایا
 وقوله وكفر فاعله لكن العلماء اختلفوا في ذلك اكثرهم على ان النهي
 اور سترارہ کے قول کا فاعل کا نزو تاسیہ پر علماء کو کہیں باب میں اختلاف ہے اکثر علماء اس پر متفق ہیں کہ نہی
 والتكفير لمزاعقته ان النجم فاعله ذلك دون من اسندوا الى العادة ومنهم
 اور سترارہ کے قول میں نہی کا فاعل سترارہ ہی ہے اس کا فاعل ہے اس کے حق میں نہیں جو اس کو بنا دے اس کی طرف نہایت کہتے ہیں سترارہ
 من كره على الجمل كيف كان لعموم النهي ومنهم من اعتقد في كفره
 سترارہ کو کہتے ہیں کسی طور پر کہتے ہیں کہ نہی میں کفر نہایت نہیں ہے اور سترارہ علماء اس کی تکفیر میں
 كفر النجم وقد تقدم في الكلام في غير هذا الكتاب والاشهر امر الطيرة و
 کفران جو اس کا اعتقاد کرتے ہیں اور اس باب میں ہے اور کتاب میں پوری گفتگو کی ہے اور جو کہ سترارہ اور
 الحدوث واشتد ابتلاء الناس بها اعداء واعتقاد اولئك وقوع الاما ديش
 حدودی کا حال ہے مشہور ہے اور لوگ اس میں باعتماد عمل اور اعتقاد کے خلاف ہیں اور ان میں سے بعض نے سترارہ کو
 فيهما الرجز ان نفسهما بالذکر في بابين الباب الاول في الطيرة
 تو چھتہ باب اور وہ کیا کہ ان دونوں کو جدا جدا دو باب میں بیان کروں پہلا باب ميسرہ کے بیان میں
 في الطيرة بكسر الطاء وفيه الياء وقد تسكن وهي التشاوم بالشا
 طیر میں ہے طیرہ طار ہونے کے کسرہ اور ارضائی کے فتح سے اور کہی یا ساکن بھی ہوتی ہے کسی شے کو غول سمجھنا
 وهو مصدر للطيرة كتحير خيرة وله معنى من المصادر هكذا غيرهما
 اور طیرہ طار ہونے کا مصدر ہے جیسا کہ طیرہ اور سترارہ میں ہے سترارہ ان دونوں پر کوئی نہیں آیا

سلف با حق
 قضا
 سلف
 سلف با حق
 قضا
 سلف

لا یجئہ ونادرا لا متکررا کا لوباء فلا یقبل علیہ ولا یخرج منہ وما
 یخرج منہ حیث یتجدد اور کچھ کہے ہوئے ہیں کہ جو توبہ توبہ سے دبا تو نہ اس میں باقی ہے اور نہ ان سے کچھ آئے اور جو
 یجئہ ولا یخرج منہ کا لوباء والفرس المرأة فیما ح الفرار منہ وفي النہایة ان
 بالکسر صر علی اللہ منہ جیسے کمر اور گھوڑا اور عورت تو اس سے علیحدہ ہوا ہمارا ہے اور نہ ہی میں سے فال
 بالہنزة فیما یسیر ویسوء والطیرۃ فیما یسوء الانادرا وقل اولم الناس یتراک
 جزہ سے اس تک اور بدین سے علیحدہ ہے اور طیرہ امر بدین سے علیحدہ ہے کہ کچھ ہمارا ہے کچھ نہیں ہے اور لوگ خبر دے کہ ترکہ پر
 ہنترہ تخفیفنا وانما احب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الناس
 تخفیف کہ دیکھئے یہاں کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قال راستہ خبر تکھا ہے کہ لوگ
 اذا املوا فائدتہ من اللہ ورجعوا عوائدہ عند کل سبب ضعیف وقوی فہم
 جب کسی سبب ضعیف یا قوی سے کسی فائدہ کی امید سے کہتے ہیں اور ان کے انجام کے پہلوئی کی توقع کو نہ دیکھتے وہ لوگ
 علی خیر ولو شطوا علی جمیعہ السرجاء فان السرجاء لهم خیر واذا قطعوا علمہم
 غیر برہان اگرچہ امید کی جہت میں غلطی کر جاویں کیونکہ رجاء ان کے حق میں بہتر ہے اور جب یہ اپنی امید اور رجاء
 ورجعوا ہم من اللہ کان ذلک من الشکر اما الطیرۃ فان فیہا سوء الفطنان اللہ
 اس سے قطع کر دیں تو یہ صفت مذکور سب سے اور ہی طیرہ سوکھیں خدا کی جناب میں بگائی
 وتوقع البلاء وذلک مذموم من العقلاء منہی عنہ من جهة الشکر والتفان
 اور ان کی توقع ہوتی ہے اور یہ اس عقلاء کے نزدیک شرعی کی طرف سے مذموم اور مذکور ہے اور تفان
 ان یسیر المرید وطالب الفضالۃ یا سالما یا واجدا فی ظن برہ ووجہ ان
 یہ کہ توبہ یا سالما یا واجدا فی ظن برہ ووجہ ان
 مطلوبہ قلت ہذا معنی ما ورد فی الحدیث کلمۃ طیبہ وفي النہایة وقد
 سطر پہلے کا کما کہ میں کہتا ہوں اور یہی ہیں ان کے جو درجہ میں آیا ہو کہ فال کلمہ طیبہ ہے اور نہ ہی میں سے اور بیشک طیرہ
 الطیرۃ بمعنی الجنس والفال بمعنی النوع ومنہ اصداۃ الطیرۃ الفال قلت
 بمعنی الجنس یہی عام آیت ہے اور فال بمعنی النوع یہی خاص آیت ہے اور یہی ہے کہ فال چھادق ہے جو کہتا ہے کہ
 یحتمل ان یکون ہذا من قبیل المتشاکلۃ فان الطیرۃ لا تشاکلہ فی اللغۃ
 یہ احتمال آتی ہے کہ شاید اصداۃ الطیرہ الی اخرہ متشاکلۃ کی جہت سے ہو کہ کلمہ طیبہ و شاکل بمعنی تشاکل و تشاکل
 بمعنی التشاؤم واما عموم الفال فمسلم قال فی القاموس الطیرۃ ما یتشاکل بہ
 تباہی انہی من جنس مہینا اور فال کا عام ہونا سب سے ہم طرح ہیں تاکہ میں کہتا ہے طیرہ وہ جو کہتا ہے فال میں

الایمان سنہ
 جریس گردن ۲۰
 سلطہ عالمہ
 نفع و سود ۱۱
 سلطہ برکت
 بخت از جہان ۱۱

الطیر یعرفها اذا ازجرت والطرق الضرب بالحصى وقيل هو الخط في الرمل
وہ کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی کوئی جگہ پر سے اڑتا ہے اور اس طرح گھر سے اڑتا ہے

كما يعتدل المنيح لاستخراجه الضير ونحوه والجمت كل ما بعد من روح وزلله وقيل
جیسے کہ منیخ کی بات ہے غرض ہے کہ اسے اس میں لائے ہیں اور جمیت کو غور کے ساتھ پرستش کیا جیسے اور کوئی کہتا ہے

هو الكاهن والشيطان وقال الطيبي لعيافة نجر الطير والتفاوت في اسماؤها
جس کا رہن اور شیطان ہے اور طیبی کہتا ہے عیافت پرندہ کا اثر انا اور کلمہ ناموں اور بیویوں

واصواتها وممرها وهو من عادة العرب كثيرا في سفارهم يقال عاف
اور اڑنے کی طرف سے شگون بنا اور عرب کی عید عادت سفر میں بہت تھی بولا کہ عاف میں عاف

يعرف عيفا اذا ازجروا من ظن والطرق الضرب بالحصى الذي يفعل
یعرف عیفا جب پرندہ کو اڑا دے اور منجھن جسے اڑکان بنائے اور طرق گھر سے اڑنا وہ جو دور میں

النساء وقيل هو الخط في الرمل والجمت هو السحر والكهانة وقيل هو كل ما علم
کیا کرتی ہیں اور کوئی کہتا ہے طرق کہتے ہیں کہ کیر کینچے اور جمیت جادو اور کلمہ ناموں کی بات ہے اور کوئی کہتا ہے

من روح وزلله وقيل هو الساحر وقوله من الجمت معناه من عمل الجمت قالوا
کہہ دے سوا پرستش کیا ہے اور کوئی کہتا ہے جادو اور من جمیت کے معنی ہیں کہ جس کا عمل جمیت ہے اور کہتے ہیں کہ

ليست بعربية عن سعيه بن جبر بن حنينة وقال قطرب الجميت والجميت
عربی لفظ نہیں ہے اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ یہ حبشہ کا لفظ ہے اور قطرب کہتا ہے کہ جبر بن حنینہ

لا خير عنده وعن النضر بن ابي نضر قال قال رجل يا رسول الله صلى الله عليه
کوچہ پہنالی نہیں اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم ان اكنافنا اركنير فيها عددنا وكثير فيها اموالنا فاقبلنا الله ان اخرج
وسلم ہم ایک گھر میں رہتے تھے وہاں ہماری گنتی بہت تھی اور ہمارے اموال بہت تھے پھر ہم ایک اور گھر میں جا رہے

فقبل فيها عددنا وقلت فيها اموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وہاں ہماری گنتی بھی تھی اور ہمارے اموال بھی تھے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ

ذمها اذمها اخرجها ابوداؤد وعنه بن سعيه قال جاءني من امة الى
اسکو فخر و عہد نہ رہا اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور سعید بن سید سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت دارسكتناها والعدو كثر والمال
بخط اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت بت آئی عرض کیا ایک گھر تھا ہم اس میں رہتے تھے اور گنتی بہت تھی اموال

الطير يعرفها اذا ازجرت
 والطرق الضرب بالحصى
 وقيل هو الخط في الرمل
 والجمت هو السحر والكهانة
 وقيل هو كل ما علم
 من روح وزلله
 وقيل هو الساحر
 وقوله من الجمت معناه من عمل الجمت
 قالوا ليست بعربية
 عن سعيه بن جبر بن حنينة
 وقال قطرب الجميت والجميت
 لا خير عنده
 وعن النضر بن ابي نضر
 قال قال رجل يا رسول الله
 صلى الله عليه وسلم
 ان اكنافنا اركنير فيها عددنا
 وكثير فيها اموالنا
 فاقبلنا الله ان اخرج
 فقبل فيها عددنا
 وقلت فيها اموالنا
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ذمها اذمها اخرجها
 ابوداؤد وعنه بن سعيه
 قال جاءني من امة الى
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقالت دارسكتناها
 والعدو كثر والمال

نفیہ العبد و قوله ولا یجل مرض علی مصی و فی وایة ولا یوردن مرض
 علی مصی و المریض صاحب بل مریض المصی صاحب بل صاحب بل مریض
 لا یجد کثی شیا ورده علی الاعرابی جن قال فما بال الی یكون فی الومل
 کانها الضیاء فانی البعید لا یجری فی ظل فیها فیجری ما بقوله صلی الله علیه و آله
 فمن اعدی فی وایة جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال
 یا رسول الله النقیة تكون مشفر البعید او یجی فی شمل الابل کلها جریا
 فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فما اعدی الاول اعدی وکلاهما وکلا
 صفر خلق الله کل نفس فکتب حیاتها و مصیباتها و نقرها و قرن بها
 ان ایا هريرة کان یحدث بهما ای بقوله صلی الله علیه وسلم لا عدوی
 وبقوله لا یورد مرض علی مصی ثم صحت بعد ذلک عن قوله لا عدوی و اقام
 علی قوله لا یورد مرض علی مصی فانکر ابو هريرة حلیة الاول فقال الی الم
 تحدث انه لا عدوی فرط بالحشیة قال الویلة فما راسه نسی
 حلیة اخریة و قال الحارث و هو ابن عم الی هريرة قد کنت اسمعک یانا ان
 حدثت بکل ما یحدثک من کلام الی هريرة

ابو هريرة
 قال الی الم
 تحدث انه لا عدوی
 فرط بالحشیة
 قال الویلة
 فما راسه نسی
 حلیة اخریة
 و قال الحارث
 و هو ابن عم الی
 هريرة قد کنت
 اسمعک یانا ان
 حدثت بکل ما
 یحدثک من کلام
 الی هريرة

قوله لا عدوی لا عدوی بطبعه ولكن بقضاء الله تعالى واجراء
 کریمہ قول لا عدوی یعنی عدوی باطنی سبب نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قضاء حکم سے اور موافق اجراء
 العادة فام هذا فی عن ايراد للمرض على المص و قال فسر من المجدوم وقيل
 ناد منکے ہوتا ہے اسلئے مرض کے جانے سے مصلح پر منع فرمایا اور فرمایا کہ مجذوم سے بھاگ کر نفی نہیں ہے بلکہ ہوتا ہے
 ان يستثنى من لا عدوی قال النور بشتی قد اختلف العلماء في تأويل قوله
 کہ مجذوم سے فرار لا عدوی میں سے استثنیٰ ہے اور توسیعی کہنا ہے کہ علماء میں لا عدوی کی تائید میں
 لا عدوی فمنهم من يقول ان المراد منه نفی ذلک وابطاله على ما يدل
 اختلاف ہے بعض تہید کہتے ہیں کہ اس سے مراد عدوی کی نفی اور ابطال ہے جیسے کہ عام
 علی ظاہر الحديث والقرائن المسوقة على العدوی هم الاکثرون ومنهم
 حدیث اور عدوی کے تعلقات قرائن دلالت کرتی ہیں یہ لوگ تو بہت ہیں اور بعضہ ہیں
 من یزی انہ لیرد ابطالها فقد قال صلعم وفسر من المجدوم فسر اهل من
 بلکہ یہ خیال ہے کہ عدوی کا ابطال ہوا نہیں ہے بلکہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجذوم سے بھاگ جیسا کہ خبر سے
 الاسد قال یوردن ذواته على مصی واما اراد بذلك نفی ما کان
 بھاگتا ہے اور یہ فرمایا کہ آفت رسیدہ مصلح پر بچا ہے اس سے یہی نفی مراد ہے جو
 یعتقد ان سبب الابطال فانه کانوا یرون ان العلیل المعانیة مؤثراً
 عقیدت کے بڑے اعتقاد کرتے تھے کہ اگر وہ لوگ یہہ مجذوم سے بھاگتے تھے کہ متعدی بیمار یاں بیشک مشہور ہیں
 لا محالة فاعلمهم بقوله هذا ان ليس الامر على ما یزعمون بل هو متعلق
 اس کو اس قول لا عدوی سے جملہ دیکھو کہ تاثر یوں نہیں ہے جو تم دیکھو بلکہ وہ شہرت الہی سے
 بالمشیئة ان شاء الله کان وان لم یسأ لم یکن ونشیر الى هذا المعنی
 متعلق ہے اگر اللہ چاہے تو تاثر ہوئے اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو اور آپ کا یہ ارشاد فمن اعدی الاول
 قوله فمن اعدی الاول ای ان کثیر ترون ان السبب فی ذلک العدوی
 اسی طرف اشارہ ہے یعنی اگر تم یہہ جانتے ہو کہ اسکا سبب صرف عدوی ہی ہے
 لا غیر فمن اعدی الاول یعنی بقوله وفسر من المجدوم وبقوله لا یوردن
 اور یہہ نہیں تو پہلے کو کس لئے بیماری لگا دی اور اس قول سے مجذوم سے بھاگ اور اس عمل سے آفت رسیدہ
 ذواته على مصی ان ذلک من اسباب الابطال فلیتقوا لقاءه
 مصلح کے پاس بچا ہے بیان فرمایا کہ اس لئے کہ اسکا سبب ہوتا ہے تو اس سے بھاگنا چاہیے بلکہ چھوٹی

صلعم
 علم کردن
 حلال اجراء
 جاری کردن
 حلال
 بطلان
 کردن
 آفت
 آفت حاصل
 آفت
 آفت
 آفت

المريض بالصبر سبباً لعل أنه مريض ثم قد يتخلف ذلك عن سبب كما
 في غير من الأسباب كذا جمع بينهما ابن الصلاح تبعاً لغيره والأول في
 الجمع بينهما ان يقال ان نفي صلي الله عليه وسلم العدوى باق عليه
 وقد صرح قوله صلي الله عليه وسلم لا يبعث الله شيئا وشيئا وقوله فمن اعتد الأول
 يعني ان الله سبحانه وتعالى ابتداء ذلك في المثل كما ابتداءه في الأول
 وأما الأمر بالفرار من الجوزوم فمن باب سد الذلل العرثا لا تنفق للشخص
 الذي يخاطبه شيء من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداءه لا بالعدوى
 المنفردة فيظن ان ذلك بسبب مخالطات فيه فقد صحته العدا وكيفية
 في كسره فانه يتجنبه محتسبا للمادة والله اعلم بهما كذا في التفسير في التفسير
 وقال في المثل في حاشية ويلد عليه اكل النبي صلى الله عليه وسلم
 مع مجزوم حيث كان يعلم ان لا يبعث شي الا باذن الله وكان امنا من
 نيقه في مثل هذا الظن لو اصابه مكره ولا امر ليس الا لمن لا يجد
 نفسه صدق اليقين ويتوهم ان تحل له نفسه لشيء لو اصابه شقة
 ل من صدق يقين نفسه بان ما اصابه مكره ان كان مكره كونه في آيات المؤمنين فذلك

في غير من الأسباب كذا جمع بينهما ابن الصلاح
 في الجمع بينهما ان يقال ان نفي صلي الله عليه وسلم العدوى باق عليه
 وقد صرح قوله صلي الله عليه وسلم لا يبعث الله شيئا وشيئا وقوله فمن اعتد الأول
 يعني ان الله سبحانه وتعالى ابتداء ذلك في المثل كما ابتداءه في الأول
 وأما الأمر بالفرار من الجوزوم فمن باب سد الذلل العرثا لا تنفق للشخص
 الذي يخاطبه شيء من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداءه لا بالعدوى
 المنفردة فيظن ان ذلك بسبب مخالطات فيه فقد صحته العدا وكيفية
 في كسره فانه يتجنبه محتسبا للمادة والله اعلم بهما كذا في التفسير في التفسير
 وقال في المثل في حاشية ويلد عليه اكل النبي صلى الله عليه وسلم
 مع مجزوم حيث كان يعلم ان لا يبعث شي الا باذن الله وكان امنا من
 نيقه في مثل هذا الظن لو اصابه مكره ولا امر ليس الا لمن لا يجد
 نفسه صدق اليقين ويتوهم ان تحل له نفسه لشيء لو اصابه شقة
 ل من صدق يقين نفسه بان ما اصابه مكره ان كان مكره كونه في آيات المؤمنين فذلك

هذا الوجه يبين بالاول التوفيق من اسباب التأليف وبالثاني التوكل

اس وجہ کے لئے پہلی حدیث سے تفسیر کے حساب سے استرازا ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں باوجود کہ حساب

عالم الله في مشاركة الأسباب لم يثبت بالاول لتعريف الأسباب وهو

مشارکت کے اندر ہر نیکل نظر ہو جاتا ہے تاکہ اول حدیث سے کہ باب سے احتراز ثابت ہو سکے اور یہ ہے کہ

سنة وبألف ترك الأسباب وهو حالة وقال الصدي في رحمة رواه

سنت، ہر دور و مہرے میں ہے اسباب کا ترک اور پیدا کیا جائے گا اور طبیعت میں جو عوارض ہیں

عمر بن الخطاب كان في استقباله فسلم عليه وأرسل إليه النبي صلى الله عليه وسلم

نئے روایت کی ہے کہ تعریف کے حاملہ میں ایک شخص مجرم تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے

عليه السلام ان قد بلغناك فارجع في الامور هذا ارشاد الى رخصة من

آپ کو کھانا پکانے کے لئے لکھا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ اگر آپ کو کھانا پکانے کے لئے لکھا جا چکا ہے، تو آپ کو کھانا پکانے کے لئے لکھا جا چکا ہے۔

الذي يصلو الله عليه وسلم لم يكن له درجة التوكل ان راعى الاستسار

گوئی طرف سے صحت کا ارشاد ہے کہ کھانسی، سعال، بخار، تھکاوٹ اور جسمانی کمزوری کے درجہ اولیٰ میں ہر ایک کو دو ماہ کی عمارت تک کرنا چاہئے۔

فان لكاشي من الموجودات خاصة وانما اودعها في الحكم جل

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آئے تو ان کے گھر میں ایک بڑا سا کھانا تھا جس کا نام تھا "کھانا" اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آئے تو ان کے گھر میں ایک بڑا سا کھانا تھا جس کا نام تھا "کھانا"

ولا والله لا نغفر لك الحرام ذروا راحة تستقيم من احوالكم مستدرو

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہ بھی ایک مسلمان تھا۔ اس نے کہا کہ میں بھی ایک مسلمان ہوں۔

معاذ اللہ! یہ تو بڑا بڑا گناہ ہے۔

[illegible]

اگر ما را فوایدی که از این کتاب حاصل می شود

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آية للذين آمنوا ولعل لغيرهم
آية

بسم الله الرحمن الرحيم

لا انا افان من حج العسقلاني في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٨٠

لا ماله ولا حظ له في شئ مما رزقنا حتى نكلفه عذابه العسير

منه ان هذه الامم لا تترك طبعها الكمال في الحق والعدل والبر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَذَا أَوَّلُ الْفَصْلِ الَّذِي بَعَثَ فِيهِهُمُ اللَّهُ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَ

علیہ اخل من الخیر من الوقوع فی بحر الشک الخ فی جہاۃ اللہ تعالیٰ عن امتہ خیر
 کے وہ ہو جسے اور اسے نفع کے وہ ہو کہ شرک خفی کی دریا میں نہ جاوے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نکتہ کی طرف سے بھی ہی
 الخیر واعطاه الوسیلة والفضیلة واللواء وصلی اللہ علیہ وسلم وشرف
 خداوند کے اور وسیلہ اور فضیلت اور لواء عطا کرے صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرف کرے
 وکرم هذا کلامہ وحیث ختم بالصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام
 اور کرم کرے یہ شیخ کی تقریر سے اور جو کہ آئینہ نبی کی صلوۃ پر کلام ختم کیا تہنیت بھی کلام
 ختمنا بالکلام واللہ اعلم
 درود پر ختم کیا اللہ اعلم

شہر الربیع الاول

واولی واحق ما یدکر فیہ ذکر مولدہ ووفادہ صلی اللہ علیہ وسلم وما
 اور اس میں جو ذکر ہو جسے تو اولی اور متوا اور امین حضرت کی پیدائش اور وفات کا ذکر ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور جو
 یتبعہ من الاحکام ونسخہ بذکر رؤیتہ علی الصلوۃ والسلام فی اللیل
 احکام اس کے متعلق ہیں اور ہم اس میں کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کے ذکر پر تہم کر رہے ہیں
 فقیہ بابان الباب الاول فی مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سوانح و بابان باب حضرت علیہ السلام و مسلم کی پیدائش میں ہے
 اعلم انما اللہ الصادق القائل انہ بنو الباقین ونور قلبک بذکر سید المرسلین
 اے نبی صادق خدا جسے کہتے ہیں کہ تو سید تاجدار اور سید عالم کو سید المرسلین کی یاد سے نور قلب
 صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ اجمعین انہ لما جلت منہ رسول
 درود خدا کا آں پر اور سلام آئی اہل کمال اور تمام ارواح پر جو سمجھ لے کہ جب حضرت آمدہ رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ظہر بجلا عجائب وحکایجاد غرائب ذکر کتب وکتب
 علیہ وسلم عمل میں آئے تو اس عمل کے سبب عجیب عجیب ظاہر ہوئے اور تاویلات پر بھی عجیب عجیب تفسیریں
 السیر ووردت بہ الاخبار وشخراقتصرنا منہ ما یعرف بہ اصل القضية
 تذکر ہیں اور حدیث میں آئی ہیں اور جتنے آئین سے اس پر قصص کیا گئے ہیں اہل عالم معلوم ہو چکے
 واور دنامن الاخبار ماورد وصح من الطریق المتعارف بہ فی مروایة
 اور حدیث میں آئین سے ہم وہی لاکھ ہیں جو صحیح روایت سے ہیں اس طور پر جو احادیث کی روایت ہیں

لہ سیدنا زیدی
 دوست اور ہم سے
 سیدنا زیدی کی پوری
 پوری خدمت
 غلام زیدی زبانی
 غلام تہم
 درود پر ختم کیا
 لہ اللہ اعلم
 ابواب صحیح
 باب سید
 دوست
 صادق است

الزكريا يحيى بن عاتق بقى صلى الله عليه وسلم في بطن أمه تسعة أشهر

یہی ہے جو حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ تم میری جگہ پر بیٹھو اور میری جگہ پر بیٹھ کر میری جگہ پر بیٹھو۔

کمالاً تشکوا وجعاً ولا منصاً ولا ریحاً ولا ما یضر فی ذواتکم من

اسمہ گوندہ اور وحی شکایت تھی اور نہ ٹاف سیج اور نہ کوئی زخم شدہ اور نہ وہ حال جو حاملہ عورتوں کو

النساء وكانت تقول الله فآرايت من حمل هو اخف منه ولا اعظم

پیش آنا بھی اور پیچھے ہٹنا بھی اس کی حق تعالیٰ کوئی حیل نہیں ہے زیادہ بلکاؤ بیچھاؤ اور اس سے بکرت میں

منه وياتيها من حيا شهران توفي عبد الله وقيل توفي وهو

نوابہ اور جب آگے حمل پروردہ چھینے لگے

للهند والراج المشهور هو الاولات في طي مكة راجعاً من المدينة

حضرت مہدیینؑ کے اور غائبانہ و کشفیہ پہلی روایت ہے کہ کے رکستہ یمن مدینہ منورہ پہنچے ہوئے اور

دفن بالانباء وروی ابن یحیٰی من حدیث ابن عباس قال کانوا

ابو امین مدفون ہوا اور ابن شمیم ابن عباس کی تدفین میں تھے روایت نامہ

تَحْرِثُ وَقَوْلُ تَالِي تَعْنِي مِنْ جَمَلِ سِتَّةِ الشَّهْرِ وَالْمَنَامُ وَقَالَ

روایت کرتی اور کہتی تھی کہ میرے پاس جب میرے محل پر چھپ چکے تھے خواہیں ان کو 11 شوال یا 10 ربیع الثانی

یا امانت انک قل جملت بخیر العلمین فاذا اولدتہ فیہ محمد و آلہ

آئینہ بیشک چھو غیر العالمین کا عمل رہا ہے جب وہ لوگوں کے لئے نوا کا نام حکم رکھا اور ان کے

شأنك قالت ثولما اخلني ما اخل النساء وذلكن عجائب ما راك
عجائب ما راك عجب ما راك عجب ما راك عجب ما راك عجب ما راك

چرا کہنا کہی ہے پھر جبراً وہ حال ہوا جو عمر تو نکاح ہوا سب سے پہلے جبراً ہی ہے

من الطيور البيضاء من فرها من الزمرد واخفى بها من ليا قوت ربه

ایسی عقیدہ نگاری نہ کہ جس میں عقیدہ نگاری

و نساء فی موی باید غیم ابارتق من فضله کشف الله عن بصری قرا
 اور در خبر رسیده است که او بی موی آنکه با کتف و نعلین و چاندی که چو حاکم تواند گفتاری بفرموده بصری نگاه کرد و خدا را بپسندید

[illegible]

مشارق الارض ومغاربها ورايت ثلاثة اعلام مصفحات علمها بالمت
مشرق اور مغرب ویکہ کی اور تین نیزے گڑھے ہوتے دیکھو ایک نیزہ مشرق میں

مجلس شورای اسلامی

وَعَلَى الْمَغْرِبِ وَعَلَى أَعْلَى حُرِّ الدَّجَةِ فَاحْلِلْ لِي خَاصَّ تَوْصِيَّتِ
اور ایک نیرہ مغرب میں اور ایک نیرہ کبیر کی چھٹتہ پر بس ایک وقت کی کہ دو روزہ سفر شروع ہوا اور رشتہ ختم

[illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم اختار ابراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين
 سنه بالقرآن وماروي ابو داود من قوله صلى الله عليه وسلم للرجل
 الذي اسلم التوراة عنك اللهم الكفر اختار واحب القفال على جوبه بان
 بقاء القفلة يحبس الفجاسة ويمنع عبي الصلوة فيجبال زلتها واختلاف
 وقته فقال القائلون بالوجوه فقه بعد البلوغ لانه محل الوجوه
 وقال بعض اصحاب الشافعية يجب على الولي ان يختار الصبي قبل
 البلوغ والظاهر ان من قال بالسنة فقه عند قبل البلوغ لان
 ستر العورة واجب فلا يترك السنة والله اعلم واختلف في علم ولادته
 انه ولد رجل الفيل الخمسين يوما واليه ذهب السمرقاني فجماعتهم وقيل
 انهم خمس وخمسون حكاة الدنيا في اخبر واختلف ايضا في شهر الذي
 ولد فيه والمشهور انه الربيع الاول وهو قول جمهور العلماء ونقل ابن

نعم رضي الله عنه
 ابراهيم عليه السلام
 سنة بالقرآن وماروي
 ابو داود من قوله صلى الله عليه وسلم
 للرجل الذي اسلم التوراة عنك اللهم الكفر
 اختار واحب القفال على جوبه بان
 بقاء القفلة يحبس الفجاسة ويمنع عبي
 الصلوة فيجبال زلتها واختلاف وقته
 فقال القائلون بالوجوه فقه بعد البلوغ
 لانه محل الوجوه وقال بعض اصحاب
 الشافعية يجب على الولي ان يختار الصبي
 قبل البلوغ والظاهر ان من قال بالسنة
 فقه عند قبل البلوغ لان ستر العورة
 واجب فلا يترك السنة والله اعلم واختلف
 في علم ولادته انه ولد رجل الفيل الخمسين
 يوما واليه ذهب السمرقاني فجماعتهم
 وقيل انهم خمس وخمسون حكاة الدنيا
 في اخبر واختلف ايضا في شهر الذي ولد
 فيه والمشهور انه الربيع الاول وهو قول
 جمهور العلماء ونقل ابن

فیکر اهل البيت بثلاث خصال نعرفه فقد اتوا علی بن منها انه طاهر
 ثم من مله اهل بیت میں فصلت پر ہو چکا میں جانتا ہوں جو وہ انہیں قصص میں پرچہ کہتے ہیں کہ ہکا سدا
 نجم الباریۃ وانه ولد الیوم وان اسمه محمد بن اسماء ابو جعفر بن النبی
 شبہ کرتے ہیں طالع ہوا اور وہ آج پیدا ہوا اور یہ کہ اسکا نام محمد ہے کہو ابو جعفر بن ابی شیبہ شہادت کیا ہے
 واخرج ابو نعیم فی الہلال بسند فہ ضعیف قیل کان مولد علیہ
 اور ابو نعیم نے کہو دلائل میں ایسی سند سے نقل کیا ہے کہ انہیں ضعیف ہے اور کوئی کہتا ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ
 الصلوۃ والسلام عند طلوع الفجر هو ثلثة الفجر صغار تنزلہا القمر
 السلام کی یہ حدیث غفر کے طالع کی وقت ہے اور غفر تیرے ستارے چمکے ہیں جن میں قرآن کریم ہے
 وهو مولد النبی بن ووافی ذلک من النجوم وندیمان وھو برج الحمل
 اور نبیوں کی یہ حدیث کا بھی وقت ہے اور اس کے مطابق ترکی میں چمکے ستارے تھا اور یہ برج حمل
 وكان لعشرین مضت منه وقیل ولد لیلایا ماض من عندہ یثا عایشہ
 اور اس میں عیدین سے بیسویں تاریخ تھی اور کوئی کہتا ہے جو رات کی وقت پیدا ہو گیا کہ عایشہ کی حدیث کو بھی ہے
 قال الشیخ بدر الدین النیرکشی یصحی ان ولادته علیہ الصلوۃ والسلام
 شیخ بدر الدین نے روایت کی ہے اور صحیح ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش
 كانت فہا اقل اماما روی من تہ النبی فہ ابن دحیۃ
 دن میں تھی کہتا ہے اور وہ جو ستارے نکالے مروی ہو اسکا ابن دحیہ نے تصدیق کر دیا ہے
 لاقتضائہ لیلایا قال ہذا لا یصل ان یكون تہا مالا فان زمان
 یہ کہ یہ قرار ہے کہ ہوتا ہے کہتا ہے اور یہ علت ہے کہ نہیں ہو سکتی کیونکہ نبوت کے
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویموزا لیلایا فی النجوم فیما انہی قال العبد
 وقت خدا کی ہوا ہی کرتے ہیں اور جائز ہے کہ ستارے دن کو توڑنے لگیں انہی عبد الضعیف
 الضعیف یحتمل ان یكون سقوط النجوم فی لیلایا ولید فی لیلایا
 کہتا ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ستارے دن کا توڑنا نہیں رات کو ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہو
 والا ضافۃ فی قولہ سقطت النجوم او نزلت الشہب فی لیلایا
 اور کہتے ہیں قول کی افادت کہ ستارے ٹوٹے اور شہب آئے جسے حضرت علیہ السلام
 مولد صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی ثم اذا قلنا انہ ولد لیلایا فقلنا
 علیہ السلام کی یہ حدیث کی رات کی طرف اسی اشارہ ہے جو بعد از چمکے ہیں کہ حضرت علیہ السلام کو پیدا ہونے کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

و یحدثنی یحییٰ بن عزیز البکاء واسمہ وجبتہ یسیر تحت العرش وقال
تین لکرتا تھا اور مجھ کو روئے سے پہچانتا تھا اور میں اس کے کرتے کی آواز سنتا تھا کہ عرش کے نیچے سے کون کون سا لکرتا تھا اور صابہ

اصابونی ہذا حدیث غریب الاسناد والمرتفع للضعفات حسن التاھا
اس حدیث کی سند غریب ابن اور ہجرات میں اس کا حسن احسن ہے اور تاھا

لمیادثة وقرنا غت لاه صبیہ ای لاطفته و شافطہ بالمیادثة و
نیز کہ میں نے یہ سنی ہے کہ غت لاه صبیہ ای یعنی ایک بچہ سے سنا تھا کہ اپنی بہن کا کیا اور اس کو بانوں اور کھیل میں

ملا حبة وخرج البیهقی عن ابن عساکر عن ابن عباس قال كانت
لکایا اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ تھامہ کہ

حلیۃ تخرج انھا اول ما فطمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ بیان کرتی تھی کہ قصہ یوں ہے کہ میرے دودھ چھوڑنے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑنے کے

فقال اللہ اکبر کبیر الحمد للہ کثیرا و صبیحا از اللہ بکرۃ و امیرا فلما
فرمایا کہ اللہ اکبر کبیر الحمد للہ کثیرا اور اللہ کی تسبیح سے صبح اور شام پر عرب کہہ

نہ عرک کان یخرجہ وینظر الی اصیبہ از یلعون فی جنہم طرک ثقیلا
بہرے قرار جاسے تھے اور ان کو کون کو کہہ دیتے تھے کہ اگر وہ اللہ کا ذکر کرتا تو خداوند شہید اور

نال كانت حلیۃ لان رعه یدھب مکانا بعدا فتفقدت عنہ یوما فی شرج
نہیں کہ روایت ہے کہ حلیہ ان کو چھوڑتی تھی کہ کہیں دور چلے جاوے اور پھر اسے ایک طرف سے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

مراختہ الشیخا فی ظمیرۃ الی الیہم فخرجت حلیۃ تطلمہ حقیقۃ
شہید کہ ساتھ دودھ چھوڑنے کے وقت مونی میں چلے گئے وہیں حلیہ دودھ نہ پیتی تھی یہاں تک کہ اگر بچہ

مراختہ فقالت فی ہذا کسر فقالت اختہ یا امت ما وجد انی حدرا
ساتھ لکے کہ اس کو اس گری میں آگئی ہیں بولی امان جی میرے بھائی کے گری میں ہیں بولی

ایت غمامۃ تظلم علیہ اذا وقف واذا سار سارت حتی انہا لیل الیہا
پتھر دیکھ لے کہ تھامہ چھوڑنے کے بعد اگر وہ سار سار کرتا تھا تو اس کا چھوڑنا تھا اور اس کے چھوڑنے

لموضع وکان صلی اللہ علیہ وسلم یشتب شہابا بالیشبۃ الغمامۃ قالت
ابن عساکر اور حضرت عساکر نے یہ حدیث کہ آسمان اور زمین میں شہابہ حلیہ

حلیۃ فلم افصلتہ قرمنا بعلیہ من ارض صی علی مکتبہ علیہ
نیز کہ جب میں نے اس کو چھوڑ دیا تو اس کی آنکھیں اس کے پاس سے لکرتی تھیں اور یہ کہ اس کا چھوڑنا تھا

۱۰ علیہ السلام و یحییٰ بن عزیز البکاء
۱۱ فی جنہم طرک ثقیلا
۱۲ مراختہ الشیخا فی ظمیرۃ الی الیہم
۱۳ ایت غمامۃ تظلم علیہ اذا وقف
۱۴ لموضع وکان صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵ حلیۃ فلم افصلتہ قرمنا بعلیہ من ارض صی

علیہ وسلم مشہورۃ قال ابن التین ان فی شعر ابی طالب هذا دلالة علی

علیہ وسلم کی حقانیت اور سچائی ابن التین کہتا ہے کہ ابو طالب کے کس شعر میں یہ دلالت ہے کہ ابو طالب

انہ کان یعرف بقوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث لما اخبر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو

بہ بخیر ابیہ الموحدة وكسر الهمالة وسكون المشاة التیبت اخبرہ

انگو بخیر باہر موحده کی فتح اور غار ہمد کی کسر اور یاء فتحة تختائید کے سکون سے اور آخر میں

راء مقصورة وغیرہ من شأنة وتعقبہ الحافظ ابن حجر ابن اسحق

راہ مقصورہ یعنی بلا سہ و غیرہ حضرت کا حال کہہ چکے تھے اور ان کے پیچھے حافظ ابن حجر بیہوا ایک کلمہ لکھتے ہیں

ذكر ان الشاهد ابی طالب لهذا الشعر كان یبعث الیہ ومعرفة ابی طالب

یہ ذکر کیا ہے کہ ابو طالب کا یہ شعر پڑھنا بعثت کے بعد تھا اور ابو طالب کا

بنوہ عام فی كثير من الاخبار وتفسر بها بعض الشیخین انہ کان

حضرت کی نبوت کو حق جانتا نبوت جبریل میں آیا ہے اور بعضی شیعوں نے ان میں فرق سمجھ کر کہا ہے کہ

مسلم وانہ مات علی الاسلام وان الحشویۃ تزعم انہ مات کافرا

ابو طالب مسلمان تھا اور اسلام پر مرنا ہے اور حشویہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر مرنا

واستدل الدعواء بما دلالة فیما تنہی کذا فی المواہب روى انہ

اور استدلال دعویہ پر اس کے استدلال لائے ہیں جس میں تنہی میں ہے مراہب میں ہے اور روایت ہے کہ

صلیہ کان یقول لہ عند موته یا عم قل لہ لا الہ الا اللہ کلمۃ استعملک

حضرت صلیہ علیہ وسلم کو ابو طالب کے موت پر دعا فرماتے تھے یا عمی لا الہ الا اللہ کلمہ پڑھو تو ان کو میں حق بتا رہا تھا

بما الشفاعة يوم القيمة فلما رای ابی طالب حرم رسول اللہ صلی اللہ

فراست کے دن حلال سمجھوں جب ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

علیہ وسلم قال لہ والیہ یا ابن اخی لولا ہذا فاقہ قریش فی انما قاتلہم بخیر

حرم کو دیکھا تو اسے صلیہ کے یہ کہنا پسند آیا کہ اگر مجھ کو قریش کا یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ مجھ کے بیٹے کو قتل کرے

من الموت لقد ہما لا قولہا الا لا متک بما قاتلہم تقارب من ابی طالب

ان کے کہنے کا یہ تو ایسا کھڑن میں کہہ نہیں سکتا مگر تیسرے خوش کرے کہ جب ابو طالب کا

الموت لظہر العباس الیہ یحکک شقیقہ فاصغی الیہ باذنیہ فقال

میرے چچا نے لکھا کہ میں اس سے اس کے طرف سے ہونے کا ہوش ہوا تو مجھے دعا بخش لی کہ کان لکھا ہے اور کہا

الحافظ ابن حجر بیہوا نے ایک کلمہ لکھا ہے کہ ابو طالب کا یہ شعر پڑھنا بعثت کے بعد تھا اور ابو طالب کا بنوہ عام فی كثير من الاخبار وتفسر بها بعض الشیخین انہ کان حضرت کی نبوت کو حق جانتا نبوت جبریل میں آیا ہے اور بعضی شیعوں نے ان میں فرق سمجھ کر کہا ہے کہ مسلم وانہ مات علی الاسلام وان الحشویۃ تزعم انہ مات کافرا ابو طالب مسلمان تھا اور اسلام پر مرنا ہے اور حشویہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر مرنا واستدل الدعواء بما دلالة فیما تنہی کذا فی المواہب روى انہ اور استدلال دعویہ پر اس کے استدلال لائے ہیں جس میں تنہی میں ہے مراہب میں ہے اور روایت ہے کہ صلیہ کان یقول لہ عند موته یا عم قل لہ لا الہ الا اللہ کلمۃ استعملک حضرت صلیہ علیہ وسلم کو ابو طالب کے موت پر دعا فرماتے تھے یا عمی لا الہ الا اللہ کلمہ پڑھو تو ان کو میں حق بتا رہا تھا بما الشفاعة يوم القيمة فلما رای ابی طالب حرم رسول اللہ صلی اللہ فراست کے دن حلال سمجھوں جب ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیہ وسلم قال لہ والیہ یا ابن اخی لولا ہذا فاقہ قریش فی انما قاتلہم بخیر حرم کو دیکھا تو اسے صلیہ کے یہ کہنا پسند آیا کہ اگر مجھ کو قریش کا یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ مجھ کے بیٹے کو قتل کرے من الموت لقد ہما لا قولہا الا لا متک بما قاتلہم تقارب من ابی طالب ان کے کہنے کا یہ تو ایسا کھڑن میں کہہ نہیں سکتا مگر تیسرے خوش کرے کہ جب ابو طالب کا الموت لظہر العباس الیہ یحکک شقیقہ فاصغی الیہ باذنیہ فقال میرے چچا نے لکھا کہ میں اس سے اس کے طرف سے ہونے کا ہوش ہوا تو مجھے دعا بخش لی کہ کان لکھا ہے اور کہا

بجھلہم اللذین لا یریدون علوا فی الارض لا فسادا والعاقبة للمتقین
 اور ان لوگوں کی جگہ سے نکال دیا جائیگا جو زمین میں بڑائی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور آخرت کی خوبی پر بڑے کار و کار کو چاہتے ہیں
 وقال الیس فی جہنم متوی المتکبرین قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 اور فرمایا ہے کیا جہنم میں متکبروں کی جگہ نہیں ہے جنہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم متی اجمعت قال فی الفراق المتقلب الی اللہ والی جنتہ الماوی
 وسلم متی اجمعت کہتے ہیں متکبروں اور اس فرق میں اللہ کی طرف اور جنت الی اللہ کی طرف
 والمہاجرۃ المنتہی الی السریق الاعلیٰ والکاس لاوی والحوض
 اور مہاجرۃ المنتہی کی طرف اور سریق الاعلیٰ کی طرف اور جگہ کے پیا کون اور حوض
 والعیش الہی قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یغسل قال
 اور عیش الہی کی طرف اور عیش الہی کی طرف عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کون پہلے دے گا
 رجال الادی قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہم تکفیک
 اور یہ لوگ الادی کی طرف ہیں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کون کس کی طرف دے گا
 قال فی ثیاب ہذہ ان شئتم اوفی ثیاب صرا وحلۃ یا نبی قلنا یا رسول
 فرمایا اگر تم چاہو تو میرے ان تینوں میں سے کسی کے ثیاب میں یا یا نبی جاؤ میں نے جہنم کی طرف دے گا
 اللہ من یصل علیہا لک بکینا وبکی فقال لا یصل علیہا لک بکینا ولا لک بکینا
 اللہ اس کے پاس ہے جو جہنم کی طرف دے گا اور جو جہنم کی طرف دے گا وہ نہ لے گا نہ لے گا
 نبیکم خیرا انتم غسلتمونی وکفنتمونی فضعونی علی راسی
 اور نبی خیرا ہے جو تم کو غسل دے گا اور تم کو کفن دے گا اور تم کو کفن دے گا اس کے تحت ہر
 ہذا علی شفیق قری فی بطنی ہذا انما خرجوا عنی سراعۃ فان اول من
 میرے اس گھر میں سے کسی قبر کے کنارہ پر رکھ دینا پھر میرے پاس سے آج کے باہر چلے جائیں گے کہ پہلے ہیں جو
 یصل علی جمیعہ فی غلبۃ جبرائیل ثم اسرافیل ثم مالک الموت ثم جبرائیل
 میری نافرمانی کا تو میرا جبرائیل اور اسرافیل پھر مالک الموت تمام فرشتوں کا سر
 من الملائکۃ باجمہم ثم ادخلوا علی فوجا فوجا فوجا علی سلم التسلیم
 ان کے لئے کہ بڑے بیگلر اور تمام میرے پاس فرقی فرقی آنا اور میری نافرمانی اور ابھی میرے سلام پہنچا
 ولا تودونی بتزکیۃ ولا زینۃ ولتبتلن بالصلوۃ علی رجال الہی
 اور تم کو نہ پسند دے اور نہ توہم کی ایلا نہ دینا اور حدیث کے میری نافرمانی اور ابھی میری نافرمانی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

ثم انزل بعد ثلث اقسام السلام على من غاب عن احياء واقصر السنه
 بغيره من عشرين يوم بعد ان تم بمران بر جو میر سے بار غالب میں سلام پہنچا اور ان پر سلام کہنا
 على من بقى على نبي من يومى هذا الى يوم القيامة قلنا يا رسول الله
 جو آج کے دن سے قیامت کے دن تک یہ سب دین پر باقی رہینگے جسے دین کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
 عليه وسلم من يخلك قبل قال اهل مع الله لكثرة يرونكم من حيث لا
 عليه وسلم آپ کو کب سے میں کون انا سے فرمایا میری اہل فرشتوں پر نہایت توجہ ہو جائے کہ تم انکو
 ترونهم وفي انوار التنزيل والمدارك عن ابن عباس انه قال اخراية نزل
 نہیں دیکھتے اور انرا ان التنزيل اور مدارک میں ابن عباس سے نقل ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں
 بها جبرئيل واقفوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت
 جبرئیل علیہ السلام کو یہ خبر ہو کہ وہ دن ہے جس میں تم ہر ایک طرف بھڑکے بھڑکے ہر ایک جان پورا دیا جاوے گی جس سے کسایا
 وهم لا يظلمون وقال اضربها على اسمائين وثلاثين اية من البقرة وعاش
 انورہ تم میں سے جو بچے اور فرمایا کہ اس بیت کو سورہ بقرہ میں درود استغاثہ کی آیتوں کے بعد تلاوت کرنا اور اس کے بعد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما احلوا وعشرين يوما وقيل احد وثلاثين
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیس دن چیتے رہتے اور کوئی کہتا ہے ایک سو
 يوما وقيل ثلث سمات وفي تفسير الزاهد وبكى ابن عباس وقال ختم الوجر
 دن اور کوئی کہتا ہے تین گھڑی اور تفسیر زاہد میں ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہہ کہ وحی عیسیٰ پر
 بألوعيد ذكر ابتلاء مرضه صلى الله عليه وسلم وكيفيته مروى انه
 ختم ہوئی ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتداء مرض کا اور اسکی کیفیت کا راوی ہے کہ انکو
 ابتلاء به صداع في اخر صفر لليلتين بقيتا منه يوم الاحد بعاء في بيت
 صفر کی اٹھائیسویں تاریخ بدھ کے دن مہمونہ کے گھر میں پہلے درود
 ميمونة وقيل الليلة وقيل بل في مفتحة ربیع الاول في الوفا مرض صفر
 شروع ہوا اور کوئی کہتا ہے انتیسویں اور کوئی کہتا ہے بلکہ ربیع الاول کے ابتدا میں اور وہاں ہے کہ صفر کی
 بعشر بقيت منه وتوفي صلى الله عليه وسلم لا ثني عشر ليلة خلت من
 بیسویں تاریخ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ربیع الاول کی
 الربيع الاول انتهى وذكر نرين عن المجاہد ثم الربيع الاول من السنة
 ماہ میں تاریخ ہوئی انتہی اور ربیع الاول کی حالت سے نقل کرتا ہے او ربیع الاول سن

طحا دارالانوار
 تم بنیادی اثرات
 شہادہ
 دارالانشاء
 علیہ السلام

امريدك وتخفي فاما ان يكون بك ذات الجذب فيقال انها من الشيطان ولم

کہا تھا اور چکو و بھو کہ شاید آپ کا یہ مرض ذات الحجاب ہو فرمایا ذات الحجاب شیطانی کلمہ اور اس سے بھرتا ہے اور

يَكُنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُسَلِّطًا عَلَيْهَا وَلَا يَزِيلُ مِنْهَا آلَافًا وَلَكِنَّ هَذِهِ أَعْمَالُ النَّاسِ

۱۰۔ روحِ نبیؐ نے فرمایا کہ: "جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دینے والے کے برابر ہے۔"

يقول في البيت الأول لا في الجوارفان عني لا تسأوا فلهذا وكلهم

میں کوئی بانی نہیں ہے بلکہ سوا چچا بکیش کے کرد و بالا یا جاوے گا کہ میرا قول اکھو لیاں ملے گا سو سب کو دعا ہو گی

ولدت ميمونة وكانت سائمة يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من خير نسائه

اور میمونہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ تم کو اس کے سوا حق و رابی حلالہ نہ کروں گے تعجب یہ رسول اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آية في الدنيا والآخرة

صبر و استقامت سے کام لے کر جو کام کرنا ہو اسے کر لیں۔

عبدالکبیر ورجلہ نماز حق وغل علی عائشہ فلینزل عندہا مغلو

مگر کوئی خاموش رہے اور اس کے درخون آدم کے ہفتے چاروں طرف سے ہاتھ لگے۔ عارضہ کے لیے ان چھ لڑکے ہوا ہیوں کے پاس فرسٹ منکسٹوب رہے۔

لا يقدر على الخسر من دينها الوفيين كثر من اوجعه اشتد فالت عايشه جعل

انکے گھر سے کسی نو جوان کی قدرت نہیں رہی ہے۔ یہ سب شہرت کا مرض غالب ہو گیا۔ عائشہ دیکھتی ہیں کہ چاروں کا کلس

بیشتر و بزرگتر از آنست که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

حال ہو گیا اور اسے بہتر کر دینے کے لئے عرض کیا اگر میری جہ سے کوئی ایسا کرے گا تو آپ اس پر غور فرمائیے۔

فقال المؤمن يا ليتني علمت انه لا يصب لي من ذلك من شوكه

پھر فرمایا: شک میں نہیں ہر شدت، ہوا کرتی ہو۔ شاہانِ عالم یہ سمجھ کر کہ میں تم کو کوئی کام نہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم سے زیادہ

فما أقرنا إلا فخر الله له بما أدرجته ووطأ غيرنا غيبته وقالت صراويلي

منہر ہستی پر مگر اللہ تعالیٰ اُن کے سبب مومن کا وجہ بلند اور اُسکی انجام ہاں کر دیا اور وہاں شہادت پر پہنچنے کی

احادیثی که از ایشان روایت شده است در حدیثی که از ایشان روایت شده است

نہروں کو چھینا کہ انہیں ہرگز نہ سولہ دیا جائے۔ زیادہ خفت ہو اس پر اور وہ اپنے بچے کو بیڑیاں لٹکا کر تپ کی گرمی کو گھسٹا لے گا۔

من مذهب الحق فقال له يا ابا عبد الله من الانبياء من اشتهر علينا بالبلاء كذا

آپ کے مددگار ہوں۔

رضا عفتنا الامير عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم

ہمارا قرآن و حدیث و جہانگیر نامہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وعن ابن عمر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ان الله انزل في امريضا كون
 اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ابو بکر شکیعہ عرض کیا یا رسول اللہ میں کو اجازت دو کہ تمہاری پیادہ امی گردن اور میں ہی
 الذی اقوم عليك قال يا ابوبکر ان لا رجل زواجی وینائی واهل بیتی
 انکی خدمت پر قائم رہوں جسے امی اللہ ابو بکر نے اگر میں اپنی ازدلی اور بیویوں اور اہل بیت سے
 عما جاز فارت صیدت علیہم عظیم او قدر قمر اجول علی اللہ واما وقع
 اپنے علاج کا خدمت نہ کروں تو اپنے پیارے سے بڑھ کر کسی اور پر اعتماد کروں گا اور اللہ کے نور سے چھٹکارے ہو کر
 فی مرضه انه خطب الناس فی مرضه وقال فی خطبته ان الله تبارک و
 واقعات میں سے ہے کہ حضرت نے اپنے مرض میں یہ کہہ کر کو خطبہ کیا یا اللہ خطبہ میں یہ فرمایا جس کا اسے تبارک و
 تعالیٰ خیر عبد ابن دنیا وین ما عندہ فاختار ذلک لہ عندہ عند
 تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار کیا کہ دنیا کے یا جو کہ اللہ کے پاس ہے سو اس سے چنا کر لے وہ اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے
 الله فبکی ابوبکر ففجعا من ابی بکر ان اختبر رسول الله صلى الله عليه
 مان ہے جب ابوبکر کو روپوشے اور تہنے ابو بکر کے روپوشے سے بچ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیزیں
 وسلم عبد الخیر الله وکان رسول الله صلى الله عليه وسلم الخیر وکان ابوبکر
 اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں کو تہنے اور چھٹکارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے
 اعلمنا وانہ اعتق فی مرضه ان یبارک فی روحی ان رسول الله
 دانا تھے اور یہ بھی کہ اپنے مرض میں چاہتیں برحقہ آواز دے تھے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الله علیه وسلم کان لہ یشتکی شکیا لہ الله تبارک و تعالیٰ العافیۃ
 علیہ وسلم کہیں نہ کہیں بیمار ہوئے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگی
 حتی کان فی مرضه الذی توفی فیہ فانه لم یدع با لشفاء بل عاتب
 یہاں تک کہ اس مرض میں کہ جہیز واقعات پائی جاتے ہیں کہ سو اس مرض میں صحت کی دعا مانگی بلکہ اپنے نفس کو
 نفسه وشرع یقول لا نفس لک تلوذین کل ما ذومما وقهر فی مرضه
 عاتب فرمایا اور یہ نہ کہ شرع کیا کہ اپنے نفس کو چھوڑ دے بلکہ اپنے مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ
 انه استرا فی طمۃ فاصد یثا فبکت ثم استرا لہا حد یثا فبکت قالت
 آج حضرت فاطمہ کے کان میں کوئی بات کہی وہ روئے گئیں پھر کہیں جو شہیدہ کھاروہ نے کہیں عایشہ سے
 عائشۃ فماتتھا عن ذلک فقالت ما کنت لافتری عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 کہی میں نے چھٹکارے یا نہ ہو تھی سو فاطمہ نے جہیز و یا میں وہ میں ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں

میں تہنہ
 ابوبکر کو روپوشے
 اور تہنے ابو بکر کے
 روپوشے سے بچ گیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو چیزیں
 کو تہنے اور چھٹکارے
 میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اختیار
 کیا ہے جو اللہ کے پاس
 ہے

علیہ وسلم حتی اذا قبض سالتہا فقالت نہ اسمہ فی قال ن جبریل کان
 کقولہ دون آخر جب حضرت نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ سے پوچھا جبریل کی خبر کیا ہے؟
 یحییٰ رضی اللہ عنہ فی کل عام مرۃ وانیہ عام رضی اللہ عنہ مرۃ وانیہ الیہ
 بیچے قرآن کا ایک بار دو رکعت کرنا تھا اور اس کے سال جبریل نے دو بار دیکھا ہے اور میں نہیں جانتا کہ ایک
 حضرا جلی و انک اول اہل بیتی کو قال و نعم السلف انک فیکت لک
 میری اہل بیتی سے اور بیشک تو میری اہل بیتی میں سے ہے لہذا وہی جبریل ہو گیا اچھا میری اہل بیتی سے
 ثم قال لا ترضیان تکونی سیدۃ نساء ہذا الامۃ او نساء المؤمنین
 پھر فرمایا کہ تم دونوں نہیں ہو گی کہ تم سب عورتوں کی سردار ہو یا یہ دونوں میں سے کسی کو عورتوں کی سردار ہو
 فضحکت لذلک وہی اوقعت فی مرضۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس
 پس میں نے اسے اس بات پر ہنس دیا اور عرض کی کہ تم نے کہا ہے کہ حضرت نے اس پر علیہ وسلم ایام مرض میں لوگوں کی
 فمداۃ مرضیہ وانما انقطع ثلثۃ ایاہ وقیل سبع عشرۃ صلوۃ فلما اذن
 اس وقت تک کہ اس نے اور میری میں دیر اس وقت بارہوی اور کوئی کہتا ہے سترہ نمازوں میں پھر چھٹیں پہلی
 بالصلوۃ فی واما اقمتم وہی صلوۃ العشاء قال مروا بالکبر فلیصل
 پھر اس نے اذان پڑھی تب میں اس سے نہیں پڑھی اور وہ عشاء کی نماز تھی تو سنہرایا کہ ابو بکر نے کہا کہ وہ لوگوں کو
 بالناس عن الزہری قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعبداللہ بن مسعود عن عمر بن الخطاب
 نماز پڑھو اور نہ پڑھی سے روایت ہے کہ یہی حکم اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ لوگوں کو کہو کہ
 فلیصلوا فخرج عبداللہ بن مسعود فلیقہ عمر بن الخطاب فقال صلی بالناس
 نماز پڑھو میں سوچتا ہوں بن مسعود ابو بکر یا پس عمر بن الخطاب سے علیا اور کہا لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔
 فلیصل عنہ بالناس فی ہر بصوتہ وکان جہنم الصوۃ فسمع رسول اللہ صلی
 پس اس نے اہم ہو کر نافرمانی کی پس اپنی آواز بلند کی اور وہ بلند آواز تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم صوتہ فقال لیس ہذا صوتہ فقالوا بلی یا رسول اللہ صلی
 و سلم نے اٹھ کھڑا ہوا سنی اور فرمایا کیا یہ آواز عمر بن الخطاب کی نہیں ہے جس نے عرض کیا ان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم فقال یا اللہ ذلک المؤمنون یصل بالناس ابوبکر کذا
 علیہ وسلم فرمایا اس سے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اس نے کہا کہ ابو بکر لوگوں کی نماز پڑھاؤ ہے متقی
 ذکر فی المسئلۃ فی شرح الواقفان بلا الاذن بالصلوۃ فی زمان
 میں ایسا ہی ذکر ہے اور شرح نماز میں ہے کہ حضرت کے زمان میں میں بلال نے نماز کی اذان

صلوات اللہ علیہ
 لکن فی ہذا کتاب
 بسطہ فی ہذا کتاب
 علیہ وسلم
 واما فی ہذا کتاب
 علیہ وسلم

و رسولہ دنیا و ما وقع فی مرضہ ان صلی اللہ علیہ وسلم اشتد وجعہ
اور کسکے رسول نے جانے دیں کے واسطے اپنے گریہ اور وضو تھلے اور علیہ السلام کی واقعات میں میں نے کتب کے دن
یوم الخمیس فاذا ان یکتب کتابا فقال العبد الرحمن بن ابی بکر ان تنتی
ایک کے مرض کے سختی کی تمہید اور کہ کیا اگر تیرے کتب میں سو عبد الرحمن بن ابی بکر جسے فرمایا کہ بکر کو کوئی کتاب کی
بکتف ولوح اکتب لی بکر کتابا لا یختلف علیہ فلما ذهب عبد الرحمن
عوض فی یاقنی لاہور کہیں ابوبکر کے واسطے نوشتہ لکھ دیں کہ پھر اختلاف ہو گئے جب عبد الرحمن
لیقول قال اللہ والمؤمنون ان یختلف علیہ یا ابی بکر عن ابن عباس
کہ ابوبکر کو تو فرمایا اللہ اور مومن انکار کرتے ہیں کہ اسے ابوبکر پھر اختلاف کریں ابن عباس سے روایت ہے کہ
لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال منہم عمر بن الخطاب
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت ہوا تو ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا میں نے تم کو جو چیزیں سنیں
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہا اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ فقال عمر ان
توفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسا نوشتہ لکھ دوں کہ تم کو گمراہ نہ ہو پس عمر نے کہا ہاں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد غلب علیہ التوجع وعندہم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمہارے پاس قرآن ہے اور میں نے کتاب اللہ کا کافی نہیں اصل حدیث
اہل البیت فاختصوا منہم من یقول قد موایکتب لکم رسول اللہ
اختلاف اور خصوصیت کرنے لگے بعض نے وہ کہہ سکتے تھے تو اس نے آؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کتابا لا تضلوا بعدہ ومنہم من یقول ما یقول عمر
علیہ السلام تھا جسے واسطے ایسا نوشتہ لکھ دیں کہ تم کو گمراہ نہ ہو پھر ان کے پاس آئے اور بعض نے کہا قرآن ہی ہمارا حجت ہے
فلما کثر اللغظ والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما
ببطل غایا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے پانچ چیزیں چلی جائے
فکان ابن عباس یقول ان الرزقۃ کل الرزقۃ ما مال ابن رسول اللہ صلی
بھاریں جو اس کے ہاتھ سے تھیں بیشک مصیبت ہی مصیبت تھی جو کہ ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
اللہ علیہ وسلم وین ان یکتب لہم ذلک لکتب من اختلافہم ولعظم
علیہ وسلم اور ان کے پاس نہیں لکھ دیتے ہیں حائل ہو گئے یعنی ان کو کون کا اختلاف اور شور و غل
مرشاة البخاری ومما وقع فی مرضہ کان لہ سبعة دنائیر فاتفق
اس کے بخاری نے روایت کیا ہے اور میں نے اس کے واقعات میں سے یہ سچ کو تو فرمایا کہ اس کے ساتھیوں نے اس کی وفات تو فرمائی

س
جمال بالکرم
تقدیران و بیہ نام
سلف لفظ
عمر بن الخطاب
ابن عباس
ابوبکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ فلقبہا رجل فقال کیف صبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مرض کی حالت میں باہر نکلے ہیں آئیں گے کوئی شخص بلاشبہ پوچھا یا ابوبکر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابوالحسن فقال اصبرہ برّا فقال لعبا ابرار علیہ السلام جواب دیا اچھے ہیں پھر عباس بن علیؓ سے کہہ

تبعہ بعد ازاں عبد العزیز خان خاں بہادر نے فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور میں نے اسے اپنے دل سے یاد کیا ہے۔

وَجَاءَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ الْخَائِفَانِ لَا يَقُولُونَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا وَلَا يَدْعُونَهُ بِشَيْءٍ وَهُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَسَأَلُوهُ عَنْ
 مَا كَانَ مِنْ بَيْنِهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَرَوْنِي وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونِي
 فَمَا أَجَابَكُمْ بِهِ إِلَّا أَنْ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَحْنُ بِكَ بِأَهْلِ بَيْتِكَ وَلَا بِأَهْلِ مِلَّةِكَ
 وَلَا بِأَهْلِ دِينِكَ وَلَا بِأَهْلِ حَقِّكَ وَلَا بِأَهْلِ سُلْطَانِكَ وَلَا بِأَهْلِ جَبَلِكَ وَلَا بِأَهْلِ وَاوَادِكَ وَلَا بِأَهْلِ

الینا فعلنا ذلك وان لا یکن الینا امرنا ان نستوصی بنا خیرا فقال

لہ علی رايت اذ جنتاه فلم يعطناھا اتی الناس يعطونها والله

لا ايسالها اياها ابدا ومما جرى في مرضه نزول جبريل عليه السلام

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ مَوْتِهِ بِرِسَالَةٍ مِنَ اللَّهِ يَقُولُ: كَيْفَ تَجِدُكَ وَكَانَ ذَلِكَ

فی یوم السبت الاحد الاثنین و استیذان ملک الموت علیہ السلام

الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَ اِنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ

الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَ اِنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ

کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراتِ نبویہ میں مقیم ہوئے اور ان کے دربار میں لوگ آکر رہنے لگے۔ ان کے دربار میں جو لوگ آکر رہنے لگے ان کو صحابہ کرام کہتے ہیں۔ ان کے دربار میں جو لوگ آکر رہنے لگے ان کو صحابہ کرام کہتے ہیں۔ ان کے دربار میں جو لوگ آکر رہنے لگے ان کو صحابہ کرام کہتے ہیں۔

حين حضر الموت الصلوة وما ملك ايادكم حتى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه السلام يتغصن بها فصاره ولا يقبض بها لسانه وروى انه استاذن عليه السلام

عليه السلام عن جبرئيل فقال جبرئيل يا احمد هذا ملك الموت يستأذنك

عليك لو استاذن علي دي كان قبلك ولا يستاذن علي ادعي

قال ثذن له فدخل ملك الموت فوقف بين يديه ثم قال يا رسول الله

يا احمد ان الله ارسلني اليك وامرني ان اطيعك في كل ما امرني ان

امرتني ان اقبض نفسي قبضتها وان امرتني ان اتركها تركتها قال

صلى الله عليه وسلم ارفع يدي عنك يا ملك الموت قال ان امرت ان اطيعك

في كل ما امرني قال جبرئيل عليه السلام ان الله قد يشاء الياء قال

فامض يا ملك الموت يا احمد قال جبرئيل عليه السلام ان الله قد يشاء الياء قال

هذا اخموطي الارض ان كنت حيا من الدنيا فموت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه وسلم وفي الاكتفاء قالت عائشة عاترة في رسول الله صلى الله عليه وسلم

بين يدي ونسري في نوبتي زواظلم فيه اجل افمن وسفهي وحمل

بسم اللہ

بسم اللہ

بسم اللہ

من كل فائت الحديث ثم ذهب الى رجل فقال ابو بكر علي يا رجل انظر و
 فائت كابر و...
 بينا وشي لا فليروا احدا فقال ابو بكر...
 وزواه ابن ابى الدنيا من حديث علي بن ابى طالب...
 وقد مره الشافعي الامام...
 ذكره...
 صلى الله عليه وسلم وهو ابن اعين واقام بمكة ثلث عشر سنة...
 عشر سنين توفي وهو ابن ثلث وستين سنة...
 العبد...
 وله...
 قال...
 فيها...
 قال...

تذکرہ
 رجس
 فائت

الاسقط الکسوف من قال نيز ونصفا كانه اعتمر على حديث في الاكليل
 جسے کسی دن کرنا تھا کیا اور جسے اسٹھ اور چھ بیٹے کہے ہوتے تھے تو یا اس دریت پر عمل کیا ہو جو اکلین میں ہو رہے ہوں
 وفيه كرام لم يكن نبي الا حاشا نصف عمر اخيه الذي قبله وقدم
 اور آئین گھڑو ہے کوئی نبی نہیں گزرا ہے برائے بھائی پہلے نبی کی آمد ہی خمسہ جیسا ہے اور بیشک
 عيسى عليه السلام احدى خمسا وعشرين سنة ومائة ومن قال احكوا اثنين
 عیسی علیہ السلام ایک سو بیس برس جیسے تھے اور بیسہ اکتھ یا اسٹھ برس کہے ہوں
 فشاك لم يتيقن في كل ذلك انما نشأ من اختلاف في مقامه بمكة بعد
 موعود شک واقع ہوا یقینی نہیں کہتا ہوں اور یہ تمام اقوال اس ہی اختلاف پر مبنی ہے کہ مبعوث کے بعد مکہ میں
 البعثة والله اعلم كذا في سيرة مغطاي ذكر وقت وفاته
 کتنا ہے واللہ اعلم یہ سیرت مغطائی میں ہے ذکر حضرت مسلم کی وفات کے وقت کا
 صا لمعروفي يوم الاثنين بلخا في نصف ليلها اثني عشر ليلة خلت
 حضرت مسلم پر کے دن بلا خلاف دو پھر کہ ربیع الاول سن
 من ربيع الاول سنة احد عشر من الهجرة في مثل الوقت الذي
 گیارہ ہجری کی بارہویں تاریخ حادث کے وقت جیسے وقت مدینہ میں داخل ہوئے تھے
 دخل فيه وعن ابن عباس عن ولد رسول الله عليه وسلم يوم الاثنين واستند
 وفات پائی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن چار برس کے اور پیر کے
 يوم الاثنين وخرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم الاثنين ودخل
 دن نبوت ہوئی اور پیر کے دن کر سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور پیر کے دن مدینہ میں
 المدينة يوم الاثنين وفعلي يوم الاثنين وقبض يوم الاثنين وقبض
 داخل ہوئے اور ہجرا سودہ کو پیر کے دن آٹھایا اور پیر کے دن وفات پائی اور رسول اللہ
 صلى الله عليه وسلم في كساء مليل قال ابو بردة اخبرتنا عائشة كساء
 جسے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نام پیر پر خود بخود میں پڑی ابو بردہ کھانچو عائشہ سے کہو کہ پیر پر لگا ہوا
 مليل وانرا را غلظا فقلت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا
 اور رسول اللہ انارہ نکال کر دکھائی پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں کچھ نہیں وفات پائی
 وفي الاكفاء وما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتفعت السنة عليه

مسند الشیخ ابوالخیر
 ابوالخیر
 ابوالخیر
 ابوالخیر

وترفعون على النبي صلى الله عليه وسلم فأكبر له كنف الثوب فجاء
اور اتر کر ہوا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کے کونے کے کپڑے لٹکائے اور حضرت محمدؐ کے چہرے پر کپڑا لٹکایا
 وقال طبت حيا وميتا وانقطع لموتك ما لم ينقطع لحد من الانبياء
اور کہا تم جگہ پر جیتے اور مردے اور تمہاری موت سے وہ بات منقطع ہو گئی جو کسی نبی کی موت سے قطع ہوتی تھی
 فعضمت عن الرفقة ومجالات عن البكاء ولو ان موتك كان اختيارا
سو تم نے رفیقہ سے جدا ہو کر اور روضہ سے جدا ہو کر اور اگر کا شوق کہ ابھی موت اختیار ہوتی تو
 ليس بالموتك بالنفوس ان كن يا ايها محمد صلى الله عليه وسلم على ما اعتد به من المنكر
کی موت پر ایسی بات نہ ہو کہ کہتے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے کہہ سکتے ہوں کہ یا رب اگر وہ منکر ہو تو میں
 ببالك وفي رواية لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في ان
موت اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو یہ اختلاف ہوا کہ اگر اسے دفن
 هل صاق ام لا قال انس لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى الناس
وفات ہوئی یا نہیں انس کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگ روتے رہے
 فقام عمر بن الخطاب خطيبا فقال لا اسمع من ان يحلوا
نہ عمر بن الخطاب خطیب بنے خطبہ پڑھتے ہو کہ پس یہ کہہ میں میرے منہ سے یا ان کہ محرم صلی اللہ
 الله عليه وسلم قد مات ولكن ارسلا اليه كما ارسلا الى موسى بن عمران فليت
عیدہ وسلم مر گئے لیکن انکو بلائیں جیسے رسول خدا کو بلا پھا سو رسول
 عن قوم اربعين ليلة والى الارواح ان يقولوا ايكم حال ارسلا
میں تو میں سے چالیس رات تھوڑے تھے اللہ کی قسم چکے اور یہ کہ ان کو ان سے جو کہیں ہیں کہ حضرت محمدؐ
 فروعى انه قد مات قال عمر ما زال عمر يكره موت رسول الناس
مر گئے انھوں نے ان کو کہتے جا رہے تھے عمر بن خطاب کہتے جا رہے تھے اور لوگوں کے دل سے یہ بات کہ
 از يدنشق فقال احبب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس
میں میں کہہ کر کہ پس عیساؑ نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اب خوش ہیں ہیں
 كما نال اناس انه قد مات فادفوا صاحبكم ولما توفي رسول
جیسے لوگ سو کہتے ہیں اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے آپ اپنے خیمے کو دھن کرے اور جب رسول اللہ صلی اللہ
 الله صلى الله عليه وسلم كان ابو بكر غائبا بالسنة بعثت لعائشة عند
عمر رسیدہ تھے وفات پائی تو اس کو اس سے پوچھا کہ ابو بکر غائب تھے تو میں نے آپ کو

ملک و انت
 لنگ پنا اور
 ہوا کی فاش سے
 نبوت فاش نہیں
 ہوئی فاش نہیں
 وفات کی
 عمر بن خطاب
 خطیب بنے
 خطبہ پڑھتے
 ہوئے

فقد متہا رواہ البخاری اختلفت قول ابی بکر لا یجمعہ اللہ علیک
 سو بھگتا چکے اسکو بخاری سے روایت کیا ہے ابو بکر کے اس قول کی تفسیر میں کہ کبر اللہ و موت جمع نہیں کی جا
 موتین فقیہ ہوں علی ظاہر اشارہ الی الہی اللہ علی من یم انہ
 اختلاف ہے کوئی کہتا ہے ابی بکر غرضی ہیں یعنی تاویل علی نہیں اس میں جمع کا قول صحیح و کاشا کہ ابی بکر کا یہ قول صحیح ہے
 سببی فقط یدری حال لانہ لوصحہ ذلک للزوان بیوت موتہ اخر
 زندہ ہو کر آگئے پھر لوگوں کے ہاتھ لیں گے کیونکہ اگر یہ قول صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ دوبارہ بجمہر میں
 فاخبر انہ اکرم علی اللہ من ان یجمع علیہ موتین کما یجمعہا علی غیر
 سواہ کہ خودی کہ حضرت کا درجہ ہر ایک زیادہ و سزاویہ کرنا نہیں دو موت جمع کرے جیسے کہ اور وہاں پر جمع کی ہے
 کالین خرجوا من دیارہم وہم الوف وکالذی من علی قریۃ وقیل
 ان لوگوں کے ہاتھ جو اپنے لیے گھروں سے نکلے وہ ہزاروں تھے اور انہیں جس کو چاہا گناہوں پر گرا کر اور کوئی کہتا ہے
 اراد ان لا یموت موتہ اخری فی القبر کغیرہ ان یحیی لیسأل ثم یموت
 اس سے یہ مراد ہے کہ دوبارہ قبر میں موت نہ کی جیسے اروں کو یہی پتہ نہ کیا جاتا ہے تاکہ اس سے سوال آجود پھر جاتا ہو
 وقیل لا یجمعہ اللہ موتک وموت شریعتک وقیل کنی یا لموت الثانی
 اور کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری موت اور تیری شریعت کی موت جمع نہیں کیا اور کوئی کہتا ہے کہ موت ثانی سے
 الکر ب ای لا تلقی بعد کرب هذا الیوم کربا اخر قالہ ففتیہ لیسأل ثم یموت
 کرب مراد ابی بکر ہی تھی آج کے کرب کے بعد اور کوئی کہ بہت نہیں ہوگی یہ سب سے بڑا باری کا قول ہے اور ابن
 ابن عباس اس ان بابا کرب خرج وعمر بنکلم الناس فقال جلس با عمر فابی
 عباس سے روایت ہے کہ ابی بکر نے شوق سے عمر کو کوئی باتیں کر رہے تھے پس ابی بکر نے کہا عشتربہ بعد ما
 عمران یجلس فاقبل الناس الی ابی بکر وتركوا عمر فقال ابو بکر من کان
 عمر سے بیٹھتا ہے اٹھ کر گیا پھر وہ لوگ عمر کو چھو کر ابی بکر کی طرف متوجہ ہو گئے پس ابی بکر نے کہا تم میں سے
 منکم یعبد عمر فان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قد مات ومن کان یعبد
 جو کوئی محمد کی پرستش کرتا تھا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی اللہ کی پرستش
 اللہ فان اللہ حی یموت قال اللہ تعالیٰ وما احسن الارسل قد خلت من
 کرتا تھا سو اللہ تعالیٰ زندہ و سب کو ہی زندہ کیا اللہ تعالیٰ فرمایا اور میں نے تم کو بھیجا کہ تم اس سے بچو بہت ظاہر
 قبلہ الا یہ قال اللہ فان الناس لم یعلموا ان اللہ انزل هذه الاية
 یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تم لوگ اللہ کی موت کو سمجھو گے تو اللہ تعالیٰ کی موت کو سمجھو گے اور اگر تم لوگ اللہ کی موت کو سمجھو گے تو اللہ تعالیٰ کی موت کو سمجھو گے

علم ہر شاہان
 و کتب کی طرف سے
 جو بالادوں سے
 ڈاکر اور ان کے
 شیخ و استاد کے
 ہونے سے
 کیا اس سے
 علم ہر شاہان
 و کتب کی طرف سے
 جو بالادوں سے
 ڈاکر اور ان کے
 شیخ و استاد کے
 ہونے سے
 کیا اس سے

فانه كان طاهرا فقال له يا ابن ابي وقال اهل البيت صلوا فقال
 ميرزا محمد باقر علم یکن میں عیسا سرور ہوا جسے سنوئی پیش کرنا چاہتا تھا اور اہل بیت کے لئے وہ آواز چاہی۔ چست
 تمصلوا فقال له يا ابن ابي قدع سنة بصوتك الذي ما هو ونفسيهم
 سنو اور پھر عیسا سن سے جواب دیا ہم سنت کو اس آواز پر کیا وہ نہیں مانتے کیا جو ترک ہیں کہ بیٹے اور انہر و بارہ
 اللعنان اية فناداهم مناد فانيتم وابه وهو يقول اغسلوا رسول الله
 میرزا محمد علی جوگلی پھر انکو کہی بھارت کے واسطے آواز دی میرزا پھر کہنے وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 صلی علیہ وسلم فانيتم وابه وهو يقول اغسلوا رسول الله
 علیہ وسلم کو پڑھوں سمیت سنو اور اہل بیت کے کہ سنوئی پیش کرنا چاہتا تھا کہ اس سنوئی ان اور عیسا سن
 العینان دخل لکوة الغسل فجد مترجعا واقعد له امترجا متواهما
 جب کہ میں سنو اور اہل بیت کے کہ سنوئی پیش کرنا چاہتا تھا کہ اس سنوئی ان اور عیسا سن
 واقعد النبي صلى الله عليه وسلم على حجرهما فودوا ان اغسلوا رسول
 اور نبی صلی علیہ وسلم کو دو حوض کے درمیان بٹھایا گیا تھا شب بیدار آواز آئی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 الله صلى الله عليه وسلم على حجرهما فودوا ان اغسلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 علیہ وسلم چست لکھو پھر سنو اور پھر دو گرو سوار تختہ سے الگ ہو گئے
 واخبرناه فخر بأمر رجل الصفيرو وشرقا راسه له اخذ في غسله ووليه
 اور پھر کہ لکھ دیا اور تختہ کی بائیں طرف کی طرف اور سر انا شرق کی طرف پھر سنو اور شروع کیا اس حال میں کہ
 قبيصه ووجهه لم يفتح له شوق له يغسلوه الا بالماء القليل وطيبون
 دھرت پر نہیں اور محو الیاب جا رہے تھے کہ ہوا تھا اور صرف غلٹس ان کے لئے نہیں تھا اور کا نور مستحکم
 بالكا فوترهم اغتبرهم في جردة وشحولة وحطوا منه اجلا ومفاصلة
 کہ مشہور دار کیا پھر حضرت کا نہیں اور محو الیاب جا رہے تھے کہ ہوا تھا اور صرف غلٹس ان کے لئے نہیں تھا اور کا نور مستحکم
 ووضوا منه وجهه وذراعيه وكفيتم اذ رجوا الكفانه على قبيصه وشحولة
 اور نبی صلی علیہ وسلم کو دو حوض کے درمیان بٹھایا گیا تھا شب بیدار آواز آئی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 وجمرة عودا وتراشما احتموا تحت وضوءه على سرجين وسجودا ورج
 اور گنتی میں طاق عود کی دھرتی پھر کہ لکھ دیا اور تختہ کی بائیں طرف کی طرف اور سر انا شرق کی طرف پھر سنو اور شروع کیا اس حال میں کہ
 عن ابن عباس انه كان يقول استروا نبيكم لستكم الله قالت عائشة
 عیسا سن سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے نبی کو بروہ میں کہو خدا تمہاری برہم ہوا کہ انہی سے روایت ہے

میرزا محمد باقر علم یکن میں عیسا سرور ہوا جسے سنوئی پیش کرنا چاہتا تھا اور اہل بیت کے لئے وہ آواز چاہی۔ چست
 سنو اور پھر عیسا سن سے جواب دیا ہم سنت کو اس آواز پر کیا وہ نہیں مانتے کیا جو ترک ہیں کہ بیٹے اور انہر و بارہ
 علیہ وسلم کو پڑھوں سمیت سنو اور اہل بیت کے کہ سنوئی پیش کرنا چاہتا تھا کہ اس سنوئی ان اور عیسا سن
 جب کہ میں سنو اور اہل بیت کے کہ سنوئی پیش کرنا چاہتا تھا کہ اس سنوئی ان اور عیسا سن
 اور نبی صلی علیہ وسلم کو دو حوض کے درمیان بٹھایا گیا تھا شب بیدار آواز آئی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 علیہ وسلم چست لکھو پھر سنو اور پھر دو گرو سوار تختہ سے الگ ہو گئے
 اور پھر کہ لکھ دیا اور تختہ کی بائیں طرف کی طرف اور سر انا شرق کی طرف پھر سنو اور شروع کیا اس حال میں کہ
 دھرت پر نہیں اور محو الیاب جا رہے تھے کہ ہوا تھا اور صرف غلٹس ان کے لئے نہیں تھا اور کا نور مستحکم
 کہ مشہور دار کیا پھر حضرت کا نہیں اور محو الیاب جا رہے تھے کہ ہوا تھا اور صرف غلٹس ان کے لئے نہیں تھا اور کا نور مستحکم
 اور نبی صلی علیہ وسلم کو دو حوض کے درمیان بٹھایا گیا تھا شب بیدار آواز آئی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
 عیسا سن سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے نبی کو بروہ میں کہو خدا تمہاری برہم ہوا کہ انہی سے روایت ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما ارادوا غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا

فیہ فقالوا والله ما ندري انجس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انجس

موتانا او نخسلہ وعلی ثیابہ فلما اختلفوا التی اللہ علیہم النوحی

ما منہم رجل لا و ذقہ فی صلہ و کلہم متکلم من اجلۃ البیت

لا یدرن من ہوان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثیابہ فقالوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغسلوا وعلی قمیصہ فی مشکاة یصبہ

الماء فوق القمیس ویلکونہ بالقمیس و اہ الیہم فی فخر لائل النبوة و

عایشہ رضی اللہ عنہا تقولوا استقبلت من امری ما استدرت ما اغسل رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم النساء و یروی عن عبدہ احدان الذین توکلوا

غسلہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عہ علی بن ابی طالب و عہ العباس بن عبد المطلب

و ابنہ الفضل و قثم و جہا سامة بن زید و مولاہ شقران و لما اجمع القوم

الاضاح احد بنی عوف بن الخزرج و کان یذہب علی ابن ابی طالب

لہ غریب بہ
کونہ ۱۱
تکلی فو ذقہ فی صلہ
ما من ۱۱
کونہ ۱۱
عاشہ رضی اللہ عنہا
تقولوا
استقبلت من امری ما استدرت
ما اغسل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
النساء و یروی
عن عبدہ احدان
الذین توکلوا
غسلہ صلی اللہ
علیہ وسلم
ابن عہ علی بن
ابی طالب و عہ
العباس بن عبد
المطلب و ابنہ
الفضل و قثم و
جہا سامة بن
زید و مولاہ
شقران و لما
اجمع القوم
الاضاح احد
بنی عوف بن
الخزرج و کان
یذہب علی ابن
ابی طالب

الاضاح احد بنی عوف بن الخزرج و کان یذہب علی ابن ابی طالب

من البقرة فاصبر على برغز فتوفنا ويزق فيها كذا في تاريخ المدينة
 السجودى وجعل على يده خرقة وادخلها تحت القميص كذا في
 سيد مغلطى روى في الغسل الاولى كانت بالماء الفلاح والثانية
 بالماء والسدر والثالثة بالماء والكافور روى جعفر بن محمد قال
 كان الماء يجتمع في جفون النبي صلى الله عليه وسلم وكان على ثيابه
 وفي ثوبه النبوة سئل عن غرض سبب فمه وحفظه قال الممسحة
 النبي صلى الله عليه وسلم اجتمع ماء في جفونه فمسحه بيده الى وان
 فادى قوة حفظه ويقال لعلي والفضل كانا غدا رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فودى على ان رفع طرفك الى السماء او رده في
 الشفاء ذكر كفيهم فلم افرغوا من غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 حتى صعدوا له ما صنعوا به ما لم يمتهم ادرج في ثلثة ابواب ثوبين
 ابيضين وبرجعة وفي الاكفاء قال الترمذي فذكر العائشة
 قولهم في ثوبين وبرجعة قالت قتلى بالرد ولكنهم روه و

هذا الخبر غلط
 والذين يروى كذا
 في ثوبين ابيضين
 وبردعة
 هذا خبر ضعيف
 لا يثبت

وعائشة وابن عمر جابر بن عبد الله بن مغفل في تكفير الكافر في الإسلام

اور ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ بن مغفل روایت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تکفیر کے باب میں سنو انہ

عليه السلام في ثلثة اثار ليس فيها قبيح ولا عمامة وعن عبد الله بن عمر بن

حرفین کی آیت کریمہ کے تحت سے ان میں نہیں تھا اور نہ عمامہ اور عبد اللہ بن عمر بن

عقيل عن ابن الحنفية عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في

عقیل بن حنفیہ سے اور علی بن ابی طالب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں

لبس ثياب اثار وى هذا الحديث احمد في مسنده و ذكر ابن جرير

کفن میں جس کے اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور ابن جریر نے بھی اس میں

الوهم فيه من ابن عقيل ومنعاه وقد اختلف في معناه ليس

ابن عقیل سے یا اس کے بعد کسی اور سے وہم واقع ہوا ہے اور اس کے معنی میں نہیں ہے بلکہ

فيها قبيح ولا عمامة فالصحيح ان معناه انه ليس الكافر قبيح ولا عمامة

ولا عمامہ نہ اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ اس کے معنی یہی ہیں کہ کافر قبیح اور نہ عمامہ تھا

اصلا والثاني ان معناه انه كفن في ثلثة اثار من غير القبيح

اور دوسرے یہ بھی کہ اس کے معنی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزوں میں عمامہ نہیں اور عمامہ نہ تھی

والعمامة قال المشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد الاول اظهر في

کفن میں جس کے شیخ تقی الدین بن دقیق العید کہتا ہے کہ اول تصحیفی مراد ہو سکتی ہے

المراد وذكر النووي في شرح صحيح مسلم ان الاول قال هو العلم

مراد ہے اور نووی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح میں ذکر کرتا ہے کہ اول معنی علم ہے

وقال هو الصواب الذي يفتق به ظاهر الحديث وقال الثاني ضعيف

اور کہتا ہے کہ صواب یہ ہے جس کو ظاہر حدیث سے اور کوہتا ہے کہ دوسرے معنی ضعیف

فلم يثبت انه صلى الله عليه وسلم كفن في قبيح ولا عمامة انتهى قالوا

سو نہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفن میں قبیح اور عمامہ نہ تھا انتہی کہتے ہیں کہ

ويترك على هذا الاختلاف في تفسير الحديث لاختلاف فهم في انه

ہیں ہی اختلاف ہے جو اس حدیث کی تفسیر میں واقع ہوا ہے یہ اختلاف معنی ہے کہ

صل يستحب ان يكون في الكفر قبيح ولا عمامة ام لا فاختلوا

مراد ہے کہ علم
مراد ہے کہ علم
مراد ہے کہ علم
مراد ہے کہ علم
مراد ہے کہ علم

وفي رواية صلى على واليه اسرى بنو هاشم ثم دخل لهم باجرون ثم
 اور دیگر روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ اور عباسؑ اور بنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر ہر ایک کے پاس
 الانصار ثم الناس يصلون عليه افراد الا يؤمهم احد ثم النساء ثم الغلمان
 انصار کے پھر اور لوگ جدا جدا ان کے سر پر ہاتھ رکھتے تھے اگلا ان کے کوئی نہیں تھا پھر عورتوں کا نماز پڑھی پھر بچوں کا
 قيل انه اوصى بذلك لقوله صلى الله عليه وسلم اول من يصلي علي بنی
 محمدؐ ہے حضرت علیؑ اور عباسؑ اور بنو ہاشم کے بھی وصیت کی تھی اور حدیث کے مطابق پھر عورتوں کا نماز پڑھی پھر بچوں کا
 ثم جبرئیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم اموات ثم جنتی ثم شمر
 پھر جبرئیلؑ پھر میکائیلؑ پھر اسرافیلؑ پھر اموات کے پھر جنتی کے پھر شمر کے
 الملائكة ثم دخلوا فوجا بعد فوج فوجا وفيه ضعف بل كانوا يلهون
 اور فرشتے پھر گروہ گروہ آئے ان کے ہر گروہ میں ایک حدیث اور اس حدیث میں ضعف ہے بلکہ وہ دھماکتے تھے
 وينصرفون قال ابن الماجشون لما سئل كم صلى عليه لوق قال ثمان
 اور جبکہ جاسوس لکھتے ہیں الماجشون کہتے ہیں جب یہ پڑھا کہتے ہیں حضرت شامیہ بن زیدؓ جو بنو ہاشم کے
 ولما سئل عن ما قيل من انزل الي هذا قال من الصلة قال في قوله
 بہت سے روایتیں ہیں کہ یہ کہنا کہ جو یہ کہان سے معلوم ہوا کہ ہاشم و قریبہ سے جبکہ ان کے
 مالك بن خنيس عن زافع عن ابن عمر كان في سائر ما غلطائي في حديث
 اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا چوتھا زافع ابن عمر سے روایت کرتا ہے یہ سیرت مغلطائی میں ہے اور ابن عمرؓ
 ابن ماجه لما فرغوا من صلاتهم يوم الثلاثاء وضع علي سريره في بيته ثم
 حدیث میں ہے کہ جب حضرت علیؑ کی پھر پڑھنے کے وقت فرما رہے تھے کہ حضرت علیؑ کو آپ کے گھر میں تاہوت ہو گا
 دخل الناس عليه ارسلا يصلون عليه حتى اذا فرغوا دخل النساء
 وہاں لوگ گروہ گروہ آئے کہ نماز پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب مرد و عورتوں کو آپ کے گھر میں آگیا
 حتى اذا فرغ من دخول الصبيان ولم يؤم الناس على رسول الله صلى
 جب عورتیں بھی پڑھ چکیں تو ان کے آگے اور حضرت علیؑ اور بنو ہاشم کے نماز گزارہ میں کہیں
 الله عليه وسلم احد في رواية ان اول من صلى عليه الملائكة اقول جاشم
 اس سے شیعہ ہیں کہ اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے جو حضرت علیؑ پر نماز پڑھی تو فرشتوں نے گروہ گروہ پھر
 اهل بيته ثم الناس فوجا فوجا ثم نساء اخر وروى انه لما صلى اهل
 اہل بیت علیؑ پھر گروہ گروہ اور لوگوں نے پڑھی پھر اہل بیت کے پھر اہل بیت کے پھر اہل بیت کے پھر اہل بیت کے

الحمد لله
 على بن أبي طالب
 رسول الله
 صلوات الله
 عليه وآله
 وسلم

فزیادۃ القیمصر والعامة علی الفاف لثلاثة لتصیر خمسة فذكر الخبايا
 قیس اور عمار بڑھائے میں تاکہ مگر پانچ ہو جاوے اختلاف کیا ہے سو قبل عمار کہتے ہیں کہ
 انه مکروه وقال الشافعية انه جائز غیر مستحب قال المالکة البیضا
 مکروه سہو اور شافعی عمار کہتے ہیں جائز غنیمت مستحب سہو اور مالکی علی کہتے ہیں مردوں اور
 للرجال والنساء وهو حق النساء اکر وقالوا والزيادة الى السبعین
 عورتوں دونوں کے واسطے مستحب اور عورتوں کے حق میں زیادہ چاہیے کہتے ہیں ہر ایک ایک برس یا مکروہ
 مکروہہ وما اراد علیہما سرف وقال الحنفية ان الاثواب لثلاثة انما سرف
 نہیں سہو کس سے جو زیادہ ہو گا وہ اسرفی اور حنفی علی کہتے ہیں کہ دو میں کپڑے ازار یعنی تہ بند اور
 قمیص و لفاقة وفي الحديث دلالة علی ان القیمصر الذي غسل فيه نزع
 کھنٹی اور پوش کی جاوری اور حدیث میں یہ دلالت ہے کہ قمیص جیسے ستتر کو نہ لایا کھٹ کر نزع
 عند عذر تکفینہ قال النووی فی شرح مسلم وهذا هو الصواب الذي
 دیکھتے ہوئے اگر کیا تھا تو وہی شرح مسلم میں کہتا ہے ہی صواب ہے جس پر کھڑا ہے یعنی اعتراض
 لا ینجہ غیرہ والحدیث الذي فی سنن ابوداؤد عن ابن عباس ان النبی
 ستتر نہیں ہوتا اور یہی وہ حدیث جو سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثة اثواب الحلة ثوبان وقیمصر الذي توفی
 صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں کا کفن ہوئے حلوہ دو کپڑے ایک وہ قمیص جیسے وفات پائی
 فیہ فیحدیث ضعیف لا یصح الاحتجاج بہ لا بن یزید بن زید احد سرف انہ مجہم
 سو یہ حدیث ضعیف ہے کس حدیث سے ثابت ہو کر فی صحیح نہیں ہو سکتا کہ بن یزید بن زید بن زید احد ضعیف
 علی ضعفہ ولا یصح خالف رواية التفات ذکر الصاوة علیہ
 وجامع ہر اسم خاص کر اس روایت میں جو تفات کی روایت سے مخالف ہو حضرت حسن علیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم روی عن محمد انہ صلی علی النبی بغیر
 رسول کے نماز جنازہ کا اگر کسی حدیث سے روایت ہو کہ نبی صلی علیہ وسلم پر جنازہ کی نماز نہیں
 امام وفی رواية افراد الا یومہم احد یدخل المسلمون زواقیہ صلوں
 امام کے ہوتے اور ایک دن میں نہ جدا جدا اٹھ کر امام نہیں تھا مسلمان جو حق تھے تھے پس نماز پڑھتے تھے
 علی یخرجون فلما صلی علیہ نادى عمر بن الخطاب خلوا البجاة واہلها
 اور علیہ جاتے تھے جب نماز پڑھ چکے تو عمر بن الخطاب نے آواز دی جنازہ کو اہل بجاء کو چھوڑ دو

علمہ وفوقہ
 کون درخو
 ال دواء
 انوار الفیض
 بنج مسعود
 اور سرف
 زواجر دارالحدیث
 بنج مسعود

لم یزل الناس یقولون فسالوا ابن مسعود فامسهم ان یسألوا علیاً فقال
 تو لوگوں کو یہ کہہ رہے تھے کہ کیا نبیؐ میں سے کوئی شخص ہے جو ان سے پہلے نبیؐ کی طرح ہو گیا ہو؟
 لهم قولوا ان الله واملک یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
 یہ کہہ دو کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر۔ اے ایمان والو! اور وہ بھیجو اس پر
 وسلم علی تسلیماً لیسلمکم الله وعلی صلوات الله البر الحییم والعلی
 اور سلام بھیجو بڑا سلام ہم حاضرین یا انہی پر کہ رتبہ بڑا حاضرین کا اور وہ اس کے لئے پر اللہ کی تعظیم کی جائے اور جو ان کے لئے
 المقربین والنبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وما سبقتک من شئ
 (مقربین اور نبیوں کے اور صدیقوں کے اور شہداء کے اور صالحین کے اور اس کے لئے جو ان سے پہلے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی)
 یا ایہا الذین امنوا صلوا علی محمد بن عبد الله خاتم النبیین وسید المرسلین واصلوا
 اے ایمان والو! صلوات کرو محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین اور مرسلین کے سوار اور شفیقین کے
 المتقین ورسول رب العالمین للشافہ البشیر الداعی الیہک باذن الله
 پیشوا اور رب العالمین کے رسول پر جو حاضر و غائب ہر شے کے لئے اللہ کے حکم سے تیرے طرف سے بلا حلا ولا جراح
 المنیر علیہ السلام ذکرہ الشیخین ابن الدین الراعی فی کتاب تحقیق النضر
 (مستشرقین اور اس کا سوا کسی نہیں ہے جس کو شیخین ابن الدین الراعی نے اپنی کتاب تحقیق النضر میں ذکر کیا ہے)
 ذکرہ فی کیفیۃ قارئہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ذکر حضرت محمدؐ کے دامن کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہ کی کیفیت
 کان فی المدینۃ خزاران احدهما یبلیغ الاخر لا یبلیغ دعا اللہ علیہما
 (دو تہیں مدینہ میں تھیں ایک تو ابوعبیدہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں اور دوسرا کعبہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں)
 رجلان فقال لیلۃ ھب احدکم الی بنی عبد مناف فہو کان
 ایک شخص نے کہا کہ رات کو اٹھ کر آؤ اور میرا یہ حکم ابوعبیدہ کے پاس جاتے ہیں اور دوسرا کعبہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں
 لاھل المدینۃ ثم قال لعماسی اللہم خیر رسولک فزہبا فلم یجہد
 (اے مدینہ کے لوگو! تم کہو کہ خیر رسول اللہ کا ہے اور وہ ہے جس کا یہ حکم ہے کہ ابوعبیدہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں اور دوسرا کعبہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں)
 الی عبد اباعبیدۃ ووجد صاحب ابی طلحۃ فلیہ رسول اللہ
 (ابو عبیدہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں اور وہ ہے جس کا یہ حکم ہے کہ ابوعبیدہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں اور دوسرا کعبہ بن جراح کے پاس جاتے ہیں)

صلوات اللہ علیہ
 وعلیٰ آلہ
 وعلیٰ صحبہ
 وعلیٰ من تبعہ
 علیٰ سائرہ
 علیٰ کل من
 علیٰ کل من

تولوا کفنا ولاول الصخر وقد کان شقران حیز وضع رسول اللہ ﷺ
 علیہ السلام فی حفرة اخذ قطیفة شجرانیة جراء اصباہا ابوہم خیر وکان
 انما راہو جاور بخوالی سسج رنگ جو خیر کی راہی میں اتھکا لی تھی اور رسول اللہ ﷺ
 رسول اللہ ﷺ علیہ السلام یلبسہا و یفرشہا فطر جہا تمیرہا فذفنہا مہرہ
 علیہ السلام اسکا اور جتنے تھے اور چھانے تھے شقران نے ایک حفرت میں رکھ کر تلہ چھادی اور اسکو دفن کیا
 فی قبرہ فقال اللہ لا یلبسہا احد بعد الی وینوی فی قبر اللہ یقال تسع
 یخروج من کردیا اور کہہ اسکا جسم کواچھ بند کون اور وہ سکا ہے اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اسکو
 لہنات قبر فلما فرغوا عن وضع اللہنات اخرجوا القطیفة قال ابو عمر
 فیہ تسعین کتبہ میں کہ جسکی وہ تین لگا چکے تھوہ چار کمال لی تھی یہاں پر عمرو اور حاکم کا
 وحاکم قال انووی وقد فصل لشافعی وجمیع اصحابہ وغیرہم من العلماء
 قول ہے مذہبی کہتا ہے کہ شافعی اور اسکے اصحاب وغیرہ علمائے صاف کہتے ہیں کہ
 علی کراہۃ وضع قطیفة او نحو ذلک تحت المیت فی القبر وقد ثبت البغو
 قطیفة وغیرہ کا میت کے تلے بستر کے اندر چھانا مکروہ ہے اور یہاں سے علمائے صاف صرف یہی
 منہا احکامنا فقال لا یاس بذلک لہذا الحدیث والاصواب کراہۃ ذلک
 لک ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے اسکا کچھ نہیں ہے اسی حدیث کی سند سے اور صواب یہی ہو کہ وہ کہہ رہا ہو
 كما قال ابوہو و اجابوا عن هذا الحدیث بان شقران انفرج بفعل ذلک
 چنانچہ چھوڑا علماء مجتہدین اور کھس و دیریک کا یہرہو اباسیے ہیں کہ تنہا شقران کا یہ کام تھا
 ولم یوافقہ احد من الصحابة واما فعلہ شقران لما ذکرناہ عنہ من
 اور صحابہ نہیں سے کوئی اسکے موافق نہیں تھا اور شقران کا یہی لئے چھادی تھی کہ یہ اسکے طرف سے بیان کیا یعنی
 کراہۃ ان یلبسہا احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی وقد صرحنا
 یہاں پر کہ کوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور نہ کرے انتہی اور یہاں تک کہ چھوڑا ہو
 اخرجت یعنی القطیفة من القبر لما فرغوا من وضع لہنات التسع لذلک
 چار و چھ نو انہیں لگا چکے تھے تسع میں سے کمال لی
 سیرۃ مخاطای ثم ہالوا التراب علی جسدہ وجعل قبرہ مستویا و فی
 سیرت مغلطائی میں ہے کہ حضرت ع کی جسد پر مٹی دھکا دی اور قبر کو مستوی فرمایا اور بتا دیا

لکھ عینہ
 علی مہرہ و شجر
 علیہ بنی شقران
 بن ہارون و ابیہ
 المعروف بکونین
 ربہا بنی
 چچا
 بنی بنی بنی
 بنی بنی بنی
 بنی بنی بنی

عليه السلام في مرضه الذي لم يقم من اجل الله اليهود والنصارى اثنى عشر

جیاری میں فرمایا جس سے پہلے اس مجھے ہوسے خدا یہود ام رافعا مری پر لعنت کرے گا کہ انہوں نے میرے

قبور انبیاء کرم مساجد اولاد ذلک ابن زقرہ لا غیر ازہ ششہ او غمشلی الن
لمیجہ نبوت کی قبروں کو مسجد بنالین اگرچہ وہ نہ تو حضرت کی قبر تھے بلکہ حاکم انتاریکی نے وہاں پر گئے

یتنزل مسجدا علی شہاد السروی علی الجہول والمعالم فعلا لاول

اور بسا نہوں مسجد بنالینن راوی کو یہ ہنکاس ہے کہ خشتی بھول سہا یا عرو فیچہ اگر بھول سکتے تو

[illegible]

وَالْحَقُّ أَنَّا جُنُودُ اللَّهِ مُبْتَلَوْنَ بِهِ ثُمَّ لَا كَرَّ فِيهِمْ وَلَا خَلْفَ لَهُمْ وَلَا أَفْوَاجُكُمْ

شیراز کی سب سے اعلیٰ کال ہے۔ اس کے کرائیوں نے یہ امر اپنی اجڑاؤ سے کیا ہی نہ کر دیا۔ اس کی عروسی

ان الذي صلى الله عليه وسلم هو الذي مر في يدك ومعنا من رقبته

بہارِ معنی ہوئے ہیں یہی معنی ہے کہ جس کا ارشاد تھا اور اب ترجمہ کے معنی ہیں کہ

قوله هذا الموضع

اشفقين عليّ الله عليه وآله

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر کا ہر کھلی ہوئی کونچا کوئی دیوار حائل نہ ہوتی تھی۔ اس لیے ہر گھر پر حضرت کی قبر کا منظر نظر آتا تھا۔

وهذا قالت عاتشة فيما ان توسع المذهب واخذ الماء وتوسع ليعبر

اور یہاں شہر کا محکمہ اور اس سے پہلے کے سرکاری دفاتر اور ان کے سامنے ایک بڑی سڑک ہے جس پر گاڑیاں چلتی ہیں۔

اور یہاں سے وہ کاموں کے لئے اس سے پہلے کہ سیدہ بنو کی افراج کی جائے اور اپنے دل میں یہ سوچ کر کہ وہ اس کو دیکھ لیں

وہذا فی حقیقتہ الشکل صحیح و تحقیقہ لایسالی لا عمل ان یصلد

عناوین دیگر که در دسترس است عبارتند از: «تاریخ و جغرافیه ایران» - «تاریخ و جغرافیه ایران» - «تاریخ و جغرافیه ایران»

التي تارة لا تكون مستقلة كماله في اقلية وزعماءها الذين

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بند کر کے قید شدہ ایک مکمل پیر فرما۔

من المسجد قال بقي في البيت موضع قبري اسموه بالشرقية يدفنون فيها

شکل کیا ہے کہ جس طرح کے نام ایک تیسری شکل کے شرفی کو کہنے کے خلاف اعلیٰ

مسلم بن الحجاج بن اسد بن قيس بن كلاب بن ربيعة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

عليه السلام وآله وصحبه وسلم

[illegible][illegible]

من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومارایت یوما
 جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور میں نے اس کو
 کان اقبہ ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کوئی روز نہ تھی کہ زیادہ تاریک ہو جائے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کوئی
 وفی رواية الترمذی عنہ قال لما کان الیوم الذی فرغ منہ فیہ رسول اللہ
 اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب وہ دن ہوا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اثناء منہ اکل شیء فلما کان الیوم الذی
 علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ان دنوں میں کچھ کھا دیا اور اگرچہ میں
 مات فیہ اظلم منہ اکل شیء وہ ان فیہ من الیوم الذی ان الیوم
 وفات پائی تو سب سے زیادہ تاریک ہو گیا اور سب سے زیادہ غم تھا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دفنہ حتی انکما قلوبنا ذکرا لذلک علیہ وسلم
 تک کہ ہم سب کے دل بھرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولما دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا
 فاطمہ رضی اللہ عنہا قالت کیف طابت نفسک ان تمشی فی قبر رسول اللہ
 فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگرچہ تو اپنے گھر میں رہتی ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت
 الیوم طابت نفسی ودری التراب ہوا بالیناری وفی رواية انہی یوما
 اس روز میری نفس طیب ہو گئی اور میں تری خاک میں جا کر رہی تھی اور یہ کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی
 فی غموا منہ دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجت فاطمہ رضی اللہ عنہا
 میں نے اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غم میں دیکھا
 قالت یا ابا العباس من فتنکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قالت
 کہنے لگیں یا ابا العباس کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت میں نے فتنہ دیکھا
 یا ابا العباس کیف طابت قلبکم ان تمشی فی التراب قال رسول اللہ صلی
 یا ابا العباس کہیں سے تمہارے دل کی فتنہ ہو گئی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیسر کان نبی الرحمة قال نعم ولکن لاہم ولا مرادہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت میں نے فتنہ دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت میں نے فتنہ دیکھا

یوم الذی فرغ منہ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وفات پائی تو سب سے زیادہ تاریک ہو گیا اور سب سے زیادہ غم تھا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دفنہ حتی انکما قلوبنا ذکرا لذلک علیہ وسلم
 تک کہ ہم سب کے دل بھرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولما دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا
 فاطمہ رضی اللہ عنہا قالت کیف طابت نفسک ان تمشی فی قبر رسول اللہ
 فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگرچہ تو اپنے گھر میں رہتی ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت
 الیوم طابت نفسی ودری التراب ہوا بالیناری وفی رواية انہی یوما
 اس روز میری نفس طیب ہو گئی اور میں تری خاک میں جا کر رہی تھی اور یہ کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی
 فی غموا منہ دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجت فاطمہ رضی اللہ عنہا
 میں نے اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غم میں دیکھا
 قالت یا ابا العباس من فتنکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قالت
 کہنے لگیں یا ابا العباس کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت میں نے فتنہ دیکھا
 یا ابا العباس کیف طابت قلبکم ان تمشی فی التراب قال رسول اللہ صلی
 یا ابا العباس کہیں سے تمہارے دل کی فتنہ ہو گئی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے وقت میں نے فتنہ دیکھا

صلی اللہ علیہ وسلم التراب نفرد باخراجہ النجاری وزاد الطبرانی ابناہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر شعی ڈالو اسکو صرف بخاری کے نقل کیا ہی اور طبرانی نے اسکو اسطرح لکھا ہے
 من بہ ما اذناہ وقد عاشت فاطمة وبعث اللہ علیہ وسلم سنة الفمہر
 یعنی رجب ثانی یا سوم اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کے بعد چھ مہینے یعنی
 فیاضتک تلك المدة ویحق لها مثل الذی روى عن انس قال سرت
 سو اس حدیث میں بھی چھ مہینے اور ان کو یہی ملتا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بھی کرتا ہے کہ میں
 علی باب عائشة رضی اللہ عنہا وکانت تنسب الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر گیا وہ اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روتی تھیں
 فاشعر یا من لا یشتہ من خبز الشعیر یا من اختار الحصر علی السبع
 یعنی وہ نبی کو جو کسی روٹی سے پرست نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ بخی کر بوری کو شت پرست کیا
 یا من لم یلم الیل طرہ من خوف علی باب الشعیر وعن عائشة رضی اللہ
 عنہا وہ نبی جو تمام رات بکھڑی نہیں تھی بلکہ وہ صبح کے آگے خواب کے ڈر سے بیدار اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 عنہا ان ابابکرہ دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاته فوضہ فہ
 روایت ہو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات کے بعد آئے پس اپنا منہ تو حضرت کے
 ابابکرہ ووضہ یدہ علی صدغہ فقالت انبیاء وانفیل الاول
 دون انکھن بکھن میں رکھو یا ابو ذر میں انکھن پر ہر کوئی پھر کہا اسے نبی اسے قلیل اسے
 صفیاء و فی روایۃ قالت لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع
 صنفی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ انھیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی خدا بیکرا
 ابوبکرہ فدخل علیہ ورفع لہ کباب وکشف الثوب عن وجہہ فاستترہم
 آگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور پردہ اٹھایا اور حضرت کے چہرہ پر سے کپڑا اٹھا لیا اور انھوں نے چہرہ
 فقال مات واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رسول من قبلہ ارس
 پھر کہا اللہ کے قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات پائی پھر حضرت کے سر پر کپڑا کھینچ لیا
 فقال انبیاء ثم حد رفہ وقبل جہتہ ثم رفع راسہ فقال اخلا
 پس کہا انے نبی پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا اسے نکلیں
 ثم حد رفہ وقبل جہتہ فقال اصفیاء ثم حد رفہ وقبل جہتہ
 پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی اور کہا اسے صنفی پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روتی تھیں
 وہ نبی کو جو کسی روٹی سے پرست نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ بخی کر بوری کو شت پرست کیا
 وہ نبی جو تمام رات بکھڑی نہیں تھی بلکہ وہ صبح کے آگے خواب کے ڈر سے بیدار اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات کے بعد آئے پس اپنا منہ تو حضرت کے
 ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کپڑا کھینچ لیا اور انھوں نے چہرہ پر سے کپڑا اٹھا لیا اور انھوں نے چہرہ
 پھر اپنا منہ جھکا یا اور پیشانی جوئی پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا اسے نکلیں

تعالیٰ فقد حدثت تنذیب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول یا ابنا

نہیں ہے پھر بیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر روئے شریف کیا اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی الرحمة لان لا یاتی الوجلان

اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے رحمت کہے نبی اب دی نہیں آئیگی اب

ینقطع عنا جبریل علیا لسلام اللہم الحق روحی بروحہ واشعز

جبریل علیہ السلام جنت ورا سو جاویگا اچھی بری روح کو حضرت کی روح سے لائے اور انکو خود کے

بالنظر الی وجہہ ولا تحیر منی اجرہ وشفاعتی یوم القیامة وفی وایة

دیکھنے سے جو کو خوب سیر کرے اور نہ بگاڑے اجر سے اور قیامت کے دن شفاعت سے محروم نہ کرنا اور اگر وہ

اخذت تریة من تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثبتت ثم انشأ

کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی مٹی لی اور سو مٹی پھر پتھر پر جا

نشعر ماذا علی من شتم تریة احمد ان لا یشتم مدی النہان غوالیا

شعر کیا صریح ہے اس شخص کا جو مٹی لے گا پھر اب اللہ پر کیم خود شہوت نہ کرے

صبت علی مصائب لو انما صبت علی اہل مصر لیا لیا وفی

میں صبت ہے جو شتم کر علی یا فاطمہ رضی اللہ عنہا کبیر نہیں یہی وہ دونوں غم میں ماذا علی

الاکتفاء مما ینسب الی علی وفاطمہ رضی اللہ عنہما ماذا علی من شتم

میں وہ کہ جو شتم کر علی یا فاطمہ رضی اللہ عنہما کبیر نہیں یہی وہ دونوں غم میں ماذا علی

البیتین وعن النضر قال لما نقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل

میں شتم الخ اور النضر کہتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا دھواں ہو گیا

یتغشاه الکرب فقالت فاطمة رضی اللہ عنہا واکرب ببتاہ قال ہو

کرب فارغ جی تھی پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اسے آپ کی تکلیف رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی بیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے باپ پر آج سے ہم آئندہ کو تکلیف نہیں ہو گی فات پائی تو فاطمہ نے فرمایا

یا ابتاہ اجاب باء عاہ یا ابتاہ جنة الفردوس ویر ما واه یا ابتاہ الجبریل

اسے ماہک کی اجابت کی کہ جو کہ ملا لیا ہے باپ کا کھانا جنت الفردوس میں جو ہے باپ کی اجابت سے خبر نہات

انعاه فلما دفن قالت یا انس طابت انفسکم ان تحضوا رسول اللہ

سستی جب دفن ہوئے تو فاطمہ نے کہا ہے انس تمہارا دل میرا منی ہوگا کہ رسول اللہ

ماذا علی من شتم تریة احمد ان لا یشتم مدی النہان غوالیا

رسول وقال ابو الجوزاء وكان الرجل من اهل المدينة اذا اصابته
 مصيبة جاء اخوه تصافى ويقول يا عبد الله التوالة فان رسول الله
 الله اسوة حسنة قال قل لهم شجر اصبر لكل مصيبة وتجاهل
 واعلم بان المرء غير مخلد واصبر كما صبر الكرام فانها نوب تنوب
 اليها تكشف غل واذا اصبحت مصيبة فتنسها بها فانما يصبر مصابك
 بالنبى محمد وقال الاخر شجر تذكرت بل افرق الله بيننا ففتننا
 نفسى بالنبى محمد وقلت لها ان لنا يا سيدنا فمن لم يمت في حق
 مات في غل وروى ان بلال لما كان يؤذن بعد فاته صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم فاذا قال شهد ان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 المسجدين بالبكاء والتمني فلما دفن تراب بلال الاذان لله
 لوذاق طعم الفراق وضوى به مكان من وجدك بكى بكاء قد جاوز
 عزاب شوق يعجز عن حمل الحليل ورثته صلى الله عليه وسلم
 عنته مصيبة بل الحشر فيها قولها شجر الا يا رسول الله كنت
 موصى به من قبل الله عز وجل

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اذا اصابته مصيبة قال يا عبد الله
 التوالة فان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله اسوة حسنة قال قل لهم شجر
 اصبر لكل مصيبة وتجاهل واعلم بان
 المرء غير مخلد واصبر كما صبر الكرام
 فانها نوب تنوب اليها تكشف غل
 واذا اصبحت مصيبة فتنسها بها فانما
 يصبر مصابك بالنبى محمد وقال الاخر
 شجر تذكرت بل افرق الله بيننا ففتننا
 نفسى بالنبى محمد وقلت لها ان لنا
 يا سيدنا فمن لم يمت في حق مات في
 غل وروى ان بلال لما كان يؤذن بعد
 فاته صلى الله عليه وسلم عليه وسلم فاذا
 قال شهد ان محمدا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم المسجدين بالبكاء والتمني
 فلما دفن تراب بلال الاذان لله لوذاق
 طعم الفراق وضوى به مكان من وجدك
 بكى بكاء قد جاوز عزاب شوق يعجز
 عن حمل الحليل ورثته صلى الله عليه
 وسلم عنته مصيبة بل الحشر فيها
 قولها شجر الا يا رسول الله كنت موصى
 به من قبل الله عز وجل

ثم سجد بالثوب ثم خرج وذكرا بالعباس القصص في شرح البرادة
 بھر کر اپنے سے ڈھانک دیا پھر بیٹھ گئے اور ابو العباس قصص بھر ابو بصیری کی شرح میں یہاں
 ابو بصیری نے کہا کہ تحقق عمر بن الخطاب موتہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول
 ذکر کرتا ہے کہ جب عمر بن الخطاب کو ابو بکر صدیق کے گھنے سے حضرت مسیح علیہ السلام
 ابی بکر الصديق ورجع الى قوله قال هو بيكي بالي انت وامی یا رسول
 کی موت ثابت ہو گئی اور قرآن اٹھ کر پڑھا تو روئے ہوئے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد كانت جثث تخطف للناس عليه قلبا
 میرے ان باپ، چچ، قربان، بیٹے، دوستوں میں سے کسی کو آپ خطبہ سناتے تھے پھر میرے
 كثروا الخبز منابر اسمعهم فحن الجزع بفراقك حتى جعلت يدك عليه
 بہت ہو گئے تو آپ نے سر پڑا دیا تاکہ ان کو خطبہ سنانا نہ ہو وہ سنانا آپ کی جدائی سے روکنا تھا پھر ان کے سر پر ہاتھ رکھا تو ان کے سر پر ہاتھ رکھا
 فسكن فامتك ولي بالخيز عليك حين فارقتهم بالي انت وامی
 تسلی ہوئی تو آپ کی امت تو آپ پر رونے کی سزاوار تھی جب آپ اس سے جا اڑے میرے ان باپ، چچ، قربان
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله اجل
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے
 طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول فقد اطاع الله بالي انت وامی
 کہ ہونے تمہاری اطاعت کو اپنی اطاعت ٹھہرائی تو میری اطاعت کی جتنی ضرورت ہے میں نے تمہاری اطاعت کی جتنی ضرورت ہے
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ کہ جو میری
 آخر الانبياء وذكر في اولهم فقال الله تعالى لقم اخذنا من النبين
 سے پیچھے پہنچا اور آپ کا ذکر کرتے اول کہا سو اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک جیسے نبیوں سے اٹھا
 ميتا قهم ومنك ومن نوح بالي انت وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 افراد الیاء اور پیچھے اور نوح سے میرے ہاں باپ، چچ، قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اهل النار يودون ان يكونوا
 وسلم بیشک آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ وہ دوزخی لوگ یہ آرزو کرتے کہ کاش کہ وہ
 اطاعوا وهم بئز اطاعتهم اخذون يقولون يا ليتنا اطعنا الله اطعنا
 آپ کی اطاعت کرتے حالانکہ وہ طاعت نامیرا ہے ہو گئے کیونکہ کاش کہ ہم آپ کی اطاعت کرتے اور رسول کی

لکھنؤ میں شہر ذوق
 "سلسلہ مشرقی آثار"
 جلد اول، صفحہ ۱۴۶

لشك عنا بما روى اليه وما يقول ويهدينا فلان نخشع ضلنا وعلينا

شاید بتے تھے + دہی سے جھنگ کے پاس آتی تھی اور جو روپے کے تھوڑے تھوڑے ٹکڑے بچا کر لے کر جھنگ کے قریب آ کر بیٹھ کر دہی کا پیو اور کھجور کا پیو اور دہی کے دال

والرسول لنادي ليلى افاطم ان جئحت فذاك عهدنا وان لم تجزئي

ہمساری راہ پر تھکے + اسے فاطمہؑ اگر نوکری کے طور پر قبول کرے تو یہ بچا بیٹہ + اور اگر تمہیں نمبر کر کے تو

ذالك السبيل فقبر ابيك سيد كل قبر وفيه سيد الناس الرسول

بہر اچھی راہ سے + پس لبریرے اب کی سب لبروں کی چٹا ہو + اور اس سبب لبروں کے پیشوا رسول ہیں

ورثاء الصديق في قوله **شعري** لما رأت نبينا ميتا لا ضاقت على

اور عبداللہ نے اپنے مرتبہ کہا کہ میں

بعضهن لدرود فاتح قلبه عند ذاك لهلكة، والآخرى ما حيت

مراجہ کی گئی تھی۔ یہ سب سے پہلے + اس وقت میرا دل یہی چاہتا تھا کہ + اور پھر ہی میں نے اس پر ریاست

كسیر غنی و بیچاره جنك قل توحي فالصبر عندك ما بقیت

سلسلہ جریڈیو کے ذریعے جو اس وقت تک دنیا کی سب سے زیادہ

سید ابوالفتح من قبل و بعد از آن

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

فان قيل من بدل مع من روي في الخبرين جواسر وحمدان ورواية الصدوق
 من روي عن جواسر وحمدان ورواية الصدوق من روي عن جواسر وحمدان ورواية الصدوق

[Handwritten signature]

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو اپنے علم و قدرت کے تحت رکھا ہے مگر اس نے ہر شے کو اپنے علم و قدرت کے تحت رکھا ہے۔

إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ أَهْلُ الْكَافِرَةِ الَّذِينَ كَانُوا فِيكُمْ

هَذَا قَوْلُ الرَّبِّ لَنَا وَنَحْنُ نَسْمَعُهُ وَاللَّهُ يَكُونُ بَيْنَنا وَبَيْنَهُمْ

موتیہ ہرگز نہ تھا کہ اس پر جیڑی ہو کہ اس کو کچھ کرے۔ لیکن یہ سب لڑائی اور رسوائی کا نتیجہ تھا۔ میر کی آنکھوں پر

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ

گونا گویاں ہوتی ہیں۔ اس لیے کہ ہر ایک کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔

سید محمد علی میرزا

والله اعلم بالصواب

وہاں سے اسی طرح کے کچھ اور بھی لے کر آئے۔

[illegible]

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سالت ابابکر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عنہا من تركة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر

وفدک وصدقہ بالذینہ فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا نورث ما ترکنا صدقة فالی بوبکر ان یدفع الی فاطمة

رضوانہ عنہا شیئا فوجرت فاطمة رضوانہ تعالیٰ عنہا علی ابوبکر فی

ذلك فہجرته فلم تزل حتی توفیت فلم توفیت دفنہا زوجہا علی بن

ابطالب لیلہ ولم یؤذن لہا ابابکر وصدی علیہ السلام وکان لیلہ

من الناس حجة حیوة فاطمة فلم توفیت بعد نکرة علی وجہ

الناس فی التمس مصاحبة الی بکر وومباہیة ولم یکن باہر تالک الا

عاد فاطمة رضوانہ عنہا فی رضہا فقال علی هذا ابوبکر یتناذ

علیک قالت اتحملن اذن لہ قال نعم فاذنت لہ قد خل علیہا

فرضاہا حتی رضیت کذا فی الوفاء ولی لیاض النضرة للحب

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سالت ابابکر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا من تركة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر وفدک وصدقہ بالذینہ فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فالی بوبکر ان یدفع الی فاطمة رضوانہ عنہا شیئا فوجرت فاطمة رضوانہ تعالیٰ عنہا علی ابوبکر فی ذلك فہجرته فلم تزل حتی توفیت فلم توفیت دفنہا زوجہا علی بن ابطالب لیلہ ولم یؤذن لہا ابابکر وصدی علیہ السلام وکان لیلہ من الناس حجة حیوة فاطمة فلم توفیت بعد نکرة علی وجہ الناس فی التمس مصاحبة الی بکر وومباہیة ولم یکن باہر تالک الا عاد فاطمة رضوانہ عنہا فی رضہا فقال علی هذا ابوبکر یتناذ علیک قالت اتحملن اذن لہ قال نعم فاذنت لہ قد خل علیہا فرضاہا حتی رضیت کذا فی الوفاء ولی لیاض النضرة للحب

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سالت ابابکر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا من تركة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر وفدک وصدقہ بالذینہ فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فالی بوبکر ان یدفع الی فاطمة رضوانہ عنہا شیئا فوجرت فاطمة رضوانہ تعالیٰ عنہا علی ابوبکر فی ذلك فہجرته فلم تزل حتی توفیت فلم توفیت دفنہا زوجہا علی بن ابطالب لیلہ ولم یؤذن لہا ابابکر وصدی علیہ السلام وکان لیلہ من الناس حجة حیوة فاطمة فلم توفیت بعد نکرة علی وجہ الناس فی التمس مصاحبة الی بکر وومباہیة ولم یکن باہر تالک الا عاد فاطمة رضوانہ عنہا فی رضہا فقال علی هذا ابوبکر یتناذ علیک قالت اتحملن اذن لہ قال نعم فاذنت لہ قد خل علیہا فرضاہا حتی رضیت کذا فی الوفاء ولی لیاض النضرة للحب

وقایۃ من النار واما ناس العذاب وسوء الحساب یستعملون
 یغتسل لدخول المدينة الطاهرة ویلبس الخشب الباه وانظفها بقطیب
 ویزید من داخل ہونے کے واسطے تراشے اور اچھے ستھریں اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگا دے
 وتصدق بما اتیسر خیر خلتها قائل اسم الله وعلى ملة رسول الله
 اور جس قدر تیسر ہو خیرات کرے پھر دینیوں کی کتاب ہا وائل ہو خیر کے نام پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 صلی الله عليه وسلم ربا دخل من صدق واخرج من مخرج صدق
 علیہ وسلم کی ملت پر اسے رب پہنچا جو کہ چلتا پہنچاتا اور نکالتا جیسے کو سچا نکالتا
 واجعل لي من ذلك سلطانا نصيرا فاذا وصل باب المسجد فليقدم
 اور بنا دے جو کہ کو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد پس جب کہ دروازہ پر پہنچے تو اندر جلتے وقت
 رجاء العنبر ودخوله قائل اللهم اغفر ذنوبي واقبل لي بواب رحمتك
 پہلے دربان پاؤں آگے کرے یہ کہتا ہوا اے نبی میرے تمام گناہ بخش دے اور میری کھلی رحمت اور فضل کے
 وفضلك وليقصدا الرضفة الشريفة المقدسة وهي ما بين منبره
 دروازہ کے گھر سے اور روضہ شریف مقدس کا قصد کرے اور روضہ مسجدین سے جو جنت کے
 وقبره من المسجد التي هي روضة من رياض الجنة فليصلي تحية المسجد
 جن میں سے ایک چمن مسجدین میں سے چمن مسجد اور قبر کے پاس رسول اللہ
 وفي صلي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تيسر الا في غير هذا الرضفة
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز گاہ میں اگر ہو سکے تو تحیت مسجد کی تعظیم پڑھیں اور نہ ہو سکے تو مسجد
 او من المسجد ثم يسجد سجدة شكر الله على الوصول الى تلك البقعة
 مسجد میں سے اور جگہ پڑھ لے پھر اس کے تکرار کا سجدہ کرے کہ اس جگہ سے شریف میں
 الشريفة وفي السجدة خارج الصلاة والتلاوة كلام بين العلماء وسيا
 جات پہنچا اور علماء میں اس سجدہ بیرون نماز میں یا سجدہ تلاوت میں بحث واقع ہے اور علماء کے کہ
 تمام المنعة عليه يقبول يا اية ثوباني القبر الشريف ويقف عند راسه
 اس پر زیارت کی قبولیت سے نعمت پوری ہو جاوے پھر قبر شریف کے پاس آئے اور اس کے سر پہ کھڑے
 مستقبل ويكون وقوفه مستلما للقبلة ولا يضع يده على
 تکرار کرے اور جس قدر کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو اور اپنے اٹھ

صلی اللہ علیہ وسلم
 ۲۷
 اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے
 قیام اللیل
 صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم

اداب الخرج الى المدينة وسلوله طريقها واداب دخولها وزيارتها
مذہب جاسکے اور اس کے پٹے کے اور آداب مذہب کے اور جائیکہ آگاہ

صلی اللہ علیہ وسلم وادابہ لا قامة هذه البادرة الطبيعة بالتفصيل
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے اور آداب اس سبب شہر میں نکلنے کی تفصیل

والتكميل في تاريخ المدينة المسلمة بحزب القلوب الى يار المحبوب
پوری پوری تاریخ مدینہ میں جبکہ نام مذہب القلوب الی یار المحبوب

فلطلب منه ولينظر الرسالة بذكره رتبته صلي الله
کہہ تجھے میں سے کہہ ان کے

عليه وسلم في المنام ووافيهما من الكلام والله الموفق للهدى
بیدہ از مہ المرام ذکر فی المواہب اللدنیہ ان من خصائص النبی صلی

بیدہ از مہ المرام ذکر فی المواہب اللدنیہ ان من خصائص النبی صلی

الله عليه وسلم ان من رآه في المنام فقد اهتداه فان الشيطان
اللہ علیہ وسلم کے غصہ میں صفات میں سے ہے کہ چہنگو خواب میں لکھا تو بیشک سچ دیکھا کیونکہ شیطان

لا يقتل به ففي رواية قتادة عند مسلم من رآني في المنام فقد اى
اگر نہ ہو تو نہیں ہو سکتا پس قتادہ کی روایت میں مسلم کے پاس ہے کہ جو چہنگو خواب میں لکھا تو بیشک سچ

الحق وله ايضا من حديث جابر من رآني في المنام فقد اى
دیکھا اور جابر کی حدیث سے یہ بھی مسلم کی روایت میں ہے کہ جو خواب میں دیکھا بیشک سچ ہو گا

انه لا يلقي للشيطان ان يشبهه بل في حديث ابو بصير عن
اسیلتے کہ شیطان کو سب سے زیادہ نہیں کہ میرے مشابہہ نہ ہو اور ابو بصیر کی حدیث میں بھی یہی ہے

البخاري فان الشيطان لا يتكوني اى لا يتكون كوني في المنام
بخاری میں ہے کہ شیطان ان جہت سے نہیں ہو سکتا کہ اپنے کو میرے جیسے بنا سکے اور بخاری میں بھی یہی ہے

المضاف اوصل المضاف اليه بالهمل في حديث ابو قتادة عن
مضاف کہ یا ہم اور مضاف الیہ کو ہمل سے متعلق کر دیا اور ابو قتادہ کی حدیث میں بھی یہی ہے

البخاري لا يترأى بل ومعناه لا يستطعم ان يقتل به يعني
بخاری میں ہے کہ شیطان کو نہیں دیکھا جاتا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نہ کھا سکتا اور نہ کھانے سے مرے جاسکتا

الحق وله ايضا من حديث جابر من رآني في المنام فقد اى
دیکھا اور جابر کی حدیث سے یہ بھی مسلم کی روایت میں ہے کہ جو خواب میں دیکھا بیشک سچ ہو گا

علی سیدنا محمد وعلی سیدنا محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی الیہم
 ہمارے پیشہ ائمہ اور پیغمبر محمد کی آل پر بیت برکت کی توسلے ابراہیم پر اور ابراہیم پر محمد کی آل پر
 انکرمید مجید اللہم انک قلت وقول الحق ولو انهم اذ ظلموا
 بیشک تو عدول اور برحق الہی تو نے فرمایا ہے اور تیرا کہا برحق ہے اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا
 انفسہم جاؤں فاستغفر اللہ واستغفر لہم الرسول لوجلہ اللہ
 برا کیا تھا اسے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشو گے اور رسول اللہ کو بخشو گے تو اللہ کو پائے
 تو یا رحیم اللہم قل معنا قولک واطعنا امرک وقصدنا نبیک
 معاف کر دے اور امان الہی بخیر فرمایا ہو اسکا اور بخیر تیرا حکم مانا اور تیرے نبی کے ان حاضر ہوں
 مستشفعین بہ الیک من ذنوبنا اللہم قتب علینا واسعدنا زيارنا
 اور ہمارے گناہوں کی تیرے کان شفاعت کریں الہی اس وقت ہجر رحمت سے رجوع اور توبہ کریں
 وادخلنا فی شفاعتہ وقد حزنناک یا رسول اللہ ظالمنا انفسنا
 زیارت سے ہو کر سنا و شہاد اور کئی شفاعت میں حضور و اہل بیت کی توسلے سے اس حاضر ہو جائے جانوں پر کرم کرے
 مستغفرین لذنوبنا وقد صبرناک اللہ بالشر و فی الرحیم فاستغفر من
 اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے اور بیشک اللہ نے تمہارا نام روز قیامت میں رکھا ہے جو تمہیں اس شخص کی
 جاء ظالمنا انفسنا معترفین بذنوبنا الیہ وقل نشاہد الانبیاء
 جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب پر ظلم جوع کرتا ہوا آیا ہو شفاعت کے لئے اور کون سے
 بعدہم و ذکر وہا فی مسائل المناہک بشعر یا خیر من دفنت فی
 خیر ہوں اور انجمن مساک کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شعر ایسے بہترین ان لوگوں کی جو جگہ پر دفن ہوئے
 القاع اعظمہ و فی الاربعین طیبہن القاع والا کثر نفسہ الفداء لقبہن
 ہوا میری حق ہوتی ہیں تو پورا حق شہد سے زمین اور پشتہ طیب ہو گئی اور میری جان اس قبر پر قربان ہے
 انت ساکنہ فیہ العفاف و فیہ الجود والکرم انت الشفیع الذی
 حسین تم ساکن ہو اور تمہیں پارسائی ہے اور تمہیں میں عنایت اور کرم ہے کہ تم وہ شفاعت کے لئے ہو جی
 ترجی شفاعتہ بعدہ الصراط اذا ما زلت لقدم ویدعولنفسہ
 شفاعت کی امید ہے کہ صراط پر جس وقت قدم ڈالنے لگیں گے تو اور اپنے واسطے اور اپنے
 ولوالدیہ و لمزاجتہی الحرف الذی جاء فی حضرتہ مستجاب قد ذکرنا
 ان پانچ واسطے جو چاہے دعا مانگے کیونکہ دعا آپ کے سامنے مقبول ہوتی ہے اور یہ جواب

صلہ علی اہل بیت
 گناہوں کی تیرے کان شفاعت کریں
 مستغفرین لذنوبنا
 اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے
 جاء ظالمنا انفسنا
 جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب پر ظلم جوع کرتا ہوا آیا ہو شفاعت کے لئے اور کون سے
 بعدہم و ذکر وہا فی مسائل المناہک بشعر یا خیر من دفنت فی
 خیر ہوں اور انجمن مساک کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شعر ایسے بہترین ان لوگوں کی جو جگہ پر دفن ہوئے
 القاع اعظمہ و فی الاربعین طیبہن القاع والا کثر نفسہ الفداء لقبہن
 ہوا میری حق ہوتی ہیں تو پورا حق شہد سے زمین اور پشتہ طیب ہو گئی اور میری جان اس قبر پر قربان ہے
 انت ساکنہ فیہ العفاف و فیہ الجود والکرم انت الشفیع الذی
 حسین تم ساکن ہو اور تمہیں پارسائی ہے اور تمہیں میں عنایت اور کرم ہے کہ تم وہ شفاعت کے لئے ہو جی
 ترجی شفاعتہ بعدہ الصراط اذا ما زلت لقدم ویدعولنفسہ
 شفاعت کی امید ہے کہ صراط پر جس وقت قدم ڈالنے لگیں گے تو اور اپنے واسطے اور اپنے
 ولوالدیہ و لمزاجتہی الحرف الذی جاء فی حضرتہ مستجاب قد ذکرنا
 ان پانچ واسطے جو چاہے دعا مانگے کیونکہ دعا آپ کے سامنے مقبول ہوتی ہے اور یہ جواب

من یسمی منه بعد الاختلاف والله اعلم قال القاضي ابو بکر بن النعمان
 بن النعمان اختلاف کے بعد سنا ہے و الحمد للہ قاضی ابو بکر بن النعمان کہتا ہے کہ حضرت
 علی علیہ السلام نے صفتہ المعروفة اذراك على الحقيقة ورؤيته
 علیہ السلام کے صفات معلومہ پر دیکھا اور ان کی حقیقت سے اور غیر
 علی غیر صفتہ اذراك للمثال فان الصواب ان لا یبدا لا یغایر الارض
 صفات معلومہ پر دیکھا مثال کا اور کہ جو کہ صحیح اور درست ہے جو کہ نہیں ہے ان کو ترک کر دینا
 فیکون ذراک الذات الکبریٰ حقيقة واذراک الصفات ذراک للمثال
 پس ذات شریفہ کا دیکھنا تو حقیقی ہے اور صفات کا دیکھنا مثال کا دیکھنا ہے
 وقال القاضي عیاض یقتل ان یكون المراد بقوله فقد الى او فقد
 اور قاضی عیاض کہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت کے ارشاد فقہ مد سانی یا فقہ
 رای الحق ان من راه على صورته المعروفة في حقیقہ کانت رویا حقا
 رای الحق سے یہ مراد ہو کہ جسے حضرت معلوم کر اس صورت معلوم پر دیکھا جو حضرت کی حقیقی صورت کا دیکھنا ہوگا
 ومن راه على غير صورته کانت رویا تاویل انتہی وتعقد للنسوخ
 اور جسے اور صورت پر دیکھا تو یہ دیکھنا تاویل کا ہے انتہی اس میں اور ایسے بعد نووی
 فقال هذا ضعف والیہ انہ براہ حقیقہ سواء کانت علی صفة المعروفة
 کہتا ہے کہ یہ قول ضعیف ہے صحیح ہے کہ حضرت کا دیکھنا حقیقی ہے یا باہر ہے کہ صفت معلومہ پر ہو
 او غیرہ انتہی فتح تعقید شیعہ الاسلام ابن حجر العسقلانی فقال لم
 راہ صفتہ پر ہو انتہی اس کے چھوٹے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کہتا ہے یہ کہ قاضی
 یظہر لی من کلام القاضی عیاض انہ فی ذلک برظاہر قوله انہ براہ حقیقہ
 کہ کلام سے ظہر کر رہا ہے علم نہیں ہوئی کہ اگر کھانی ہو بلکہ اس کے قول سے یہی ظاہر ہے کہ دونوں حالتیں میں
 فی الحالین لکن فی اول یكون رویا لیس حاج الی تعبیر الثانی
 حقیقی دیکھنا ہے یا ظاہر ہے کہ پہلی حالت میں خواب ایسا ہے کہ تعبیر کا محتاج نہیں اور دوسری
 ما یحتاج الی تعبیر ویلزم من قول من قال ان لا یكون رؤيته
 حالت میں تعبیر کی حاجت نہ ہو اور اس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ حضرت کا خواب میں دیکھنا
 الا على صورته المعروفة ان من راه على غير صفة یكون رویا من
 حرف صورت میں ہے یا نہیں ہے بلکہ لازم آتا ہے کہ جس نے حضرت کو دیکھا تو دیکھا خواب میں

لیکھتے ہیں
 حال غریب و غریب
 یہ خواب
 کہ ان میں خواب
 ان کو دیکھنا

2

[illegible]

البقرة لا يقتل الشيطان بي ووقع عند الاسعدي فقد ان في
 بين بجاشيطان ميري بمشکل نہیں ہو سکتا اور اسے شیطانی کی روایت پر سیرانی کی جگہ فتنہ راقی سنہ
 البقرة بدل قوله سیرانی فمثله عند ابن ماجه وصحیہ الترمذی
 البقرة ہے اور ایسے ہی ابن ماجہ کی روایت میں ہے اور اسی کو ترمذی سنہ ابن مسعود کی
 من حدیث ابن مسعود و اختلاف فی تفسیر قوله فسیرانی فی
 حدیث سے تفسیر کیا ہے اور علامہ کو تفسیرانی سنہ البقرة کی تفسیر میں
 البقرة فقال بن بطل یزید قوله فسیرانی فی البقرة تصدیق
 اختلاف ہے سو ابن بطل کہتا ہے تفسیرانی فی البقرة شیعہ مراد ہے کہ بیدہ اری میں اس کے
 تلك السرویا فی البقرة وصحتها وخروجها على الحق وليس المراد ان
 خواب کی تصدیق اور برحق ہونا صحابہم ہو جاوے گا اور یہ مراد نہیں ہے کہ وہ
 براه فی الاخرة لان سیراہ یوم القيامة فی البقرة جمیع وقت میں آہ
 نفس آخرت میں بکھڑے گا کیونکہ قریب ہے کہ حضرت شیخ کی قیامت کے دن بیدار ہوں گا اور انہیں بکھڑے
 النوم ومن لم يره وقال لما زری ان كان المصنف فكم انارانی فی البقرة
 خواب میں بکھڑا ہونے پر زور دیا اور انہی کہتا ہے اگر روایت محفوظ نکالنا مافی ہذا ہے
 معناه ظاهر ان كان المصنف فسیرانی فی البقرة استعمال ان يكون
 معنی تو ظاہر ہیں اور اگر روایت محفوظ تفسیرانی الخ ہے تو یہ احتمال ہے کہ اپنے
 اراد اهل عصره من لم يره فإليه فانه اذا راه في المنام حصل
 زمانہ کے لوگ حضرت کے پاس ہجرت کر کے نہیں آئے مراد ہوں کیونکہ ایسا شخص ہرگز خواب میں بکھڑے
 ذلك علامة على ان يراه بعد ذلك فی البقرة واوتي الله بذلك
 تو یہ خواب میں ان کی علامت پھر انی جاری کی کہ وہ اس کے بعد بیدار ہی میں بکھڑے اور ہرگز پھر حضرت
 اليه صل الله عليه وسلم وقيل معناه سیرانی تاويل تلك السرویا فی
 تفسیر اللہ علیہ وسلم ہو جی کہی ہوگی اور کوئی کہتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ قریب ہے کہ ان خواب میں
 البقرة وصحتها واجاب لقاضي عياض باحتمال ان يكون يراه
 تفسیر اور صحت بیدار ہی میں بکھڑے اور قاضی عیاض نے یہ احتمال نکال کر جواب دیا ہے کہ اگر حضرت نے
 له في النوم على الصفة التي عرف بها ووصف عليها موصية لتكرهه
 خواب میں دیکھنا اس صفت پر جو معروف ہے اور اس سے یہ موصوف ہوں اس کے لئے آخرت میں

لما تشن في المنام
 قال في حديثه ام
 معناه ظاهر ان كان
 المصنف فكم انارانی

وہ لقیامت بجز نیک خصوصیت و اللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب
دن بڑی خصوصیت سے ہے ویکھو گا اور اسے خوب جاننا چاہو اس کی کچھ تفصیلات اور بزرگست

تذیل فی ذکر نبذة من احوال شہر ربیع الآخر

کچھ احوال وہ ربیع الآخر کے بیان کر کے ہیں اسکا واسطہ بنا کر

وعماینا سب ان مجمل تو او تذیلا احوال ہذا الشہر المکرم والمفضل العزیز
اور سب باتیں ہیں کہ اس آفرینہ رنگ اور منقش یعنی ماہ ربیع الاول کے احوال کے بعد

شہر ربیع الاول ذکر شہر ربیع الآخر خصنا اللہ بالفیض لباطن
کچھ وہ ربیع الآخر کا ذکر کیا ہے اور اس کا کیا ہوا ہے اور اس میں کیا ہے اور اس میں کیا ہے

والظاهر ما فیہ من قضیة وفات سیدنا مولانا القطب الفخیر
مخصوص کر کے اور یہ کہ اس میں سیدنا اور مولانا قطب جگہ فرما کر

الغوث شیعہ الاسلام والمسلمین عوۃ الثقلمین الشیعہ علی الدین
شیعہ الاسلام اور مسلمانوں کے خیر اور کس جس نشان کے شیخ علی الدین مولانا

ابن ابی محمد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضوا
عبدالقادر شیعہ جیلانی سکون کی وفات کا قصیدہ واقع ہوا رضی عنہ ہوا ہے اور ارضوا کیجیو

عنا و ذکر نبذة من الاختلاف فی يوم وصولہ الی جناب الکرم
ہم سے اور کچھ ذکر اختلاف کا کہ خدا کریم ہر ترکی درگاہ میں جاسے کی تاریخ میں

المتعال والامتارۃ الی ما ہوا الاربع فیہ من الاقوال فیقول فی ذکر
واقع ہوا اور یہاں ہے کہ ان مختلف اقوال میں اربع کون ہے جو ہم کچھ ہیں کہ

فی کتاب الاسرار الکتاب المشہور فی بیان احوال ہذا الشہر الکرم
مشہور کتاب ہے اسرار میں جو اس شیعہ بزرگ کے احوال کے بیان میں

المتارۃ فی ایتۃ الثقلمین المشائخ الکبار وینہ من ہذا
بزرگ کے متشائخ کی روایت ہے کہ جو ذکر ہے اور اس کتاب کے

الکتاب وینہ الشیعہ من واسطتان فہما سب نہ من ہذا
اصناف میں اور شیعہ کے بیچ میں فرق وہی واسطے میں ہیں کہ شیعہ موصوفہ چند روز

بومضان ایاماً وعند من المشائخ الشیعہ علی بن الہیثی الشہر
بومضان ایاماً اور اس کے مشائخ کے ساتھ ہوا ہے اور اس کے ساتھ

لقد تمیز فی
یادنا من شیعہ
عبدالقادر
شیخ علی الدین
مولانا قطب
شیخ عبدالقادر
ابن ابی محمد
المتارۃ فی
الکتاب وینہ
بومضان

فی الاخرة وان يراه رؤية خاصة من القرب منه والشفاعة لجلو
 وذاک باعشہم اور حضرت مسلم کی کسی ایسی خاصہ وضع پر رویت ہوگی جس پر حضرت کے قریب اور علو و درجہ کی
 الدرجة ونحو ذلک من الخوصیات قال لا یبعد ان یقاب الله بعض
 شفاعت ہو اور ایسی ہی کوئی اور خصوصیت ہو یا جو کہتا ہے اور بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض گنہگاروں کو
 المذنبین فی القيامة بمنع رؤية نبي صلى الله عليه وسلم مدّة وحمله ابن
 قیامت میں نہ دیکھ دے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے نہ اپنے گناہوں کی
 ابی حمزة علی محمد اخو زکریا بن عباس وغیره انه رای النبی
 نے اس کو اور ہی محل پر انار سے سوا کسی اور جگہ پر یا اور کسی سے نقل کیا ہے کہ اس نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی النور فی بعد ان استيقظ ففكر فی هذا الحديث
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا سو وہ جاگنے کے بعد اس حدیث میں سوچتا رہا کہ
 فدخل علی بعض امهات المؤمنین لعلمها خاتمة ميمونة فاخرجت له
 پھر وہ کسی اموات المؤمنین میں سے کسی کے پاس گیا تا کہ وہ ميمونة کی خاتون سوا انہوں نے نہ ہو
 المرأة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فنظر فيها بصورة النبوة
 وہ آئینہ دیکھا یا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا پس اسے اس آئینہ میں نبی صلی اللہ علیہ
 الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة
 و مسلم کی صورت دیکھی اپنی صورت نہ دیکھی پس پانچ طرح کے جواب حاصل ہوئے
 وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله
 ایک تو یہ کہ وہ اپنے سبیل تشبیہ اور تمثیل ہے اس پر حضرت کا یہ قول دلالت کرتا ہے
 فكا ان اراي في البقعة ثانيها ان معناه سيراى في البقعة تاويلها
 پس اگر ایک جگہ بیداری میں دیکھا تو دوسرا یہ ہو کہ اس کے یہ نسخہ اور صورت کے بیداری میں کوئی جگہ نہیں
 بطريق الحقيقة ثالثها انه حاصل هل عصره عن امن به قبل ان
 پہلے حقیقت دیکھ لیا تیسرا یہ ہے کہ خاص اسی زمانہ کے لوگوں کے واسطے ہے جو کہ ملاقات سے پہلے ایمان
 يراه ورابعها المراد انه يراه في المرأة التي كانت له ان امكذ ذلك
 لخاصہ ہے اور چوتھا یہ ہے کہ مراد یہی کہ حضرت کو حضرت کے آئینہ میں دیکھا اگر وہ آئینہ میسر ہوا
 قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من ابعاد الحاصل في خامسها انه يراه
 شیخ الحافظ ابن حجر کہتا ہے اور یہ محض بعد نہ ہو اور پانچواں یہ ہے کہ قیامت کے

مجلس آیتنا فی بیان
 شدن ۱۳۳۰
 المرأة التي كانت للنبي
 في النور في بعد ان استيقظ
 ففكر في هذا الحديث
 فدخل على بعض امهات المؤمنين
 لعلمها خاتمة ميمونة
 فاخرجت له
 المرأة التي كانت للنبي
 في النور في بعد ان استيقظ
 ففكر في هذا الحديث
 فدخل على بعض امهات المؤمنين
 لعلمها خاتمة ميمونة
 فاخرجت له

الجمعة سبعة جادى اختم من سنة ستين وخمسة مائة وهو يكمل
 اخروء جادى الاخرى بجعلى تاريخ سنين بائنة سنة ستين وخمسة مائة بائنة سنة ستين وخمسة مائة
 فجاء شاب حسن الصورة وجلس الى الشيخ وقال السلام عليك
 کہ ایک جوان خوب صورت آگیا اور شیخ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا السلام علیک
 یا ولی الله اناشه رجب جئتک هنیک وما قد ران یکون فی
 لئے احمد کے ولی ہیں ماہ رجب ہوں میں آپ کے پاس مبارک باد دینے آیا ہوں کہ میری بات کے اندر
 سوء عامر علی الناس قال فلم ير الناس شیء من رجب انک لا خیر فیہ
 لوگوں کے کوئی برائی علی السوم مقرر نہیں ہو سکتی کہنا ہی سہی کہ ان ماہ رجب میں سب سے خیر علی کے کہہ رہا تھا
 کان یومک الاحد سلیہ جاء رجل کریم المنظر فحل ایضا عندہ فقال
 اتنا را دن اسکا آخر ہوا تو ایک شخص جو صورت آتیا اور ہم بھی آگئے پاس موجود تھے کہہ
 السلام علیک یا ولی الله اناشه رجب جئتک هنیک وما قد ران یکون فیہ
 السلام علیک لئے ولی احمد کے میں ماہ شعبان ہوں میں آپ کے پاس آیا ہوں اور یہ کہ میری بات کے اندر
 یکون فناء بمفلاذ وغلاذ باحجاز وسیف بحر الاسان وکان کما قال
 کہ بھلاؤ میں فناء ایسی دیا اور حجاز میں فناء اور بحر اسان میں فناء اور سب سے خیر علی کے کہہ رہا تھا
 قلت فیہ الروایۃ یکون عرسہ تاسع ربيع الاخر وھذا هو الذی
 میں کہتا ہوں میں روایت کے ساتھ ہی رجب کی تاریخ بتا رہا ہوں وہ تاریخ جو شیخ
 ادركہ علیہ بعد ان الشیخ الامام العارف لکامل الشیخ عبدالوہاب
 پہنچے اس پر شیخ مقتدا اور شمس السکس کامل شیخ عبد الوہاب سبب
 القادر علی المتقالمک فانہ قدس سرہ کان یحافظ فی یومہ عرسہ
 قادر ہی بہت بزرگ رکھ والے کو باہری بہت شیخ قدس سرہ عرس کے دن کے لئے بھی تاریخ کو
 ھذا التاریخ اما اعتماد علی ھذا الروایۃ او علی ما رای من شیخ
 کتابہ کہتا تھا باہری روایت کے اعتماد پر یا اس سبب کہ اس نے شیخ
 الشیخ الکبیر علی المتقی او من غیر ھذا المنشأ وقد اشتمر فی ديارنا
 بزرگ علی متقی کو یا کسی اور شیخ کو دیکھا ہو اور ہاں سے ملک میں
 ھذا یوم الاحادی عشر ھو المتعارف عند مشائخنا من اهل الهند
 آج کل چنانچہ یومین تاریخ مشہور ہے اور بھی تاریخ آگے آدلا دیکھ کر نزدیکی بخون کی

یہ تاریخ جو شیخ
 جہاں تک تاریخ کی بات ہے
 اور یہ کہ اس میں
 جو تاریخ مذکور ہے
 وہ تاریخ ہے جو
 شیخ عبد الوہاب
 نے بیان کی ہے
 اور یہ کہ اس میں
 جو تاریخ مذکور ہے
 وہ تاریخ ہے جو
 شیخ عبد الوہاب
 نے بیان کی ہے

سائر العيوب على العباد فلا اصل له ولا هو معقول لان الاضاف

بندوں کے عیسویوں کا چھپا ہوا سہاگنی کچھ اہل نہیں ہے اور نہ ہی یہ مقتول شہم (سوا) سے کہ نسبت

بصفة الشكارية ويقضي الاختصاص لهم لأن ذلك إنما هو

مسئدار ہی سے موصوفہ ہو کر جوئے کی خدمت کا تقاضا نہیں کرتا۔ اس واسطے کہ بہرہ میں

فستد الاقوال فقط والله اعلم ولم نحل في جامع الاصول منوطاً

صرف اثنان ہی چھپ سکتے ہیں۔ دوسرا علم اور جہر خارج الاصول میں خارج ستہ میں ہے ایک کراچی

من الصحيح الست حديثا وارد في فصل حب الإله قل في كرمي

حدیث جو اہم وجہ کی نفی میں آئی ہو نہیں سکتے۔

الجامع الكبير احاديث وفضله وفضل العلم فيه وهي سنة

کئی حد تک رجب کی فضیلت اور رجب میں اعمال کو شریعتی فضیلت میں مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں

رجب شهر الله و شعبان شهری و رمضان شهر امتی رواه

جسبہ اللہ کا دشمن ہے اور خدا کا مراد ہے اور رمضان میری امت کا عزیز ہے اس کے اور فضائل

ابو الفتيحة بن القوارس في ما اياه عن الحسن بن مريم ان رجلا

۱۔ ان کے لئے اعلیٰ ترین عہدوں سے مرسلہ روایت کیا گئے

۲۔ پیشکش و تحب

شهر عظیم و نافع فیہ الحسنات من صالو و امنوا

میں نے اس پر غور کیا تو وہ کہنے لگا میں نے اپنے اس لیے نہیں کیا ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھا تو میرے

کتابخانه روضه الرافعیه عن سید ابی انیس بن رجب شریف الدین ویدعی

کے لئے جو ہر امر کے لئے ایک ہی حکم دیا ہے۔

الامير وكان اول ما اقامه اذا دخل مخرج يطأون اسلحتهم

اپنے عزیز اور اہل عیال کو جس طرح کہہ سکتے ہو اسے

وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْإِنْسَانَ كَمَا تَقُولُونَ لَأَمَرْتُ بِنَاكِغُلٍّ وَبِنَارٍ مُسَوِّغَةٍ

وہم کہہ کر اٹھ کر گئے۔

مَنْ مَضَى حَتَّى يَمُوتَ فِي الْيَوْمِ فِي شَهْرِ الْإِيمَانِ

... و ...

عائشة ؓ وقال رحمه الله عز وجل في شهر عظيم رضاء الله في

دوست کا یہاں ہے اور رکھا ہے کہ اس کا روبرو ہو جائے کہ جس کی عظمت کا وہ نہیں ہے اس پر اس کا بھائی مستحق

الحسنات فمن صام يوما من رجب فكأنه صام سنة ومن صام
 اور چند روزہ ای سوچنے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا تو اسے برس بھر روزہ رکھے اور جسے آئین
 فيه سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام منه
 سات دن روزہ کرے اس کے تو اس ہر روز کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے اور جسے آئین آٹھ
 ثمانية ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن صام منه عشرة ايام
 دن روزہ کرے اس کے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے اور جسے آئین سب دن روزہ کرے تو
 يسأل الله شيئا الا اعطاه ومن صام منه خمسة عشر يوما نادى
 اللہ تعالیٰ سے جو مانگا سو اللہ عطا کرے گا اور جسے آئین پندرہ دن روزہ کرے تو آسمان
 مناد من السماء قد غفر لك ما مضى فاستأنف العمل ومن زاد زاده
 سے پکارے گا اللہ اور پکارے گا کہ وہ بخوشی سے روزہ کرے اور جو شفعہ زیادہ کرے گا وہ زیادہ ثواب ہو گا
 وفي رجب حمل الله نوحا في السفينة فصار رجا وامر من معه
 اور رجب میں اللہ نے نوح کو کشتی پر سوار کیا تھا سو اسے رجب کے روزہ کرے اس کے لیے اور پکارے گا
 ان يصوموا فحرت بهم السفينة ستة اشهر اخذ ذلك يوم عاشوراء
 اور روزہ کر کے سو کشتی انکو چھوڑ دیتے ہیں پھر اس وقت کے قحطی یوم عاشوراء پر ہوتے
 واهبط على الجودي فصام نوح ومن معه والوحش شكر الله عز وجل
 اور کوہ جودی پر آ کر پہنچا پھر نوح سمیٹے اور اس کے ساتھیوں نے اور وحش نے اللہ عزوجل کا شکر بڑھ کر کیا
 وفي يوم عاشوراء فلق الله البحر لني اسرائيل وفي يوم عاشوراء قال الله
 اور یوم عاشوراء میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو شق کر دیا اور عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 علاءم وعلم مدينة يونس فيه ولدا ابراهيم واه الطبراني عن
 اور یونس کے شہر کی تہ کو قبول کی اور عاشوراء کے دن ابراہیم پر ہوا کہ کوہ طبرانی سے سدہ میں
 سعد بن ابی راشد فی رجب یوم وليلة من صام ذلك اليوم
 ابی راشد سے روایت کیا ہے رجب میں ایک دن اور ایک رات سوچنے اس دن روزہ کرے
 وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وقام مائة سنة
 اور اُن کو اسی دن جاگنا رہا تو وہ ایسے ہے کہ زمانہ میں سو برس روزہ رکھا اور سو برس تک شب بیدار رہا کہ
 وهو ثلث بقين من رجب وفيه بعث الله تعالى محمدا وآله
 اور وہ رجب کی سترہ سو تین دنوں میں اور اس میں ہی اللہ تعالیٰ نے محمد کو مبعوث فرمایا اور کوہ طبرانی سے سدہ میں

لہ تعلق
 رجب میں
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عن ابی سعید فیہ اسمعیل التیمی حدیث رجب شہر اللہ الاصل

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں اس کے معنی وہ اصل جو صیبت رکھنے والے ہیں

المثل الذی افرجه الله لنفسه فمن صام فیہ یوما ایانا واخشا

حالی مرتبہ جو کہ اللہ نے اپنے خزانہ کے واسطے چھانٹ رکھا ہے میرے آہن کے دریا ہوائی ثواب کی دینے والے رکھا

استوجب رضوان الله الاکبر وشہر رمضان شہر امتی ترمض

تو وہ اللہ بزرگ کی غلامی کا سزاوار ہو گیا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے اس میں

فیہ ذنوبہم فاذا صام عبد مسلم ولم یکن بولم یعتب فی فطرہ

ان کے گناہوں کے واسطے ہیں لیکن اگر مسلمان نہ روزہ رکھتا ہو اور جھوٹے نہیں دیتا اور نہ غیبت کی ناجائز کلمہ نکالتا

طیب خرج من ذنوبہ کما ینخرج الحماة من سلخہا رواہ الحاکم فی

طیب کے نکالنے سے ان کے گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے جیسے صابن کھینچنے سے روغن نکلتا ہے اور حکم نے نبی تارخ میں

تاریخہ عن ابی سعید فیہ ابوہریرن العبد وعصا بن طلیق

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں ابی ہریرن عبدی ہے اور عصام بن طلیق

لیس بشئ قلت لعل لاقہ ابوہریرن فانہم کذا وہ حتی قال

ایسی کام نہیں ہے میں کہتا ہوں شاید کہ آفس ابو ہریرن سے یہ کہہ کر انہوں نے کہہ دیا ہو یا جو یہاں تک کہ بعض

بعضہم ہوا کذب من فرعون صلی علیہ وسلم عن ابی الدرداء وقد

ہو گئے ہیں کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے یہ حدیث ابو الدرداء سے روایت ہے

سماہ رجل عن میام رجب فقال سالت عن شہر کانت الجاہلیۃ

اور اس سے کسی شخص سے رجب کے روزہ کا حال پوچھا تھا جب اس نے پانچ روزہ سے پوچھا کہ تاریخ

تعیینہ وما زادہ الاسلام الا فضلا وتعمیلا فہ من صام منہ

ان کی تعین کرنے کے بعد اسلام نے ان کو سوائے فضل اور تعمیل کے اور کچھ زیادہ نہیں کیا پس جس نے اس میں

یوما تطوعا احتسابا بہ ثواب لله عنہ یتق بہ وجہ الله فاعلم

کسی دن اس کا ثواب جیسے کہ فضل روزہ رکھنے کا اس سے بڑا اس خدا کی جانب منسوب ہو تو

اطفا صومہ ذلک لیوم غضب الله تعالی علیہ واغلق عنہ بابا

اس کے روزہ اس میں روز کا خدا سے غضب کو بندھا دیا

من ابواب النار واول اعطی ملا الارض ذہبا ما کان ذلک

میں سے ایک دروازہ بند کر دیا اور اگر وہ اس سے زمین پھر کر اس کو دیا جو اسے تو یہ اس سے زیادہ

حدیث ابی سعید
حدیث ابی ہریرن
حدیث ابی الدرداء
حدیث ابی سعید
حدیث ابی ہریرن
حدیث ابی الدرداء

الوراف عن شہر بن حوشب عن ابی ہریرۃ موقوفاً من صام یوم
وہ معروضہ راقی سے وہ شہر بن حوشب سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفہ روایت ہے جسے رجب کی

سبع وعشرین من رجب کتبہ اللہ صیام ستین شہراً وہو
ستائیسون تاریخ روزہ رکھنا تو اللہ کے واسطے تیس چھینکے روزے لکھ دیا اور یہ

الیوم الذی ہبط فیہ جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالة
وہ دن ہے کہ اس روز جبریل علیہ السلام نے اللہ کے رسول پر رسالت بکرائی

وهذا المثل ماورد فی هذا المعبر حدیث من صام یوماً من رجب
اور یہ روایت اس باب کے تمام روایتوں سے افضل ہے حدیث جسے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا

وقام لیلة من لیا لیلہ بعثہ اللہ تعالیٰ منا یوم القیامة وہو علی الصراط
اور اس کی روایت میں سے ایک شہادت داری کی سوا کواحد تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اٹھا لگا اور صراط پر کو

وہو یلیل ویکبر الحدیث رواہ الدارمی عن جابر بن طریق سہیل
لا الہ الا اللہ اور یکبر پڑھنا چاہیے کہ آخر حدیث تک ہجو داری نے جابر سے سہیل بن یربیع سے واسطے سے

بن یحییٰ التیمی حدیث من لیا لیلہ من رجب وصام یوماً من اطمین
روایت کی ہے حدیث جسے رجب میں سے ایک رات شب بیداری کی اور پھر پچھونے کی دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ

اللہ من ثمار الجنة وکساہ من حلل الجنة وسقاہ من ریح الخمر
ہو جنت کے میوے پہنا دیا اور جنت کی پوشاک پہنا دیا اور جہنم کی جوشی شراب پلا دیا

رواہ الدارمی عن الحسن بن علی فیہ خصم بن مخارف حدیث
اسکو داری نے حسن بن علی سے روایت کیا ہے اس طریق میں خصم بن مخارف اصل ہے حدیث

رجب من الاشهر الحرم وایامہ مکتوبۃ علی ابواب السماء السادسة
اور رجب شہر الحرام میں سے ہے اور اس کے دن چھ آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں

فاذا صام الرجل منہ یوماً وجود صومہ بتقویٰ اللہ نطق البلی
جب کوئی شخص اس دن روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزہ کو خدا کے تقویٰ سے پیدا کرنا چاہتا ہو تو وہی روزہ

ونطق الیوم فقال یا رب اغفر لہ واذ الم یتیم صومہ بتقویٰ اللہ
اور وہی دن بولے گی کہ اے رب ہجو بخش دے اور اگر فدا کے پرستگار ہی سے وہ روزہ پورا کیا ہو

لم یستغفر لہ وقال اخذتک نفسا مرواہ ابن شامہ والدار
وہ دونوں ایک واسطے استغفار نہیں کر سکے اور کہیں گے ہجو تیرے غمخیز زمرہ یا ہجو ابن شامہ اور داری سے

صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کی ہے حدیث جسے رجب میں سے ایک رات شب بیداری کی اور پھر پچھونے کی دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ

فوق بعض فیہ داؤد بن الحبر وهو التہم بہ وسلیمان بن الحکم

ضعفہ والعلاء بن الکثیر مجہد علی ضعفہ قال الحافظ ابن الجوزی

فی تبیین العجیب حدیث موضوع ظاہر الوضع قبلہ من وضع

فواللہ لقد قف شعری من قرأ نہ فی حال کتابتہ ولما تم بہ عند

داؤد بن الحبر والعلاء بن الخالد فکانہما قد کذب ومکول لم

یدرک ابی الدرداء ولا یحکم ما حدیث بہ فکول قطع حدیث عن

النس قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہر جمعۃ

فقال یا ایہا الناس انہ قد اظلمکم شہر عظیم رجب شہر اللہ

الا صریحاً غف فیہ الحسنات لیست بآب فیہ الدعوات

تفرج فیہ الکربات لا یرد المؤمن فیہ دعوة فمن التمس فیہ خیار

ضعفہ فیہ اضعا فاضاعة واللہ یضاعف فیہ لیس

فعلیکم بقیام لیلة وصیام فمارۃ فمن صلی فی یوم فیہ خمسين

رکعة یقر فی کل رکعة ما تیسر من القرآن اعطاہ اللہ من

البرکات ہر رکعت میں چنانچہ ہر رکعت قرآن پڑھے

۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

مرقاہ الیس هو والدہ کل واحد منہم تاجا مکلا باللولو ووالحج
مترکیا تو خود اسکو اور اس کے اپنے لڑکے ایک تاج سونے کا اور سونگھوں سے بڑا
 وامن من فزع يوم القيامة رواه ابن عساکر قال منكر بقره وفي
اور روز قیامت کے دن سے بھڑکے گا۔ اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور ابن عساکر کا ہوا ہے
 تبیذ العجب هو موضع انتهى فہذا احادیث ذکرہ فیما احضر عندنا
تسین العجب میں ہے کہ یہ قدیم موضع ہے جو اتالی پورہ جو شہر میں ان کتابوں میں ہے اور شہر میں جو شہر ہے
 من الکتاب لیرید منہا علی قالوا شیء وغایتہ الضعف وعلما
موجود ہیں اور ان کے قول کے موافق ہیں کہ یہ بھی صحیح نہیں ہے اور غایتہ الضعف میں اور یہ
 موضوع والدہ اعلم واما الشہر فیما ابی الناس ہذا الشہر لیلۃ
موضوع میں والدہ اعلم اور تو کون میں اس شہر کے مشہور باتوں میں سے ہے
 لرؤا شبہ فی ول لیلۃ جمعة من ولہ المشائخ فیما اصلو مشہور
وفاقیہ ہے اور لیلۃ اور غایتہ جب کی پہلی جو کہ شبہ ہے اور شاخ کی آہستہ آہستہ اس کے ایک ایک شہر
 فیما ابینہم والیہ لثون انکروہا اشد لا نکارحتی قال لامام
تازہ ہے اور یہ کہ اس سے سخت انکار کرتے ہیں یہاں تک کہ امام علی الدین
 علی الدین لنووی وھذا عبارتہ واما اصلو الشرائب و
نوی نے کہا ہے اس کی یہ عبارت ہے اور لیلۃ اور غایتہ کی تازہ اور
 صلوۃ لیلۃ نصف شعبان فلیست الا من تزلزل فیما ابی عنان
شعبان کی پندرہویں شبہ کی تازہ سو یہ دونوں حدیث نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں حدیث
 بیستینان منہ وثمان ولا تغریب کراہی طالع لیلۃ فیما ابی
بیسہ اور مذکور ہیں اور تو اور غایتہ کی کہ یہ حدیث پر حدیث (القولہ میں ہے)
 لقابوب ولا بد کہ حجة الاسلام الغفر الیہا فی حیاء علومہ الدین
یہ حدیث ہے اور نہ حجت الاسلام غفر الیہ کہ ذکر ہو جوا جوا علوم الدین میں ذکر کیا ہے
 لا بالحدیث المذکور فیہا فان ذلک باطل و قد مضی من الدین
اور ان دونوں کتابوں کی حدیث مذکور ہر حدیث ہونا کہ وہ اصل میں ہے اور یہ کہ
 زعم السلاہ کتابا نفیسا فی ابطالہا فأحسن فیہ واتحاد
یہ حدیث اسلام کے ان کے بطلان میں ایک نصیر کتاب تصنیف کی ہے جو یہ کیا غفر الیہ اور یہ کہ

مترکیا تو خود اسکو اور اس کے اپنے لڑکے ایک تاج سونے کا اور سونگھوں سے بڑا
 ابن عساکر کا ہوا ہے
 شہر میں ان کتابوں میں ہے اور شہر میں جو شہر ہے
 اور غایتہ الضعف میں اور یہ

الحسنات بعد الشفع والوتر وبعد الشعر والوتر ومن صام يوماً
 باریگشتی جنت و باقی کی اور برابر گشتی باطن اور شریعتی فتنہ کا بیکار بنے اور نہ کوئی

کتب اللہ لہ بہ صیام سنة ومن خزن فيه لسانه لقنه الله
 تو اس سال بھر کے روزے کو بیکار اور خیر نصیب بنی زبان کو کے روزہ بیکار اور اللہ تعالیٰ بڑی رحمت
 حجة عنده ساله منك ونكرو من تصدق فيه بصدقة كان بها
 سوال منسکر بیکار کے محبت تلقین کر دیا اور جس نے ہمیں بیکار صدقہ دیا تو اسے صدقہ سے

فكان له قبة من فتنة النار ومن وصل فيه البرحم وصله الله تعالى
 اور ریح کے قند سے اس کی گردن چھوٹ جاوے گی اور جس نے انہیں نامہ واروں سے لاپاک کیا تو اللہ تعالیٰ اسے
 في الدنيا والاخرة ونصره على ايام حياته ومن عاد فيه
 دنیا اور آخرت میں لاپاک کرے گا اور زندگی بھر کے دشمنوں پر اس کی لاپاک کرے گا اور جس نے انہیں بیکار کی

مرضا امر الله كرام ما انكبت بزيارته والتسليم عليه ومن صلى
 عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ بزرگ فرشتوں کو اس کی زیارت کا اور تسلیم کا حکم دے گا اور جس نے کسی جنازہ کی
 على جنازة فكان احب مؤودة ومن اطعم مؤمنا طعما اجلس الله
 نماز میں تو کو یا کسی زندہ کو جو دیا اور جس نے کسی مومن کو کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے

يوم القيامة على مائدة عليها ابراهيم ومحمد ومن سقى شربة من
 دن اس کے سرخوان پر شہداء بیکار سپر ابراہیم و محمد اور جو دھون اور چھپے پانی کا ایک گودھٹ
 ماء سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مؤمنا كساة الله الف
 دلا یا تو اس کو اللہ تعالیٰ شراب سرور دلا دے گا اور جس نے مومن کو کپڑے پہنائے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے

خلة من حلال الجنة ومن اكرم يتما ورفع يدك على راسه غفر الله
 پر شاہ کے ہزار حق پہاڑ بیکار اور جس نے خیم کی خاطر واری کی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کو اللہ تعالیٰ برابر
 له بعد كل شعرة مائة مائة ومن استغفر الله غفر الله عنه ومن
 گشتی ہر سال کے بیکار اللہ سے چھو اور مغفرت دے گا اور جس نے خدا سے غفرہ مل سے ایک بار مغفرت

واحدة غفر الله له ومن سبح الله تسبحة او هله تهليل كتب
 لائے تو اس کو اللہ تعالیٰ بخشہ بیکار اور جس نے ایک بار سبحان یا اے اللہ یا اے اللہ یا اے اللہ یا اے اللہ یا اے اللہ کے پانچ
 عند الله من الاكرين الله كثيرا والذکرات ومن ختم في القرآن
 اللہ کے شہداء کو پانچ دن اور ذکر کرات جو رتوں میں ایک بار بیکار اور جس نے اسے ایک بار ختم کیا

بالمغفرة وحقق الدماء وان من صامها استوجب مغفرة جميع

ما سلف الي غير ذلك من الفضائل حديث كذب موضوع متفق

وقد جمع الشيخ فيه كثيرا من الصلوات التي ليست من السنة في شيء بل

بمع منكره وزعم الصوام انها سنة والاصل المعلوم عليه

الباب ما صرحه صلي الله عليه وسلم لا تخص الصلاة اليه

من بين اليا والى ولا تخصه الايام من بين الايام

ن يوم احد كما في سورة واما مثاله في ايدى على ما بين منكره

هذا في ما ذكره عليه السلام في الصلاة والاصل في

الله حاله وحاله الى كل خير صالحه هذا اذا ذكره في

في حقهم لا سيما في فضل الصلاة وجميع ما في

في هذا الباب هذا الباب الغاية ويكتفيهم ان يقولوا

عندنا واتبع من الشيخ في الدين النووي مع سلوكه

في الابواب لفقهاء وعلوم بغضه مع الخفية كما هو

في

هذا الحديث لا يثبت فيه شيء من الفضائل
بل هو موضوع متفق عليه
وقد جمع الشيخ فيه كثيرا من الصلوات التي ليست من السنة في شيء بل
بمع منكره وزعم الصوام انها سنة والاصل المعلوم عليه
الباب ما صرحه صلي الله عليه وسلم لا تخص الصلاة اليه
من بين اليا والى ولا تخصه الايام من بين الايام
ن يوم احد كما في سورة واما مثاله في ايدى على ما بين منكره
هذا في ما ذكره عليه السلام في الصلاة والاصل في
الله حاله وحاله الى كل خير صالحه هذا اذا ذكره في
في حقهم لا سيما في فضل الصلاة وجميع ما في
في هذا الباب هذا الباب الغاية ويكتفيهم ان يقولوا
عندنا واتبع من الشيخ في الدين النووي مع سلوكه
في الابواب لفقهاء وعلوم بغضه مع الخفية كما هو

اطال الامام المذکور وقت واه ایضا ذمہما وتقیہیہما وانکارہما
امام شہادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان دنوں کی خدمت اور تہجد اور انکار بہت دور کیا ہے
 فقال ینبغی ترکہما ولا عرض عنہما ولا انکار علیہما
سو کہا چودا تھا ترک کرنا اور نہ ملے روگردان اور نہ انکے پرستندہ اور ان پر انکار بھی سہرا وار ہے
 وعلی علی الامر وفقہ اللہ منع الناس من فعلہما فانہ راع وکل
اور حاکم پر خدا اسکو توفیق دے انکے پرستندے سے لوگوں کو منع کر دینا لازم ہے کیونکہ عالم محافظ ہوتا ہے اور
 راع مسئول عن رعیتہ وقر صنف بعض العلماء کتابا فی انکارہما
محافظ نے بھی رعیت کی اہمیت جہاں طلب ہوگا اور بیشک بعض علماء نے ان کا رد و ان کی انکار اور فرستادہ
 وذمہما وتقیہیہما وعلیہما وقال الشیخ شہاب الدین احمد بن
اور انکے پرستندے اور ان کی مخالفت میں کتابیں لکھی ہیں اور شیخ شہاب الدین احمد بن
 حجر المکی الطیثی ہذا مذہبنا ومذہب المالکیہ واخوین من
کی پیشی کہتا ہے یہ جو چار مذہب اور مالکی علماء کا اور ان کے
 الاثمة ومذہب اکثر علماء الحجاز ومذہب فقہاء المدینۃ
اور حجاز کے اکثر علماء اور مدینہ کے فقہاء کا یہی مذہب ہے
 وقر صنف الشیخ المذکور کتابا فی هذا الشأن وفيہ حدیث من
اور شیخ مذکور نے اس بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں ہے کہ ہر حدیث جسے
 صلی لیلۃ سبع وعشرین من رجب ثنی عشر رکعة و ذکر
رجب کی تالیسویں شب کو بارہ رکعتیں پڑھیں اور ان رکعتوں کی کیفیت
 کیفیتہا ثم اصبح صائما ثم ذکر انہا اللیلۃ الذی یبعث فیہا علیہ
بیان کر رہی ہے پھر صبح کو روزہ رکھا پھر یاد کیا کہ یہ وہ رات ہے کہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم حدیث موضوع ولطرق اخری فیہا زیادۃ
رسلم بعوث ہوئے ہیں یہ حدیث موضوع ہے اور اس میں شک کا اور طریق بھی ہیں کہ ان میں سے
 وفی سندہا متہمان بالکذب فی حدیث رجب ثم راعی
اور انکی سند میں جو غلط ہوئے ہیں وہ شخص جو نام ہیں اور اسی میں یہ حدیث کہ رجب ہمارا مہینہ ہے اور شہان
 شہری ورمضان شہرا متروان رجب شہر مخصوص
ہمارا مہینہ ہے اور رمضان ہمارا ہی مہینہ ہے اس کا مہینہ ہے اور بیشک رجب کا مہینہ مغفرت سے

لہ تعریف
 کہ ان میں سے مالکیہ
 مذہب ہے
 مالکیہ
 مذہب ہے

يسجد ويقول مثل ما قال في المسجد الأول في شهر ربيع الأول وهو يوم الجمعة

سجدہ کر کے اور روجی کیجئے جو پیچھے سجود میں نہیں کیا تھا پھر مسجد کے اندر آکر بیٹھ جاؤ۔

حاجته فان الله لا يبرح سائله قال صاحب جامع الاصول في هذا

انہی کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو روہنیں کر چکا جامع الاموال کا خزانہ بھی چھوڑا۔

الكتاب هو واجبه في كتابه من بين واجبه في واحد من الكتب

حدیث ہے کہ بھڑکے رزمیوں کے کتابچے میں لکھا ہوتا ہے: اور صحت سے بچنے کے لیے کسی کتاب میں

المسئلة والحل مطبوعون فيه انتهى وقد ذكر في كتاب

[illegible]

هذه الأمل في ذكر ليلة الزفاف في ذكره بعد أن أوشقنا القسط الثاني

پیش از این کتاب کا تذکرہ ہوا ہے۔

والنفوس الصالحات الشريفة محمد بن عبد الله بن عبد القادر الجليلي

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

قال جعفر المشائس وكانت له إلى الخفاف إلى آخرها ذم الحكاية

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان - اصفهان - ایران

وذكر ايضا انه نقل عن الشيخين القلايين اعنف الشيخ عبد الوهاب

[illegible]

والشريعة التي اقامها الرب في الدنيا

شیخ عبدالحق صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ وہ درویش تھے اور ان کی شہرہ کا نام تھا کہ شیخ فقیر بن لکھو

الحكمة التي انعم الله بها على نبيه صلى الله عليه وسلم كانت ثلاث واربعين سنة في حياة النبي صلى الله عليه وسلم

روزنامه

والذين الذين في الدين من قبلنا قاتلوا رسولنا وقاتلوا النبيين الذين بعنا في كل قرية
والذين الذين في الدين من قبلنا قاتلوا رسولنا وقاتلوا النبيين الذين بعنا في كل قرية

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ان کے پاس سے ان کے دوستوں نے ان کو بلایا۔ ان کے دوستوں نے ان کو بلایا۔ ان کے دوستوں نے ان کو بلایا۔

سببكم في اليوم الذي رايت المارحة نورا اضاءت به الدنيا

جس میں سے ایک اس کے لئے رات کو اگسا اور دیکھا کہ آسمان سے نواب و شہزاد

وعم اوطار الوجه ودرایت سر از ذوی الاسرار فتنها مانتها

وہاں سے لوگوں کو روک دیا اور ان کے پاس سے ہتھیاروں کی تلاش کر لی۔

فما تحف به اولى بذلك لنسبته الى المشايخ العظام والعلماء الكرام
 پس یہ کہ جسین جاری بحث سے ہوا کہ شیخ ابی ہریرہؓ کی روایت سے
 رحمہم اللہ وقال من سار لهم هذا وقت ذكر صاحب مع الاصول
 خدا انور سے کہے اور کہنے ہوا کہ اگر یہ نہ ہو تو کہہ اور جامع الاصول کے مؤلف سے
 کتابہ حدیثا من کتاب زین مع ان موضوع ذلک کتاب جمع
 ابی کتاب میں ایک حدیث زین کی کتاب میں سے ذکر کی ہو باوجود کہ اس کتاب کا موضوع جمع
 احادیث الکتاب لستہ المسمیة بالصباح المسمیة واذ الیہ
 کتاب کی حدیثیں جمع کر رکھی ہیں جسکو صحاح ستہ کہتے ہیں اور جب مؤلف نے ان کتابوں میں
 هذا الکتاب حدیثا فی ذلک وردہ من کتاب خراسیہ و تکمیل
 کوئی حدیث اس باب کی نہ پائی تو چھو اور کتاب میں سے چھو اور کامل کرنے کے واسطے لایا ہے
 وقال عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صلاة الرغائب
 اور کہا کہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا رگائب کی نماز کا ذکر فرمایا
 وهي اول ليلة جمعة من رجب فصلى فيها بين المغرب والعشاء اثنتي عشرة
 اور پہلی اور غائب رجب کے اول جمعہ کی شب ہوئی پھر مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ
 ركعة بسمت تسليمة كل ركعة بفاتحة الكتاب والقراءة ثلثا
 رکعت چھ سلام سے یعنی دو اور پھر پھر رکعت میں سورہ فاتحہ الکتاب اور تین بار انا للہ
 وقال هو الله احد ثنتي عشرة مرة فاذا فرغ من صلاته قال اللهم
 اور بارہ دفعہ قل هو الله احد پڑھے جب وہ اس نماز سے فارغ ہوئے تو سلام کے بعد الامم الخ
 صل على محمد النبي الای وعلى آله بعد ایسا کہ وہ پڑھتا تھا
 بعد پنج مسجد نبی آتی ہے اور اسکی آیت پڑھتا ہے پھر ایک
 ایسا کہ یہ کہہ دیتا ہے ویقول فی سجدة سبعین قدوس رب الملائكة والروح
 سجدہ کر کے اور اس سجدہ میں سبوح قدوس رب الملائكة والروح پڑھتا ہے
 سبعین مرة ثم يرفع رأسه ويقول رب اغفر لي ولجميع المسلمين
 بارہ کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر کہہ رب اغفر لی وجميع المسلمين پڑھتا ہے اور کہہ ان کتابوں کے مؤلفین کو
 انك انت العلى الاعظم وفي خري الاعز لا كرم سبعين مرة ثم
 بیشک تو بزرگوار اعظم ہے اور اعلیٰ روایت میں اعز اکرم ہے شتر تہ پڑھتا ہے

لا تخل نام
 گردانیدن نام
 علی
 علی
 علی
 علی

صلی اللہ علیہ وسلم ما معنی قولک رجب شہر اللہ قال لانہ منصوص علی
 صلی اللہ علیہ وسلم اس جو کہنے میں رجب اللہ کا بیڑہ ہے اسکا کیا معنی میں فرمایا اسوۃ اللہ کہ یہ جو نہ فقیرت سے
 بالمغفرة الحسنیہ وفيہ لا تغفل عن اول لیلۃ الجمعۃ فی رجب
 قصہ میں آ کر خدیش نہ کہ اور اس حدیث میں کہ رجب میں پہلے سو کی رات سے پہلے درجہ جاتا
 فانہا لیلۃ تسعیہا الملائکۃ السراشب وفيہ ما من احد یصوم یوم
 یوم کہ رجب کی رات ہے کہ فرشتے اسکو غائب کہتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ کوئی جمعہ نہ رات سے
 الخیس فی رجب یصل فیہ ابان العشاء والحق لیلۃ یغفر لیلۃ الخیس
 دن رجب میں روزہ رکھو پھر غروب اور عشاء کے عین عین شب جمعہ کو بارہ رکعت الفل پڑھو
 وساق الحدیث فی صفۃ الصلوۃ قال فیہ علیہ رجب اللہ قال
 اور باقی حدیث نماز کی صفات میں بیان کیا کہ اسکی نماز میں علی بن عبد اللہ بہت اچھا پڑھا
 بن الجوزی اتھمق بہ ونسب الی الکذب وسعت شیئنا یقول
 لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں غیب اور کذاب کی طرف نسبت کو کھینچنا اور اس حدیث سے خارج کہنے سے
 جالہ مجہولون ففتشت عنہم جمیع الکتاب فی ادر فہم زاذل
 اسکا راوی مجہول ہیں پھر میں نے اسکا حال کی تمام کتابوں میں تلاش کی سو وہ لوگوں میں نہیں پایا اور نہ کہا
 عاھولہم شیئا قال کما فطر العراقی فی مالہ قد تساہل الخاف
 شاید یہ لوگ یہ باتیں جو حدیث سے نکالے گئے اپنی مال میں لکھا ہے۔
 بوالفضل فیہم بنو عامر المشاہیر فی ادر فہم زاذل
 محمد بن عامر مالکی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مالکی اور حنفی میں اس حدیث کی کوئی روایت نہیں
 لہم عنہم من اصالیہ ابن عسیر وقلہ انہ عنہم عن شہر رجب عنہم
 بن عسیر بن لا ہے اور ابن عسیر کہہ دیا کہ یہ حدیث مالکی اور حنفی میں نہیں ہے
 نس من ثوبان من صلی المغرب اول لیلۃ من رجب ثم صلی بعدہا
 اس کی حدیث میں ثوبان سے ہے رجب کی پہلی رات نماز فریضہ بڑی پسماندہ اور اسکا بعد میں
 عشرین رکعۃ الحسنیہ واخرۃ وینجز علی الصراط کالذی یخیر
 اس حدیث میں آخر حدیث ہے اور اسکا آخر میں ہے اور صراط پر سستہ بچل کی مانند ہے عذاب
 تساہل لا عذاب رواہ الجوزی فیہ صحاہیل حدیث من
 اس حدیث میں عذاب کا لفظ آج کل سے روایت کیا ہے اور اس میں مجہول راوی ہیں حدیث

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بہ ومنہا ما فیہ ما فیہ من الاصل بہ وما اتصل بہ من الاصل ع

نے اور چھاپے کے کوئی اور متصل جو سے سے روک رہا تھا اور جو اس سے متصل تھا سو اس کا نور چھپا کر چھپا

نورہ فقط بہت ینبع ذلک نور فاذا هو صادر عن الشیخ عبدالقادر

تھا سو یہ اس نور کا چھپنا تھا کہ نور کے ساتھ جلا تھا کہ سے پیدا ہوا تھا

فادیت الکشف عن حقیقۃ فاذا هو نور شہودہ قابل نور قلبہ

پھر چونکہ اس کی حقیقت دریافت کرنی چاہی تو وہ اس کے شہود کا نور صرف اس کے دل کے نور سے متقابل ہو رہا تھا

وتتقاج ہذان النوران وانعکس ضیاءہما علیہما حالہما اتصلت

اور یہ دونوں نور آپس میں ایک دوسرے کو گھومتے تھے اور ان دونوں کی روشنی ایک دوسرے کے چمک رہی تھی اور ان کی حالت

انشعاع المتقادمات من صیغہ جمعہ الی صفت فرقتہ فاشرف بہا

شعاع میں جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے وقت سے کل زمین ٹھیک سو اس سے ساری دنیا روشن

الکون ولم یبق ملک نزل للیلۃ الا تاء وصافی فاسمہ عندہم

ہو رہی تھی اور جو فرشتے اس بات کو نازل ہونے کے سبب آئے اور دعا فرمائی اور اس معاملہ تمام کے نزدیک

الشاہد والمشہود قال فاتیاء وقلنا لہ اصلیت للیلۃ صلیق

اور وہاں مشہور ہے وہ دونوں کہ آپ پھر ہم اور کے پاس آئے اور اپنے پوچھا کیا ہے آج رات کو اس طرح

الغائب فانشد لہم اذا نظرت عینہ وجوہہ جانب ففتاک

اور غائب پڑے تھے تب انہوں نے یہ شعر پڑھا ہے جو وقت میری آنکھ سے جیسوں کی صورتیں دیکھ رہی ہیں پس میری نرا

صاوتی فی لیا الی لغائب وجوہہ اذا ما اسفرت عن جہا لہا

یلتہ اور غائب ہیں کیا ہے پھر سے ہیں جب اپنا جمال ظاہر کر دے گی ہے اس

اضاءت بہ الا کو ان من کل جانب ومن لم یوق لکم لیس فیہ

تو تمام عالم ہر ایک طرف سے روشن ہو جائے اور جس نے جگہ کو چھپا کر رکھا ہے پورا نہیں کیا

فذلک الذی لمریات قط بواجب و ذکر فی تنزیہ الشریعۃ فی

تو وہ شخص وہ ہی کو کہی آئے کوئی واجب نہیں اور کیا اور تنزیہ الشریعہ میں احادیث

الاحادیث الموضوعۃ حدیث انس بن مالک مرفوعا رجب

وحدیث انس بن مالک کے جو مرفوع ہے اور کہ رجب

شہر اللہ شعبان شہری رمضان شہر امتی قیل یا رسول اللہ

اللہ کا چھپنا ہے شعبان ہمارا مہینا ہے رمضان میری امت کا مہینا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ

نورہ فقط بہت ینبع ذلک نور فاذا هو صادر عن الشیخ عبدالقادر
فادیت الکشف عن حقیقۃ فاذا هو نور شہودہ قابل نور قلبہ
وتتقاج ہذان النوران وانعکس ضیاءہما علیہما حالہما اتصلت
انشعاع المتقادمات من صیغہ جمعہ الی صفت فرقتہ فاشرف بہا
الکون ولم یبق ملک نزل للیلۃ الا تاء وصافی فاسمہ عندہم
الشاہد والمشہود قال فاتیاء وقلنا لہ اصلیت للیلۃ صلیق
الغائب فانشد لہم اذا نظرت عینہ وجوہہ جانب ففتاک
صاوتی فی لیا الی لغائب وجوہہ اذا ما اسفرت عن جہا لہا
اضاءت بہ الا کو ان من کل جانب ومن لم یوق لکم لیس فیہ
فذلک الذی لمریات قط بواجب و ذکر فی تنزیہ الشریعۃ فی
الاحادیث الموضوعۃ حدیث انس بن مالک مرفوعا رجب
شہر اللہ شعبان شہری رمضان شہر امتی قیل یا رسول اللہ

صائم یوم ما من رجب و صلی فیہ اربع رکعات یقر فی اول رکعة مائة
 حصے رجب میں ایک سو روزہ رکھا اور اس میں چار رکعت افضل تر ہیں کہ اول رکعت میں
 مائة آية الكرسي فی الركعة الثانية مائة مرة قل هو الله لم یح
 آیت الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں قل هو الله احد سو بار پڑھے وہ جب تک کہ
 حذیر بن مقبلہ من الجحیة قال بن الجوزی فیہ مجاہیل و مترون
 ابو شنگاہ جنت میں سے فوراً نکال دے نہیں دیا گیا ابن الجوزی کہتا ہے کہ ابن الجوزی اور مترون کی راوی ابن
 یحییٰ من صلی لیلۃ سبع و عشرين من رجب ثنتی عشرة رکعة
 حدیث ہے کہ رجب کی سترائیسویں شب میں ایک رکعت پڑھیں
 یقر فی کل رکعة منہا فاتحة الكتاب سورة فاذا فرغ من صلوات
 کہ ہر ایک رکعت میں فاتحہ کتاب اور سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر پڑھے اقل چھ بار
 قرع فاتحة الكتاب سبع مرات و هو جالس ثم یقول سبحان الله
 تو بیٹھ کر سات بار فاتحہ کتاب پڑھے پھر چار بار سبحان اللہ پڑھے
 والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر و لا حول ولا قوة الا بالله
 سبحان اللہ تو تین بار الحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر و لا حول ولا قوة الا بالله پڑھے
 العمل الا ظلم اربع مرات ثم اجبر صائما حط الله عنه ذنوبه ستین
 اگرچہ وہ روزہ نہ پڑھے پھر بھی اگرچہ روزہ نہ پڑھے تو اس سے سات گنا برکت کا ثواب دے گا
 و هي اليلة التي يغفل فيها عن الصلاة و الصوم و هذا الحان
 خود گناہ اور یہ دو رات ہیں جن میں اللہ صلی علیہ وسلم کو بھول جاتا ہے اور صوم کو بھول جاتا ہے اس حدیث کو
 عن ابن حجر بن عساکر بن عمار بن الجوزی و لا یوجد فیہا فعله
 ابن حجر بن عساکر ابن الجوزی کے ساتھ روایت میں داخل بنا ہے کہ ان دونوں روایات میں سے ایک صحیح ہے
 فی بعض النسخ دون بعض قال کما فی ابن حجر و روي عن
 کسی نسخہ میں ہے کہ اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں اور یہ روایت
 حدیث انس مرفوعاً فی رجب لیلۃ یکتب للعامل فیہا حسنات
 حدیث کی مرفوعہ روایت ہے کہ رجب میں ایک رات جو کس نے صوم کیا تو اس کے واسطے سو برکت
 مائة سنة و ذاك لثلاث بقین من رجب فمن صلی ثنتی عشرة
 کہ سات گنا کیے جائیں اور یہ رات رجب کی سترائیسویں رات ہے سوچو کہ ایک بار وہ رکعت پڑھے

ذکر فضیلت
 رجب
 و صلی فیہ
 اربع رکعات
 یقر فی اول
 رکعة مائة
 آية الكرسي
 فی الركعة
 الثانية مائة
 مرة قل هو الله
 لم یح

التي تلحق الاضواء والمراد بهذا المعنى الاول

في قوله تعالى انما شهر رمضان شهر مبارك

شهر شعبان

او شعبان

في القاء شهر شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

من شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

شهر شعبان شهر محرف والجمع شعبانات شعبان

شعبان

والصوم والصلوة ولسميت بيوم الاستفتاح وسميت بحرم روضة والده اعلم

اور تاجر حج بن دور و دور کہتے ہیں اور اس تاریخ کو ہم حج اور مسافران اور حرم و روضہ کو بکھیر دیتے ہیں اور پادشاہ اعلم

وهما كان ابتداء الاسلام ثم سمي على قول الجوهري العتيرة بفتح العين المهملة

اور وہ جہاندار اسلام میں پہلی تھا میر جہان کے قول کے بموجب سراج ہو گیا معتبر ہے جن قول کے زبر

وكسرا المشاة الفوقانية على وزن الكرية والعتيرة شاة تاجرة في رجب

اور تاجر دور و دور فو قال کے کسرہ سے کہ کر کے وزن پر اور معتبر ہو کر ہوئی تیرہ اور رجب میں خرچ کرتے ہیں

وكان أصل الإسلام ثم سمي ونقل الطبري ان ابن سيرين كان يسمي بفتح العين

اور میر جہاندار اسلام میں تھا پھر نسخ ہو گیا اقصی نقل کرتا ہے کہ ابن سیرین اور رجب میں معتبر خرچ کیا

في رجب وهذا يشعربان المنسوخ وجوهما والله اعلم واخرج البخاري

اور بخاری اس سے اس سے اس سے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ رجب منسوخ ہو گیا اور اللہ اعلم اور بخاری اور مسلم

وهو مسلم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فطر ولا

فطر کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہہ رہے ہیں کہ فطر نہ کرنا ہے اور نہ فطر ہے اور نہ

عتيرة قال الرازي الفرع اول نتائج كان يسمي لهم وكانوا يسمونه

میر جہان راوی کہتے ہیں کہ فرع اولیٰ کا پہلا پھر جو اس کے کان پیدا ہوتا تھا وہ کھنکھوہ کہتے ہیں بڑے کھنکھوہ پر

لطان عتيرهم والعتيرة في رجب في حديث الترمذي والبيهقي

فخر کیا کرتے ہیں اور میر جہان میں خرچ کرتے ہیں اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور

والنسائي وابن ماجة اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة

ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ پر آئے تھے

فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل من بيت في كل عام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ اسے صاحبو ایسے ملک پر ایک اور بیت ہر عید سال

اضحية وعتيرة هل تدثرن ما العتيرة في القلتين منها الرحبية

تربانی اور عید و عتیرہ ہے تم جانتے بھی ہو عید کیا ہوتا ہے عتیرہ اور ان کے جملہ رجب کے

قال الترمذي وهذا حديث غريب ضعيف لا سناد وقال

ترمذی کہتا ہے اور یہ حدیث غریب ہے اسناد میں ضعیف ہے اور ابو داؤد

ابوداؤد والعتيرة منسوخة وقد جاءت العتيرة فعند النبي

کتب ہے عتیرہ نسخ ہے اور کبھی عتیرہ اس فیجہ کو بھی کہتے ہیں

الحق اول قول
تاجر دور و دور
الطبري
ابن سيرين
الرازي
الفرع
اول نتائج
كان يسمي
لهم
كانوا يسمونه
لطان
عتيرهم
والعتيرة
في رجب
في حديث
الترمذي
والبيهقي
ابن ماجة
اتى رسول
الله صلى
الله عليه
وسلم
بعرفة
فسمعته
يقول
يا ايها
الناس
ان على
كل من
بيت في
كل عام
اضحية
وعتيرة
هل تدثرن
ما العتيرة
في القلتين
منها
الرحبية

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اذ دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب
 صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آگیا تو یہ کہہ کرے اے الہی ہمارے واسطے رجب اور شعبان میں
 وشعبان وبلغنا رمضان رواه ابن عساکر وابن الجارود وعنه عایشہ
 برکت ہے اور رجب و شعبان میں پہنچا ہے اسکا بن عساکر اور ابن الجارود نے روایت کیا ہے اور عایشہ رضی اللہ عنہا
 عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی
 سے روایت ہے کہ کوئی تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے پہلے شعبان
 نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ
 ہم کہتے تھے کہ اب فہار نہیں کریں گے اور بھی فہار کیا جائے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ اب نہ تو میں کہنے اور رسول اللہ صلی
 صلی اللہ علیہ وسلم استكمل صیام شهر رجب الا رمضان وما رایتہ
 علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ جب شہر رمضان کے کسی چھپنے کے روزے رکھے ہوں اور میں حضرت کوئی
 فی شہر اکثر منہ صیاماً فی شہر شعبان فی رواية عن الحسن
 کہ کسی چھپنے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہوں اور ایک روایت میں ابو سلمہ سے روایت ہے
 قال سالت عائشة عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
 کہ عائشہ کہنے لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا حال پہنچا سوا کھوں نے کہا
 کان یصوم شعبان الا قليلاً وخرج الاول البجاری ومسلم واما
 کہ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر کچھ کم بھی فہار کرتے تھے پہلے روایت بخاری اور مسلم اور ابو داؤد
 وابوداؤد وخرج الثانية مسلم والنسائی وفي رواية الترمذی
 نے تھل کی ہے اور دوسری روایت مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں ہے
 قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر اکثر صیاماً منہ فی شعبان
 کہنا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھپنے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا شہر
 کان یصوم الا قليلاً بل کان یصومہ کلاً وفي اخرى لابی داؤد
 روزے ہی کہتے تھے مگر کچھ کم بھی چھڑتے تھے بلکہ سارے چھڑتے روزے رکھتے تھے لہذا ابو داؤد کی ایک روایت
 قالت کان احب لشہور الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے رکھنے کے واسطے محبوب تر شہر شعبان کا چھڑنا
 شعبان ثم یصلہ برب رمضان وخرج النسائی ابی داؤد
 کہتے تھے اسکو رمضان سے غار دیتے تھے اور نسائی نے بھی حنفی کی روایت

(۱۶)

لے ہر روز تک
 کون ۳۳
 شیخ احمد بن حنبل
 بنی سائبہ
 بنی سائبہ
 بنی سائبہ

(۱۷)

(۱۸)

بن نجیہ و عنہا قالت لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قمر

اکثر صیاما من فی شعبان لانه تفسر ارجح الامیاء فی الاموات

حق ان السرجی تزرق وقل قمر اسیمہ فیہ زکوت وان السرجی

لیمر وقل قمر اسیمہ فیہ زکوت و عنہما ان الذی صیام اللہ علیہ

یکان یسوی شعبان کما فی سالت قال زلیخہ بکتہ فی کل نفس

میتة ذلک الذی سالت فاحصان یراتیق اجل وانا صائم لانی یاتین

تسکتا ان حبل وفتیہ ان تسکتا بجله انا کانت

فی زمر وعبادہ با یسری الی الکوثر و یسری الی الملوک و یسری

جان ایل الی الشیخ احدث الی ذی قال الشیخ ذی الی الی الی

الکلمی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی

الکلمی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی

الکلمی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی

الکلمی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی الی

کتابہ علیہ السلام
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بومضان وعزاساماء قال قلت يا رسول الله لمارك نفع ومزمن
علاوہ چنے اور اساماء سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عیب سے

الشوم وما تصوم من شعبان قال ذال شهر يغفل الناس عنه بين رجب
نہیں دیکھتا کہ اسے صوم کرنے پر غفلت ہے شعبان میں فرما لیا ہے کہ اس سے لوگ غافل ہیں رجب اور

ورمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فأحب ان
رمضان کے چھ مہینوں اور ہر دو مہینہ ہے کہ ان میں اعمال رب العالمین کے سامنے پیش ہو سکتے ہیں اور ان میں سے

يرفع عمالي انا صائم انخرجه النساء الى حاديت من غيرهما من الكتب
سیر علی ایسے وقت پیش ہو کہ میں نہ صوم کروں تو اسے نقل کیا ہے کہ حدیثیں اور کتب کی معارف صحاح سند سے

وفيه احاديث جامع الكبير واما حديث ذكرها الشيخ الزمخشري
اور ان میں حدیثیں جامع الکبیر کی ہیں اور وہ حدیثیں جو شیخ الزمخشری نے جمع کیں

بالله ابو الحسن البكري رحمه الله عليه شعبان بين رجب وشهر
ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ شعبان جو رجب اور ماہ رمضان

رمضان يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فأحب ان يرفع
کے مہینے میں جو میں سے لوگ غفلت کر سکتے ہیں اس مہینہ میں جو کچھ اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند آتے ہیں

علي لا وانما صائم رواه البيهقي في شعبان لا يان وعنه طبراني
ایسے حال میں پیش ہو کہ میں نہ صوم کروں تو اسے نقل کیا ہے کہ شعبان میں صوم کرنے سے

قال لم يكن رسول الله عليه السلام في شهر رجب صائما منه
کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان میں نہ صوم کیا تھا نہ رجب میں نہ رمضان میں

في شعبان وذلك ان النبي صلى الله عليه وآله من يموت في السنة فانه
شعبان میں نہ صوم کرتے تھے اور یہ اس لیے کہ اس مہینہ میں ہر سال ایک شخص مر جاتا ہے اور اس شخص کی

شعبان شهرى ورمضان شهر ابراهيم رواه الديلمي في مسند الفردوس
شعبان مہینہ ہے اور رمضان مہینہ ہے ابراہیم کے اور اسے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے

عن عائشة عن ان امرأة ذكرت لها انها تصوم رجب فقالت ان كنت
عائشہ سے روایت ہے کہ کسی عورت نے کہا کہ میں نے رجب میں صوم کیا ہے تو اس نے کہا کہ اگر

صائمة شهر الا اعماله فعلم ان لشعبان فانه فيه الفضل واه
کسی مہینہ میں نہ صوم کرے تو اسے معلوم ہے کہ شعبان کو لازم کر کے صوم کرے کہ اس میں فضیلت ہے اس کو ان مہینوں پر

طہ ابن حنبل
بخاری
مسند
ابو داؤد
ترمذی
ابن ماجہ
نہایت زمان
آمال

المقالة الثانية فيها ورد في فضل ليلة النصف من شعبان

عَاوِثُ فِي قَوْلِ اللَّهِ سَجَانًا فِيهِ يُبْقِيهِ كُلُّ مَرَكِيمٍ قَالَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ

وایت خود اس است که در این کتاب آمده است و این کتاب در کتابخانه

ساعتی سال کلاصا یک - یکا سحر اور زمره ای کانی - نو سحری لکھنؤ و برائے هنر و ادب کوئی چاہے

ولایہ مصر احمد شاہ ابن خورشید ابو سعید و ابن بختیار و دودھ شیریں

الذي ن ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون من

لما انصرف من شهابان وعزالقاسم بن محمد بن الحسين بن علي بن الحسين

جلد دومین شب سے ہونا ہے اور قاسم بن احمد بن ابی بکر صدیقؓ ایچ باب

بسم الله الرحمن الرحيم

عليه وسلم قال ينزل الله تعالى في السماء الزبانية إلى النصف

منه جيان فينغمه كن سى الامم ام مشرك او فى قلعه شينما

تجربہ فرماستہ میں برتنیں گہرا اگر غصہ یا ہم اگر شخص سسرک تو ایسی کہ دل میں کہو در او سستہ ہو

اسکو پہنچنے سے روکا ہوتا تھا اور علی کو کہتے تھے: (یہ) فیصلہ اور علی کے سپرد ہے۔ روایت کو نے جو عجیب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آية في كتابه

الله ينزل فم بالفرح وبالشمس الى اسماء الدنيا فيقول

اور دفائی میں استکان سے کچھ غروب ہوتے ہی سسپار و نیاک طرز ازول فرمایا جو کچھ کہتا ہے

کرمی مغفرت مانگئے والا ہے کہ اسکو بخش دیں کہ وہی رزق کا خلیفہ ہے کہ اسکو رزق دیں کہ وہی

والعربة الحينو النهدي أو د اغفر من دعاك فلهذه الليلة أو استغفرك فيمها وفيه
أمر غير المنور هذا هو الذي ورد في كتابي النجوى من أن لا تكلم أحدا من خلق الله تعالى ولا

کہو جان کی ہر دھڑکن میں شب اور امنوں میں بھی نصیحتیں ہیں۔ حق پر ہے۔ حدیث سے جنگ الہی

تعالیٰ لیلۃ النصف من شعبان فیہ یخلق اللہ ملائکۃ و یغفر

آسمانی خیانت کی ہر دھڑکن میں شب کو ظہور و سربلندی آتا ہے۔ پھر تمام مفلکتوں کو جو خدا تبارہی ہجر سنگباری کیلئے رکھے

رواه ابن ماجه عن أبي هريره مزيلة وسلسلة القلب افضل مزيلة الذهب

اسکو ابن ماجہ نے ابو موسیٰ سے روایت کیا کیلئے اللہ کے لئے ہر کوئی رات تعجب ان کی پندہوں کی سبب سے

و انصاف و عین سبوح اسمعین الله تعالی سماء و دنیای خرد و ازل و احوال و بیرون نام بدون او گشت تا به هر چه که او بکند و در

اوقاطهم رحموا و اسعوا في نفعهم و اعطوا من رزقهم و اجعلوا لهم من رزقهم

من قديمها أفندي خواجه ملا محمد باقر الكاشغري (رواه الشيخ عزمه)

خود فرما ہے ہر قوم خلافت کو پسند کرتا ہے۔ پھر سرکارِ اربعہ اور کتبہ در کتبہ اور کوئی جہاں سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قوله أفوتك السنة والاربعين

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
وذكر في كتابه العزيز ان من اصابته الحمى فليست له حيلة الا ان يشرب ماء بارد

منه في هذه الايام انما الامر في كسب رزقها الحلال وفي ايمانه الشريعة

کرمائیں، جلیں اور رزق لکھی جاتی ہیں اور کچھ مادی لکھو جائے ہیں اور عرفی سب کے لیے ہی ایک کتاب ہے جس کے

الحال ان سید بریل کا ایک اہل تصوف اور سنی عالم تھا۔

عقبا من الناس بعد الله غم كغم اليه وعندي شيء قال

دودھ سے آرا دیکھ کر جوہر بہت ہنس دیا۔ ہاتھوں ہاتھ کی گڑبڑ کی پہچان کر رہی تھی جو عامتہً کیا ہے اور غافل سے تو جتنے بھی چاہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سزا دینے پر فرج ہوا اور مشرک و اہل البیہ بھی عن عثمان بن العاص روئے عن کعب بن عاص

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وَيَقُولُ الزَّالِمُ لَوْلَا أَنِّي مَلَاحِظٌ مِّمَّنْ لَبِثْتُ أَعْمَى

ولیا الیہما وعن اوسراق الشیخ وزنة الجبال عن سوالی عن عظمه بن

اذا كان اول ليلة من شعبان فبينما الناس في كل من يقبض روحه في ذلك

السنة المثلثة من العام المقبل ان الرجل يملك النساء ويولد له اولاد

و دیگر در نظام و غیر مالیه اسمی فی الاجیاء و راه این زنجیره نشانی

الافاظ والقاصم الشين والشين بالهمزة والواو والياء

بعضه والذين آمنوا منكم في الدين والذين آمنوا منكم في الدين والذين آمنوا منكم في الدين

وَقَالَ نَهَيْتُمْنِي أَنْ أُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِي وَلَئِنْ قُلْتُمْ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقُولُوا بِالْحَقِّ وَتَعَالَى عَنِ الْمُشْرِكِينَ

العداوة قال لا فرأى اراد بالمشايخ فنهض صاحب بذر علم فارادى
 عداوتى اورا عى كوتباى

وقال الطبيب الشيخاء العداوة والغلو الحقد ولعل المراد ما يقسم به

المسلمين من انفسهم الامانة لا للدين كانه يستحق قلبه لغضائه و...

عن الخیرین فی شجنتا السفینة ملا تھا اور القاموس عشر اخذ واحد من عشر
 میں عشر یعنی دس جو شجنتا سفینہ یعنی جہنم کو کر دیا اور قاموس میں جو عشر یعنی دس میں سے ایک کے لیے
 عشر ہم اخذ عشر اموالهم والعشارة ارضه وقال فی النہایة عشر ماله عشر
 اور عشر ہم یعنی ایک دس سے دس والی عدد لے لیا اور عشر ارضہ لکھنے والا انہما میں سے کسی ایک کے عشرت ماله اور عشرتہ
 فانما عشر معشر عشرا اذا اخذت عشره وفي الحديث ان لقيتم عاشر
 فانما عشر اور عشر رجب یعنی ہر گز نہ اسکا دسواں سے پہلے اور حدیث میں ہے اگر تم عاشر کو پاؤ تو
 فاقتلوه ای ان وجدتم من یاخذ العشر علی عدة الجاهلیة مقیماً علی دینہ
 چھوڑ دیا اور یہی اگر تم ایسے کو پاؤ جو دسواں حصہ کفار جاہلیت کی عادت پر اپنے دین پر قائم رہ کر ہو سے
 فاقتلوه لکفره او لاستحلاله انکا انفسہ او اخذ مستحلالا لہ تارکاً لفضل
 میں اسکو کفر کے سبب سے مار دیا اور اس سے کفر کو حلال بنانا یا اگر وہ مسلمان ہو اور حلال چھوڑ دے اس کے حکم کو ترک
 اللہ رب العرش لا من یاخذ علی فرض اللہ کیف قد عشر جماعة للنہی صلی اللہ
 کے کہ وہ جائیداد حصہ ہی لے کر دے اور دس کے حکم کے موافق دینا ہی چاہیے نہ کہ اس سے مال لے کر دے اور علیہ السلام
 علیہ وسلم وللخلفاء بعده وھی عشر لا ضافة ما یاخذ الی العشر کریم لخص
 کے واسطے اور ان کے بعد خلفائے اس کے عشر لکھا گیا ہے اور عشر ہو اس کے نام ہو گیا جو مال پر لیا جائے چھوڑ کر دے یا نہ دے
 او لخص فی کفہ کا ہوا یاخذ العشر ہمیعاً فیما اسقته السماء وعشر اموال
 یا لخص ہم کریم کریم کا لاکھ دہ پورا عشر نہیں سے لیتا ہے جو کھانا کا سیراب کیا ہوا اور دس ہونا کے
 اهل الذمة فی التجارات انتی وقال الطیبی لا لسا حرا وعشر استثنی
 ہوا اگر کسی مال کا عشر لے کر ہے انتی دو طیبی کہتا ہے تجددیتا ہے بخرا دو گز اور عشر کے بعد دو گز
 تشدید علیہما وانما کالأسین من حمتہ والعریف هو العراف
 تشدد کے واسطے مستثنی ہونے ہیں اور گویا ہم دونوں کی حمت سے دس میں جن اور عریف عراف ہی ہوتا ہے
 والمراد ہرنا المنجم والتشکید علی علم الغیب فی الحديث من اتی عرافا
 اور منجم منجم مراد ہے یا وہ شخص جو غیب ماضی کا دعویٰ کرے اور حدیث میں جو شخص عراف یا کاہن
 اوکا ہن کاذا فی النہایة وقال الطیبی هو قسم من الکہان یستدل علی
 سے ہو چھ بہتہا میں سے اور طیبی کہتا ہے جو عراف کاہن کی ایک قسم ہے جو جو کسی کلمہ کی
 معشر المسروق والضالة بکلامه او فعل او حالہ واکاھن مخبر عن
 اور گم ہوئی چیز کی بھان پر کلام سے یا فعل سے یا حال سے ہند لائی گیا کہ کسی اور کاہن کی جو حقیقت حال کو

فی خوف الیل فقدته فأخذ لمّا یاخذ النساء من الخیرة فقلقت من ط
 کزری کو بیٹھے نظر نہ کر سکا۔ بایا سو لہو کو وہ رشک پا جو صورتوں کو ایک کٹھن چسپ سے اٹنی جا ورا دے نہ سکی
 فقلبتہ فی حجر نسائه فلم يجدہ فأتصرفت لی حجرتی فأذا انساہ کالموت
 برستے ہو گئے اور پیسوں کے مجھوں میں ڈھونڈنا تو وہ پا کر میں اپنے حجر میں بدل کر لائی وہ مجھوں کو تو ران پر پیسے کی طرح
 الساقط وهو یقول فی مدحہ بنی الب نجا ووسود وامنیک وادی
 بڑا مول اور سجدہ میں میں یہ کہہ رہا ہوں میں نے یہ خیال اور دل سے لے لیا کہ سو گندہ کیا تو تیرے عباد پر بڑوں کی بات لایا
 فہذا یدک وواجبت ہا علی نفسی یا عظیم برحمتی اکمل عظیم اعظم الذنب
 تو یہ میرا اللہ ہے جو مجھے اپنے رحمت کی برکت سے اسے عظمت والے پر عظمت کی امید گاہ سے گتہ
 العظیم من وجہ الذی خلقہ وصورہ وخلق منہ وصورہ ثم رفع
 جس سے میری پیشانی نے ہو سکے کہ میری جبین پر کیا اور جو ستارے اور آسمان کے پھر حضرت علیؑ نے ان سے
 راسہ ثم عاد ساجدا فقال اعوذ برضاک من مضطک واعوذ بعفونک
 آٹھ بار سجدہ کیا اور پھر دعا مانگی تیرے فضل سے تیری رضا سے مدد کی کہ تیرا عذاب سے
 من عقابک واعوذ بک منک انت کما اثبتت من نفسک اقول کما قال
 تیرے درگزر کی یاد میں آنا ہوں اور مجھے تیری ہی بناؤ مانگتا ہوں وہ کیا ہی ہو جس سے تو راہی نہ آگے نہ آگیا نہ ہو کہ میری
 انخداف و فاعفر وجہ فی التراب لیسیدک وحوالہ ان لیسیدک ثم رفع راسہ
 روئے کر کے کہ اسے پس میں اپنا چہرہ اپنے مولائے کے واسطے خاک پر گڑنا ہوا اور اس کے سر پر گڑنا میری ہمت پر گڑ کر میری ہمت پر گڑ کر
 فقال اللهم ان فی قلبی اتقیاء من الشر اتقیاء لا فاجرا ولا متقیاء لا نصیر
 پھر کہا اے میری جگہ دل پر میرا گناہ شرک سے صاف دھار دے کہ
 ورجل معی الخبیلة ولتقرع عقال فقال ما هذه النفس باختر افاجر
 اور میرے ساتھ خبیثہ میں داخل ہوئے اور مجھ کو سائنس پر رہا میں نے فرمایا اے میرے ماس میں جو لہو سے حال میں کیا
 فطفق عیسٰی بیدہ علی رکتی وبقول ویس ہاتین الرکتین مالقیینا
 میں حضرت نے اپنے آئینہ کے ساتھ دوا کا شرع کیا اور میرے کہنے کے لئے اپنے ہاتھ پر دو لون لگائے کہ تو کس لئے ہیں
 هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان یزک الله فیہا الی السماء الدنیا
 یہ رات شعبان کی نصف رہوں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سارا دنیا کی طرف قبول فرماتا ہے
 فیغفر لعبادہ الاملشک اولمشا حن روا البیہقی قال الشیخ الامام
 میں نے اپنے بندوں کو بخش دیا ہے مگر شرک اور کفر پر نہیں اس کو یہ حق ہے کہ وہ اہل بیت کے شیخ امام

عندہ من رفقہ
 بچوں میں سے رفقہ
 مردانہ لہو کے لئے
 سو گندہ لہو کے لئے
 پیسوں کے لئے
 خیال کے لئے
 امید گاہ کے لئے
 راسہ کے لئے
 عذاب کے لئے
 کما قال
 تیرے درگزر کی یاد میں
 انخداف و فاعفر
 روئے کر کے
 فقال اللهم
 پھر کہا
 ورجل معی
 اور میرے ساتھ
 فطفق عیسٰی
 میں حضرت نے
 هذه اللیلة
 یہ رات
 فیغفر لعبادہ
 میں نے اپنے بندوں کو

من شعبان یقر فی کل کتبت فیما تحت الکتاب قل هو الله احد عشر مرات
را۔ نہ پڑھیں ہر ایک کتبت میں دو بار نامہ اور کیا رہ گیا رہا نقل ہوا بعد ازاں پڑھے
 انکس الی آخره ویا موالکاتبیزان کتبتوا علی عبدک سبیتہ واکتوالہ
اکثر حدیث ہے۔ اور کیا کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ کے کئی و کئی کتبتوں اور کتبتوں سے
 منکس الی ان یحول علیہ الحول من صلی هذه الصلوة فالرب یجعل
جب تک یہ سال گزر جائے گھڑے ہوئے اور کوئی یہ منہ از پڑھتا ہے تو پروردگار اُسکے واسطے
 فیہ دینا من عبادہ تانک الیلۃ قال بن الجوزی فیہ یجاہل وضعف احسن
نہیں رات کے عام دن میں حضرت کریمؐ کی جیسے ابن جوزی کہتا ہے کہ سب سے اسی جہول اور ضعیف ترین حدیث
 من قر الیلۃ النصف من شعبان الف مرتۃ قل هو الله احد فی صلات رکعت
پڑھے شعبان کی پندرہویں شب کو ہزار بار قل ہوا بعد احد سو رکعت میں پڑھے تو
 ثم یخرج من الدنیا حیث یبعث الله علیہ ثم نامہ مائۃ ثلاثون نیشتر
و دنیا سے نہیں نکلیگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس پر خواب میں سو نیشتر بھیجے گا تیس فرشتے تو کھجوت کا
 بالجمۃ وثلاثون یوسون من النار ثلاثون یصعدون من النخیل و عشرۃ
فرشتے اور تیس فرشتے آگ سے بچا دیں اور تیس آسکو خلا سے بچا دیں گے اور دس
 یکنون من عاتقہ قال بن الجوزی فیہ یجاہل وضعف احسن حدیث
ایک حدیثوں کو جھٹلا دینگے ابن جوزی کہتا ہے اس میں جہول اور بڑا نام راوی ہیں حدیث
 علی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیلۃ النصف من شعبان قام فی صلی
علی اسے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرہویں شب کو کچھ کوا بچے اور چوہ
 اربع عشر رکعت اربعین وامنارہ مظلمہ وقال الیم فی لشیبہ ان یکن
رکعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اسکی سہناؤنا معلوم ہے اور یہی کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
 موضوعات من البیع الشنیعۃ ما تعارف الناس اکثر الی اللہ
حدیث میں مذکور ہے اور بدعت شنیع سے بچے جو ہندوستان کے اکثر شہروں میں لوگوں سے
 من انقاد السجہ ووضعہا علی البیت والجل ان وفاقہم بذلک
رواج دے رکھا ہے روشنی کرنا اور گھروں پر اور دروازوں پر چاٹ جانے اور ان کو ٹھکانا
 ولحقہم اللہ واللہ بالذکر وخرق الکبریت فانہما لا اصل
اور کتبتوں کے لیے اللہ کو سب سے پہلے اور کتبتوں کے لیے اللہ کو سب سے پہلے

صلوات و تقیہ
 کہہ دینی کہوں
 رحمت

ات

کے لیے اور کتبتوں

بعض السلف في هذا من غير عبد العزيز يصلون احد عشر ركعة قصدا
خرق عبد العزيز کے بعد میں کیا رکعت پڑھا کر سنے بقیہ اس غرض سے کہ

للتسنية رسول الله صلى الله عليه وسلم والائمة استقر عليها امر واشتهر من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاہد ہوا ہے اور وہ گنتی چور عشرہ گنتی ہے

الصحابة والتابعين ومن بعدهم هو العشرون ورواها
مساجد اور تابعین سے اور ان کے بعد کے لوگوں نے مشہور کیا آٹھ سو بیس کہتے ہیں چار روایتیں

ثلاث وعشرون فليحبها الوتر معها وقال مالك روى عن الشافعي ايضا
کوڑا و تریستل رکعت ہیں سو و تر کوڑا و تر کے ساتھ لا سالیہ او الکتب گنتی ہیں اور شافعی نے بھی روایت کی ہے کہ تراویح

اذا كنت تلتون او تسعون وتلون من الوتر فهو عمل اهل المدينة خاصة قالوا
مع وتر چتریس یا آٹھ سو بیس یا سو بیس خاص مدینہ والوں کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ

سبب ان اهل مكة يطوفون بالبیت سبعاً ويصلون ركعتي
اسکا سبب ہے کہ مکہ والے کعبہ کے سات طواف کرتے ہیں اور طواف کے دو دو رکعت ہر دو تراویح کی پڑھیں

الطواف بين كل ترين وخمسين اهل المدينة لما بعدوا من ادراك هذه
پڑھنے کے بعد ہر دو کے بعد کہیں فضیلت کے حاصل کرتے ہیں اور چتریں

الفضيلة صلوا بهذا اربع ركعات ليتموها الست عشرة والستين
تراویح کے لئے ان کے پچیس ہر رکعت پڑھنے شروع کر دیں اور اٹھارہ نام ست عشر رکعت پڑھیں اور ان کی

عادتهم على ذلك الى الان وقد يروى ذلك عن عمر وعلي رضي الله عنهما
عادت انہوں نے اس پر چل آئی ہے اور انہی ہی روایت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی آئی ہے

لكنه غير مشهور عنهما فان صلى غيرهم ايضا لا بأس وليست وفي الاما
پر ان کے مشہور نہیں ہے لیکن ان کے سوا کوئی اور بھی پڑھ سکے تو کیا ہر ہے اور اس میں امام و غیرہ

وغيره وينبغي ان يصلوا افراد لان التفضل بالجماعة في غير التراويح
سبب بارہ ہیں اور غیر ہم ہے کہ الگ الگ پڑھیں ہوا ہے کہ سو اسے تراویح اور فاضل جماعت سے

مكروه عندنا لكن اهل المدينة يصلونها بالجماعة والتفضل بالجماعة
پاکیزہ نزدیکی کر دہ ہیں لیکن مدینہ والے ان کو جماعت سے پڑھتے ہیں اور تفضیل جماعت سے

لا يكره عندهم قال الشيخ قاسم الحنفی من متاخری علماء مصر التفضل
ان کے نزدیک کر دہ نہیں ہیں اور شیخ قاسم حنفی مصر کے شافعی علماء میں سے کہتا ہے کہ تفضیل

طواف بین كل ترین و خمسن
 اهل المدينة لما بعدوا من ادراك هذه
 الفضية صلوا بهذا اربع ركعات
 ليتموها الست عشرة والستين
 عادتهم على ذلك الى الان
 وقد يروى ذلك عن عمر وعلي
 رضي الله عنهما
 لكنه غير مشهور عنهما
 فان صلى غيرهم ايضا لا بأس
 وليست وفي الاما
 وغيره وينبغي ان يصلوا افراد
 لان التفضل بالجماعة في غير
 التراويح مكروه عندنا
 لكن اهل المدينة يصلونها
 بالجماعة والتفضل بالجماعة
 لا يكره عندهم قال الشيخ قاسم
 الحنفی من متاخری علماء مصر
 التفضل

بین البروجین علی ما تعارف بذكر حفظ هذه الزمان من تطويل القراءة
اس میں رواج کے موافق جو اس زمانہ کے حافظوں میں تراویح کی قراءت بہت دراز ہوتی ہے

فی التراویح مع شعب علی المصالح ان یکنان یقضی الیہ لیلہ هذا
آشکار کرنا تراویح پر دشوار ہوتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ ساری رات ہی میں گزر جائے اور اس سے

یظہران تطویل القراءة غیر مستحسن استلزام قرات هذا العمل المستحب
ظاہر ہوتا ہے کہ تسبیحات کی طوالت بھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس عمل کا فائدہ ہوجائے عمل مستحب

المتوارث من السلف بان یبغی عایة الاعتدال فی القراءة کما تیسر التراویح
سلف سے بطور وراثت کے چلا آئے ہوں لازم آتا ہے کہ قرات میں میانہ روی کی رعایت میں قراءت آسان ہو جائے

وسیأت حکم القراءة فی التراویح ولو استراح مقلدہا راجع رعایت بقراءة
سزاوارت میں اور تراویح میں قرات کا حکم قریب آتا ہے اور اگر بہت دراز چار رکعت کے قرات دیکھتے ہیں

معتدلة وزقل فاصلة الترویحة لکفی انشاء الله وترجو من الله القبول
وشرحت کہ اس قدر میں بھی دیر میں تراویح پڑھنا ہو تو انشاء اللہ کافی ہے اور اس سے قبولیت کی امید ہے

الفصل الثالث فی نية التراویح وانی التراویح
تیسری فصل تراویح کی نیت میں پس اگر تراویح کی یاد دہانی

الوقت وقيام الليل فی رمضان جائز ان نوى صلاوة مطلقة (نوی
سنت کے بارے میں نیت نام میں کی نیت کرے کہ تراویح اور اگر مطلق نماز کی نیت کرے یا مریض

تطوعا فحسب اختلاف المشایخ فیہ حسب اختلافهم فی داء السنن الروا
مطلوع کی نیت کرے تو ان میں مشایخ کا وہی اختلاف ہے جو سنتی روایات کے احوال میں اختلاف کر سکتے ہیں

ذكر بعض المتقدمین ان الاصل ان لا یجوز لای سنة والسنة لا تنادى
بعض متقدمین یہ ذکر کرتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ جائز نہیں کہ تراویح سنتی اور سنت فاعلم

بنية التطوع وبنية مطلقة الصلوة كما روی الحسن عن ابی حنيفة
کی نیت سے اس مطلق نماز کی نیت ہے اور انہیں ہر میں چاہے صحت ہو یا نہ ہو وہ رکعت نماز کے

فی کثرة الفجر هذا لانها صلاوة مخصوصة بالکتابات فیتجبر مراعاة
روایت کرتا ہے اور یہ ہے کہ تراویح فرائض کی طرح مخصوص نماز ہے سو اس صفت کی رعایت

الصفة فلا تنادی بمطلق النية وذكر اکثر المتأخرین ان التراویح
تراویح میں پس مطلق نیت سے اور انہیں ہر میں اور اکثر متاخرین یہ ذکر کرتے ہیں کہ تراویح

لعمدہ
تصحیح وشارح
عہ اختلال
بہت غلط
میں غلطی

ختمہ ثلثین فی الیوم وثلثین فی الایام وواحدة فی التراويح وقد روے
ابو نعیم حماد بن عیسیٰ اور تیس دونوں میں اور ایک ختم تراویح میں اور سواہب الدین

فی الموهب اللدنیۃ مثل ذلک عن الشافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یقولون
ابن امام شافعی رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے ایسی ہی روایت ہے جیسے کہ

الافضل تعدیل القراءة بین التسلیات كما روے الحسن بن علی خنیفة
تمام تسلیات یعنی تمام دو گنا نون میں تعدیل افضل ہے چنانچہ حسن بن علی خنیفہ سے روایت کرتے ہیں

وجاء عن عمر فلا بأس به واما التسلیۃ الواحدة فإنه لا یستعمل تطویل
اور عمر رضی اللہ عنہ سے اسکا کچھ ذکر نہیں ہے اور ایک دو گنا نون میں دوسری رکعت میں نوات

القراءة فی الثانیۃ بخلاف كما فی سائر الصلوات وان طول القراءة فی
کی درازنی بالاتفاق غیر مستحب ہے جیسے تمام اور غارون میں اور اگر پہلی رکعت میں نوات

الاولی علی الثانیۃ فلا بأس واما المختار فإنه یحب ان یکون علی
دوسری رکعت سے دوا رکعتوں کو کچھ نہیں اور دوا رکعتوں کو کچھ نہیں سوا اس میں اختلاف

الاختلاف عند الخنیفة والیوسف ینکون المختار التسویۃ بین
دوسری سے امام ابو حنیفہ اور یوسف کے نزدیک دونوں رکعتوں میں برابر

الرکعتین ویکون المختار عند یحییٰ تطویل الرکعة الاولى علی الثانیۃ
بسنید یحییٰ اور امام محمد کے نزدیک دوسری رکعت پر پہلی رکعت کی تلاوت بعد وہ بیحدی

كما فی الصلوات المقروضة سئل انہ اذا ضل فی التراويح فتزل
جیسے تمام فرض نمازوں میں سئل جب تراویح میں ضل کر دے پس کوئی

سورة او آية وقرا ما یدرہا فالیست یان یقرأ المذروکة ثم للقرۃ لیکر
سورت کی آیت پھر ذکر کر کے بعد ما ہے تو پھر ختم کر کے اس میں کوئی عذر نہیں ہے بلکہ پڑھے تاکہ

علی الترتیب سئل انہ اذا فسد شفع من التراويح وقد قرأ فیہ
ترتیب وار ہے اور اگر تراویح کا کوئی دو گنا نون پڑھا تو اس میں کوئی عذر نہیں ہے بلکہ پڑھے تاکہ

هل یعد ما قرا قبل لا یعد الا المقصود هو القراءة ولا فساد فی
ایا اسکو پھر دہرائے کوئی کتابت ہی نہ ہو ورنہ اسوائے کہ مقصود و تفرات ہی اور قرأت میں کچھ فساد

القراءة وقبل یعد لیکون الختم فی الصلوة الصبیحۃ وحکم الفیض
نہیں ہوا اور کوئی کتابت ہی نہ ہو ورنہ اگر ختم صبح نماز میں پڑھا اور تادم ہے حکم

اسکا کچھ ذکر نہیں ہے اور ایک دو گنا نون میں دوسری رکعت میں نوات
جیسے تمام فرض نمازوں میں سئل جب تراویح میں ضل کر دے پس کوئی
سورت کی آیت پھر ذکر کر کے بعد ما ہے تو پھر ختم کر کے اس میں کوئی عذر نہیں ہے بلکہ پڑھے تاکہ
ترتیب وار ہے اور اگر تراویح کا کوئی دو گنا نون پڑھا تو اس میں کوئی عذر نہیں ہے بلکہ پڑھے تاکہ
ایا اسکو پھر دہرائے کوئی کتابت ہی نہ ہو ورنہ اسوائے کہ مقصود و تفرات ہی اور قرأت میں کچھ فساد
نہیں ہوا اور کوئی کتابت ہی نہ ہو ورنہ اگر ختم صبح نماز میں پڑھا اور تادم ہے حکم

لما روى عن عمر بن الخطاب انه دعا ثلاثة من الائمة فامر احدهم ان يقرأ

مکہ مکرمہ میں اس خطاب کے روایت ہے کہ انہوں نے عین امام کے چھ سو ایک کے ذکر کیا ہر ایک ایک رکعت

فی کل کعة ثلاثین اية وامر الثاني ان يقرأ خمسا وعشرين اية وامر

میں تیس آیتیں پڑھا کہ اور دوسرے کو کہا کہ چھ سو آیتیں پڑھا کہ اور تیسرے کو

الثالث ان يقرأ عشرين اية في كل کعة فاقاله عمر فضيلة وما قاله

کہا کہ ہر ایک آیت میں تیس آیتیں پڑھا کہ سو عمر نے کا قول تو فضیلت کا ہے اور ابو حنیفہ

ابو حنیفة سنة وهذا لانهم اتفقوا على ان السنة الختم مرة والفضل

کا قول سنت کا ہے اور یہ اس واسطے کہ ہر اتفاق ہو گیا کہ ایک بار ختم سون ہے اور فضیلت یہ ہے کہ

الختم مرتين والافضلية ثلاث مرات والختم تغير مرة بما قال ابو حنیفة

دو بار ختم ہو اور فضیلت سے ہر دفعہ تیس کر تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق کہ ختم ہر بار تیس

ومرتين وثلاث مرات بما امر عمر كذا قالوا ومنهم من استحسن الختم في

اور عمر کے اس کے موافق دو تین تیس ہر دفعہ تیس کر تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق کہ ختم ہر بار تیس

ليلة السابعة والعشرين رجاء ان يقرأ في ليلة القدر اذا اجتمع

ختم کو بہتر سمجھتے ہیں اس لیے کہ یہ کہ ایک دفعہ کی فضیلت حاصل کر لیں کیونکہ حدیث میں

تظاهرت وكثرت على انها هي ليلة القدر ولذا جعل مشايخ نهار القدر

کس باب میں کہ یہی شب ایک دفعہ ہی ایک دوسرے کی دعاؤں کی کثرت سے ہر ایک اس واسطے بخیر کے شایع ہو کر آئے

خمس مائة واربعين ركوعا واعلموا المصاحف بالبقعة الختم في ليلة السابعة

پانچ سو چالیس رکوع پندرہ سو ہیں اور مصاحف پر نشان لگائی ہیں تاکہ سنا سنیوں کو یہ سمجھیں ختم

والعشرين ومن المتقدمين من مشايخنا قال لا فضل ان يقرأ في كل كعة

راغب ہوا کہ اور ہر ایک مشایخ میں سے بعض متقدمین کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں

ثلاثين اية ويختم في كل عشرة ركعة لان كل عشر من الشهور مائة وخمسة

تیس سو تیرے چھ سو ہیں اور یہ ہے کہ ایک ایک ختم کیا کرے کیونکہ چھ سو تیس ہر چار خاص خاص ایک ایک ہے

وقد جاء في الحديث انه شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخيره عتق

اور یہ کہ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس کے اول میں رحمت ہو اور آخر میں عتق ہو

من الذل وروى عن ابو حنیفة انه كان يختم في شهر رمضان مائة وخمسة

ہر مہینہ ایک سو چالیس دفعہ روایت ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ایک سو چالیس ختم کرتا

سنة من الختم
در اثنی عشر
سنة من الختم
بعضه من الختم
شهر من الختم
دارن الختم
نشان کو دلتا ہے

علیہ السلام و سائر دینار العرب التکبیر عند الختم من والضحی الجانی
 میں اور عرب کے تمام دیار میں مروج ختم کے وقت سورہ واسطی سے آخر تک تکبیر پڑھنا کارندہ
 القرآن والمختار فیہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولواکتفی باللہ اکبر صلو
 اور پندرہ آیتیں اللہ اکبر ہے اور اگر بعد اکبر پڑھنا کر تو تیس سو
 لم یکن الامام حافظ القرآن فقیل لا فضل ان یقرأ سورۃ الانشا
 اور قرآن کا حافظ سو جو دینہ کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں قل ہو اللہ
 فی کل رکعة وقیل لا فضل ان یقرأ فی کل رکعة سورۃ من القرآن
 اور پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں کوئی سورۃ تھارین سے پڑھے
 وهذا احسن مثلاً یشتب علیہ علیہ الکرمان ولا یشتب علی قلبہ بحفظہا
 اور یہ بہت اچھا ہے تاکہ سب پر رکعات کی گنتی میں شبہ نہ پڑے اور نہ رکاتوں کی حفاظت میں
 فیه قرع للتدبر والتفکر المتعارف فی ہذا الزمان فی اکبرہ و دیار
 پھر تو فہم اور فکر ہی میں لگا بیٹھا اور اس زمانہ میں عرب کے دیار میں بھی ہوتا ہے
 العرب ان یقرأ فی کل رکعة الاوی من الشفع الاول سورۃ الفیل فی الثانی
 رواحہ کو پہلے دو گانہ کے پہلی رکعت میں سورۃ فیل پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں
 قل هو اللہ احد فی الاوی من الشفع الثانی سورۃ لا یلا فی فی الثانیۃ
 قل ہو اللہ احد اور دوسرے دو گانہ کی پہلی رکعت میں سورۃ لا یلا اور دوسری رکعت میں
 قل ہو اللہ احد ہر گز احتیاج ہے فی الشفع الثامن قل هو اللہ احد
 قل ہو اللہ احد اور اس طرح ہر ایک آیت میں دو گانہ میں دونوں رکعت میں قل ہو اللہ احد
 فی کل رکعة فی فی الثانیۃ قل هو اللہ احد و قل اعوذ برأب الفلق و فی
 پڑھتے ہیں اور دونوں دو گانہ میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برأب الفلق اور
 العاشر قل هو اللہ احد و قل اعوذ برأب الفلق فی فی الثانیۃ
 اور پھر دو گانہ میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برأب الفلق پانچویں
 فی فی الثانیۃ قل ہو اللہ احد من تراءو فی بالجماعۃ و
 تراءو فی بالجماعۃ سے اگر کسی میں جو شخص تراءو کو جماعت سے کرے اور
 صلاہا فی البیت ففیہ اختلاف الشافعی منہم من قال یکون تارکاً
 صوم میں جو عاکر ہے تو یہیں شافعی کا اختلاف ہے انہیں سے کوئی کہتا ہے کہ وہ سنت کا

سورۃ الفیل
 سورۃ لا یلا
 سورۃ الفلق
 سورۃ البقرہ
 سورۃ النور
 سورۃ الاحزاب
 سورۃ التوبہ
 سورۃ النحل
 سورۃ الزمر
 سورۃ المجید
 سورۃ الحاکم
 سورۃ النبی
 سورۃ المائدہ
 سورۃ الاحزاب
 سورۃ التوبہ
 سورۃ النحل
 سورۃ الزمر
 سورۃ المجید
 سورۃ الحاکم
 سورۃ النبی
 سورۃ المائدہ

فما يعرف في الصلوات الاخرى من الاختلاف فيه والفتوى على عدم
مختلف فيه ہے جیسا کہ اور تاروں میں معلوم ہو گیا ہے اور فقہ کے عدم تباہ

الفناء وقيل لا اختلاف في التراويح لمكان الضرورة وقالوا لا ينبغي
برہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تراویح میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ ضرورت ہے اور فقہاء کہتے ہیں تو مگر نہیں

للقوم ان يقدموا في التراويح الخوش خوان ولكن يقدم والد المستخوان
ہدیہ کہ تراویح میں خوشخوان کو امام کو اگرچہ پر دست خوان نہیں بھیج دیتے بلکہ کو امام کیا کہ میں

فان الامام اذا كان يقرأ بصوت حسن يشغل عن الخشوع والتدبر والتفكير
ہو کہ امام اگر خوش آواز ہی سے پڑھے گا تو سنتے والا خشوع اور غور و فکر سے باز رہے گا

وكذا اذا كان يحانا لاسان يترك مسجدة كذا في سنن الهدى ولو كان
اور ایسے ہی کہ امام اگر اب اس طرح غلط کرے تو پھر بھی نہیں کہ اس کی مسجد کو چھوڑ دین یہ سنن الہدیٰ میں ہے اور اگر کوئی

الفقيه قاريا فالفضل له ان يصلي بقراءة نفسه ولا يقتل بخيرة
فقہ شخص قاری ہو تو اس کو افضل ہے کہ اپنی قرات سے آپ پڑھے اور اور کاشفہ ہی نہ پڑھے

ولا ينقص تسبيحان الركوع والسبحي عن الثالثة ولا يترك ثلث الاستفتا
اور رکوع اور سبحو کی تسبیحات میں بار سے کم نہ کرے اور سبحانک اللہم پڑھنا اور تکیا

والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ايضا لانها سزا وقد روي في بعض
مسند احمد علیہ وسلم پر درود پڑھنی ترک نہ کرے کیونکہ یہ سب سنن ہیں اور فقہ کی

كتب لفقه خلافة والصبر هو الاول والابا في الدعوات فان علم
بعضی علماء ہون میں یہ کا خلافت سکون اور صبر پہلی روایت ہے کہ سکون اور صبر باقی دعائیں سوا کہ تو مگر

من حال القوم ان لا يثقل ياتي بها والا والا واذا قرأ في الشفاعة في
حال سے معلوم ہوتا ہے کہ دشوار نہیں میں تو پڑھے اور نہیں تو نہیں اور اگر پہلے وہ گارہی

في الركعة الاولى المعوذتين قيل قرأ في الثانية فاتحة الكتاب شيئا
پہلی رکعت میں سورۃ تین پڑھے تو کوئی کہتا ہے کہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کچھ

من البقرة فيكون تحالا مرتحلا وقيل بعيد قل اعوذ برب الناس
سورہ بقرہ میں سے کچھ تو یہاں پر لگا کر منزل پر بھیج دیا جائے گا اور کوئی کہتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس کو دوبارہ پڑھے

ولا يقرأ شيئا من البقرة مراعاة للنظم والترتيب والمسنون المعقول
اور سورہ بقرہ میں کوئی نہ پڑھے بلکہ نظم اور ترتیب کی روایت سے ہے اور کہ سنن اور میں

۱۰ شریعہ ہائے
۱۱ قاریوں میں
۱۲ فقہاء میں
۱۳ محدثین میں
۱۴ فقہاء میں
۱۵ فقہاء میں
۱۶ فقہاء میں
۱۷ فقہاء میں
۱۸ فقہاء میں
۱۹ فقہاء میں
۲۰ فقہاء میں

اذ اصل فی الزاویہ فالعذر غیر عذر فالکلام فیہ فی موضعین فی الجواز
 جب بلا عذر تراویح پڑھ کر پڑھے تو ان میں دو جگہ گفتگو ہے
 اول باب اما الکلام فی الجواز فقد اختلف المشايخ فيه من قال يجوز ومن قال
 بہتر ہو گا میں ہم ہا نہیں تو ہم کلام ہے کہ شائع ہے اس میں اختلاف کیا ہے کہ بعض نے کہا کہ بہترین ہے اور بعض نے کہا کہ
 يجوز وهذا هو الصحيح واجمع على ان ركعتي الفجر قاعدتان غير عال
 جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے اور اس پر سب متفق ہیں کہ ہر کے دو رکعت سنت کے بلا عذر ہیں کہ
 لا يجوز هكذا روى الحسن بن ابي حنيفة رجة الله عليه نصا فمن قال
 باقر بن عثمان بن عمر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ہے انسا ہا ہی روایت کرتا ہے پھر جو شخص اس پر کہتا ہے
 لا يجوز قال هذه سنة تشابهت كعتي الفجر ومن قال يجوز قال هذه
 نوید خدا اللہ کرنا ہے کہ سنت تراویح پڑھ کر رکعت کے ساتھ ہیں اور جو شخص باوجود کتبہ پر وہ بہت لال کرنا ہے کہ تراویح
 نافلة لمختص بزيادة تؤكد مثل سنة الفجر فصارت كسائر السنن
 نقل ہیں ان میں کوئی تاکید پڑے کہ سنتوں سے زیادہ نہیں جو چھوڑے ایسی ہر گز نہیں جیسی اور سب سنتیں
 والنوافل الدلیل برایۃ ابی سلیمان عن ابی حنیفہ والی یوسف
 اور ان میں اور برائی دلیل ابی سلیمان کی روایت ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابی یوسف رحمہ اللہ اور
 ومحمد لم یفصلوا بين العذر وغير العذر اما الکلام فی الاستیجاب
 کلام سے اور انہوں نے عذر اور بلا عذر میں کچھ فرق نہیں کیا اور یہی کہہ سکتے ہیں کہ
 فالصحيح انه لا يستحب لانه يخالف المتواتر من عمل السلف اذ اصل
 تو صحیح یہ ہے کہ یہ چھوڑ دینا اچھا نہیں ہے کیونکہ سلف کے متواتر عمل سے مخالف ہے اور اگر امام
 الامام قاعدتا تراویح بعدا وبغير عذر والقوم قياما فالکلام
 تراویح کو بلا عذر یا بلا عذر چھوڑ دینا اور قیام کو بلا عذر چھوڑ دینا
 هذا الفصل ايضا فی موضعين الجواز والاستیجاب اما الکلام فی
 اس باب میں بھی دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور بہتر ہو سکتے ہیں پھر جواز میں تو یہ ہے
 الجواز فاختلف المشايخ فيه من قال جاز عندی حنیفہ
 کلام ہے کہ اس میں متاخرین بخلاف کرتے ہیں بعض تو ان میں سے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
 والی یوسف رحمۃ اللہ علیہ ولم یفرع عذر محضاً احتیاراً بالافرض وقال
 اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے نزدیک جاز نہیں اور امام محمد رحمہ اللہ نے نزدیک کرتے ہیں جیسے فرض جائز نہیں اور بعض

صلوات
 ان بعد من
 تہم

الافضل في التراويح استيعاب اكثر الليل بالصلوة ولا انتظار والاستراحة
کو تراویح میں افضل یہ ہے کہ اکثر شب کو نماز اور انتظار اور ستراحت میں پوری کر دے

ولو اخرجها الى اخر الليل الصبر انه يجوز من غير كراهة
اور اگر آخر شب تک باخیر کر دے تو محسب بھی ہو کہ بلا کراہت جائز ہے

اذافات التراويح هل يقضى بها وقتها بالجماعة او بغیر الجماعة فالجواب
اگر تراویح فوت ہو جائے تو آیا تراویح کے وقت کے بعد جماعت سے یا بغیر جماعت چاہیں تراویح پڑھیں

لا يقضى بجماعة واما القضاء بغیر الجماعة فاختلاف الشايع فيه قال
کہ جماعت سے قضاء نہ کریں اور رہی قضاء بلا جماعت تو اسیں شایع کرتے ہیں

بعضهم يقضى من الفدا المديد في وقت تراويح اخرى وقال بعضهم
کچھ ہیں کہ دن جب تک دوسری تراویح کا وقت نہ آوے فقہاء میں اور بعض کہتے ہیں

يقضى ما لم يقض شهر رمضان وقال بعضهم لا يقضى الا تراويح
جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزر جائے فقہاء میں اور بعض کہتے ہیں اگر تراویح کے اور بھی محسب ہو

لا مالم يست باكر من السنة بعد المغرب والعشاء وذلك لا يقضى
کیونکہ تراویح میں مغرب اور عشاء کے سنتوں سے کچھ دیر پہلے تکید نہیں آوے تو ہمارے اصحاب کے

وجاهل عندنا ما ينافي ذلك هذا والدليل انما هو لا يقضى بجماعة
تراویح کی باتیں تو ایسے ہی تراویح اور اسی دلیل سے کہ تراویح کی جماعت کے ملحق نہ

بالاجماع ولو كانت تقضى لخصيت كما قالت فان قضاءها منفردا
بلا خلاف تراویح کو اگر تراویح کی قضا ہوئی تو یہی قضا ہوئی جیسے نوافل اور ایسی کراہت نہ فقہاء کے

كان مستحباً كسنة المغرب اذ قضاها كذا قال الشيخ قالهم الخ فنه
تراویح مستحب کی سنتوں کو قضا کر کے شیخ کا حکم خفی کے ایسا ہی کہا ہے

ونقل في هذا عن السراجة لقضاها منفردا كما في فعل
اور سنن البہقی میں سراجہ سے منقول ہے اگر تراویح کو اکبراً قضا کر کے تراویح

حسنات مسائل التراويح

کا بہت تراویح کے مسائل

نہ سوال

شوال

بعض اصحاب کے
کہ تراویح کی جماعت کے ملحق نہ
تراویح کی باتیں تو ایسے ہی تراویح اور اسی دلیل سے کہ تراویح کی جماعت کے ملحق نہ

النهار هذا الليل كله الى طلوع الفجر وقت لها قبل العشاء او بعد ها وقبل
 و انعمی ہے کہتے ہیں کہ ساری رات طلوع صبح صادق تک تراویح کا وقت ہے عشاء پہلے یا عشاء کے بعد اور وتر
 البوتر او بعد لانها قیام الليل كان شرطها الليل فحسب وقال عامة
 سے پہلے یا وتر کے بعد کیونکہ یہ سب قیام لیل ہے اور انکی شرط صرف رات ہی ہے اور بخارا کے عام شائع
 مشائخ نے بخارا وقت ہما ابی العشاء والوتر فلو صلما قبل العشاء
 کہتے ہیں کہ تراویح کا وقت عشاء اور وتر دون کے بعد ہی ہے پس اگر تراویح عشاء سے پہلے
 او بعد الوتر لم یؤدھا فی وقتہا لان الاثار قد وردت هكذا وانما
 یا وتر کے بعد پڑھے تو تراویح کو وقت پر نہ مارا گیا کیونکہ آثار اس طرح کے آئے ہیں اور
 یتبع فی التراویح الاثار والصیبر اذ وقت ہما بعد العشاء الى طلوع
 تراویح میں آثار ہی کو پیر ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلوع صبح
 الفجر حتى لو صلما بعد الوتر جاز ولو صلما قبل العشاء لا یجوز
 صادق تک ہی یہ ثابت کہ اگر تراویح وتر کے بعد پڑھے تو جائز ہے اور اگر عشاء سے پہلے پڑھے تو جائز نہیں
 لانها نوافل سنة بعد العشاء فاشبه من التطوع للسنة بعد العشاء
 کیونکہ تراویح سنت عشاء کے بعد سنتوں میں ہے اور اب رمضان سے علاوہ عشاء کے بعد کے
 فی غیر رمضان یجوز الصلو بعد الوتر غایتہ ان الافضل ان یکن
 سنتوں کے علاوہ سے شب بھر تک اور وتر کے بعد نماز جائز ہی ہوتی جو غایت افی الباب یہ ہے کہ رات کی
 الوتر اخر صلوۃ اللیل كما حقق فی موضعه والمستحب تاخیرھا الى
 نمازین وتر پہلے پڑھیں افضل ہوتی ہیں تاخیر پڑھنے میں تاخیر ہو جائے اور مستحب نہیں تاخیر ہونا
 ثلث اللیل ونصفہ وقیل یکرہ اداءھا بعد النصف تشبیہا بابتئیر
 اور ہی رات تک تراویح کی تاخیر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آدمی رات کے بعد تراویح کا پڑھنا مکروہ ہے عشاء کی تاخیر
 العشاء والصیبر انه لا یکرہ لانها صلوۃ اللیل الا فضل فیھا
 مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات کی مان ہے اور مسنون آخر وقت
 اخرہ و فی فتاوی قاضینان ویستحب تاخیر التراویح الى ما
 نہیں ہوتا ہی اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ تراویح کی تاخیر آدمی رات کے
 بعد نصف اللیل بعضهم قالوا بہ وهو الصیبر وفي الخاتمة
 بعد تک مستحب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے اور بھی صحیح ہے اور خلاصہ میں یہ ہے

صلوۃ اللیل
 المستحبون
 المستحبون
 المستحبون
 المستحبون

الصلاة قبل العيد بها والاول يصلي ثم قال في شرح كتابنا
نار سے پہلے اس کی جگہ نماز باکڑی بھی ہے اور قبل اول اس سے پہلے اور کتاب انشراح میں

الحرق في منزله الامام احمد بن حنبل استنفا على ابا مسعود
جو امام احمد بن حنبل کے قریب کی ہے کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب اور ابو مسعود رضاعی کو

الاضاحه على الناس في يوم العيد قال لها الناس من
لوگوں پر تلیف کیا سورہ عید کے دن وہاں سنگہ اور کھل سا جو یہ سنت

السنة ان يصلي قبل الامام اذ التمسوا وروى الزبير بن
نہیں ہے کہ امام سے پہلے نماز پڑھنے لگے اسکو مشائی نے روایت کیا ہے اور ابن سیرین و ابن کثیر و ابن کثیر

ابن مسعود وحذيفة قاما ونهيا الناس ان يصليا يوم العيد
ابن مسعود اور حذیفہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو منع کیا کہ امام کے پہلے نہ پڑھیں

خروج الامام المصطفى اذ سجد قال اللهم واسمك من احد
پہلے نماز پڑھنے لگیں اسکو سجدے میں روایت کیا ہے اور زہری کہتا ہے کہ جیسے اپنے علم میں کسی سے

من علمنا انك كرازا احد من اسلاف هذه الامة صلي صلاة العباد
نہیں سنا کہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس سے آگے کے اصناف میں سے کسی عید کی نماز پڑھنا یا نہ پڑھنا

ويجوز اذ لا ثم وايضا الخلاف في ان هاتين الصلوات بالمصلي
نماز پڑھی ہے اسکو اشم نے روایت کیا ہے زہری اختلاف بھی کہ آیا یہ حفاظت عید گاہ سے مخصوص ہے

او شام للمصلي البديت فقال بعضهم ان صلي في قبل المصلي
یا عید گاہ اور گھر و دن کو شام سے پہلے کہتے ہیں کہ اگر کھڑے ہو اور سوا اور کھڑے ہو تو پھر نماز

باسر به وروى عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نہیں ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصلي قبل صلاة العيد فاذا جازع البيت صلى ركعتين وانه
عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پس جب گھر پہنچ کر دو رکعت پڑھتے اسکو ابن ماجہ

ابن ماجه واحمد قال في الهداية ولا يتنفل في المصلي قبل صلاة العيد
اور اس نے روایت کیا ہے اور ابیہ میں کہتا ہے اور عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا

والكراهة في المصلي خاصة وفي الشرح ان صلي صلاة العيد قبل
والکراہۃ فی المصلی خاصۃ و فی الشرح ان صلی صلاۃ العید قبل

الحق في صلاة العيد
نماز عید کی جگہ
نماز عید کی جگہ
نماز عید کی جگہ

اللَّهُ عَلَى سُبُلٍ وَمِنْ أَقْتِهِ فَقَدْ هَتَدَى وَكَحَاصِلُ أَنْهَ لَمْ يَثْبُتْ
 صَلَواتُ الْعِيدِ سَنَةً لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ لَا عِنْدَ الْبَعْضِ قِيَامًا عَلَى الْبَعْضِ
 وَإِمَامُ مَطْلُوعِ النَّفْلِ فَلَمْ يَثْبُتْ الْمَنَعُ عَنْهَا كَيْلَ لِمِ الْخَاصِلِ فِي وَقْتِ الْوَقَاةِ
 أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنْهُمْ اخْتَلَفُوا فِي صَلَواتِ الْعِيدِ بَعْدَ مَا قَاتُوا وَظَاهِرُ
 الْمَذْهَبِ عِنْدَ الْبَعْضِ أَنَّه لَا قَضَاءَ لَصَلَواتِ الْعِيدِ كَانَ هَذَا الصَّلَاةُ
 لِوَقْتِ ثَبُتِ الْأَمْرِ الْخُصُوصِيَّةِ وَفِي بَعْضِ شُرُوحِ الْمَدَايِغِ أَنَّ شَأْنَهُ
 رَكْعَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثِينَ رَكَعَاتٍ مِثْلَ الصَّلَاةِ الْيُسْطِ كَيْلَ بِصَلَاةِ الْيُسْطِ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ وَتَقُلُّ
 عَنْ الْيُسْطِ وَفَتْوَى قَاضِيَانِ أَنْ مِنْ جَعَاءِ الْمَصْرُوفِ لَمْ يَلِ الْأَصْلُ
 مِنْ الْأَمْرِ أَنْ تَشَاءَ بِرَجْمِ الْبَيْتِ وَأَنْ تَشَاءَ صَلَاةُ الْأَصْرِ وَالْأَفْضَلُ
 أَنْ يَصِلَ إِلَى رَكَعَاتٍ فَتَكُونَ لَهُ صَلَاةُ الصُّبْحِ كَمَا تَقُلُّ عَنْ الْيُسْطِ
 بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَنَّهُ قَالَ مِنْ فَاتٍ عَنْهُ صَلَاةُ الْعِيدِ صَلَاةُ الْيُسْطِ رَكَعَاتٍ
 كَذَا فِي فَتْحِ الْبَارِ وَقُلْ فِيهَا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى سُبُّهُ اسْمُ رَبِّكَ لَا عِلَّ فِي
 الثَّانِيَةِ وَالْثَلَاثَةِ وَفِي الثَّالِثَةِ وَالْبَيْتِ فِي الْغُشْرِ وَفِي الرَّابِعَةِ

لَمْ يَثْبُتْ صَلَاةُ الْعِيدِ
 صَلَاةُ الْعِيدِ صَلَاةُ الْيُسْطِ
 صَلَاةُ الْعِيدِ صَلَاةُ الْيُسْطِ
 صَلَاةُ الْعِيدِ صَلَاةُ الْيُسْطِ
 صَلَاةُ الْعِيدِ صَلَاةُ الْيُسْطِ

دوسری میں سورہ وائس صغیر اور تیسری میں دلیل ادا ہے اور چوتھی میں

ما من ایام العمل الصالح فیم ناحب الی اللہ من هذه الايام العشرة قالوا یا ربنا ولما
کون ان ایامیں نہیں ہیں کہ عمل صالح ان میں اللہ کو محبوب تر ہوں جیسے ان میں ان میں مہینہ عشر کیا یا رسول اللہ

اللہ لا الجہاد فی سبیل اللہ قال لا الجہاد فی سبیل اللہ قالوا لا یجوز فی
اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد فرما یا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد بھروسہ کی اور نہ اللہ کی

سبیل اللہ قال لا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسه
راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد مگر وہ شخص کو اپنی جان اور مال

وماله فلم یرجع من ذلك بشئ رواه البخاری فی صحیحہ
نیکہ جاشہ پھر آئینوں سے کچھ نہ لاوے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے اسکی تصحیح کی

وصحیحہ ابن حبان عن جابر ما من ایام افضل من عشر ذی الحجۃ
اور ابن حبان کی صحیحہ میں جابر سے روایت ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہے

قال العلماء لو نذرنا صیام افضل ایام السنة انصرنا الی هذه
علماء کہتے ہیں اگر کوئی شخص سال میں سے افضل روزوں کے روزوں کی سنت مانتا ہے تو ان

الایام وان نذر صوم یوم افضل من سائر الايام قال یوم عرفة
روزوں کی طرف متوجہ ہوا مگر تمام روزوں سے افضل دن کی روزہ کی سنت مانتا ہے تو یوم عرفة کی طرف متوجہ ہو

وان نذر یوم افضل یوم من الاسبوع قال یوم الحجۃ والایام
اور اگر کہتے ہیں سے افضل دن کی سنت مانتا ہے تو جمعہ کے دن کی طرف متوجہ ہو اور عید

ان ایام هذه العشرة افضل لما فیہا من عرفة ولما فی عرفة
یہ سچ کہ اس عشرہ کے دن میں اس وقت افضل ہیں کہ ان میں عید کا دن ہو تا ہے اور عشرہ رمضان کی

رمضان لما فیہا من ليلة القدر هذا هو القول الفصل قد جاء
راہیں اسلئے افضل ہے کہ ان میں لیلۃ القدر ہے اور قول فیصل یہی ہے اور بیشک

فی صیام عشر ذی الحجۃ وفضیلتها واستجابہ ایضا احادیثی
عشرہ ذی الحجہ کے روزوں میں اور اسکی فضیلت اور استجابہ میں احادیث میں ہیں جیسی

فی تسعة ایام منه فقد روی بوداؤد والنسائی عن بعض الزواجر
اس عشرہ میں سے نو روزوں میں بوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے بعض الزواجر سے

الذی علی اللہ علیہ وسلم تسعة ایام ذی الحجۃ ویوم عاشوراء
بعض الزواجر مطہرات سے روایت کیا ہے کہ ذی الحجہ میں سے نو دن اور روز عاشوراء

جابر سے
صحیحہ ابن حبان
صحیحہ ابن حبان
صحیحہ ابن حبان
صحیحہ ابن حبان

والضاحی روی ابن مسعود فی هذا من رسول الله صلی الله علیہ وسلم
سورہ وفتح اور ابن مسعود سے اسکی شہادت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وبسلم وعل جلیل واجر اجزئلا و جاء مثل هذا فی مذهب
نیک و حدیث اور بڑا اجر روایت کیا ہے اور ایسا ہی امام احمد کے مذهب میں

احمد و ذکر و اهل الاثر من ابن مسعود قال احمد و یقوی هذا
آپ نے اور ابن مسعود کی بھی اثر مستند لال بن ذکر کی ہے امام احمد کہتے ہیں اور اسکی تقریباً حدیث کرتی ہیں

ما جاء عن علی انه امر رجلا ان یصلی بضعفاء القوم اربع
جو علی سے آئی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو قسم لیا کہ ضعیف ناتوان لوگوں کو ریم

رکعات بیل تکبیر و خطبة و ذکر البخاری فی تہة بابا ز النسا
چار رکعت بے تکبیر اور بے خطبہ اور بخاری نے باب کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ انس رضی

جمع اہلہ و ولدہ فی النراوثة موضع علی فرسین من البصرة و
اپنی اہل اور اولاد کو موضع ناردین میں جو بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جمع کیا اور

صلی صلوۃ العید یجمع ہل السواد و یصلون رکعتین مثل صلوۃ
عید کی نماز کرو نماز کے دو گون کے ساتھ پڑھیں اور وہ لوگ دو رکعت عید کی نماز کی

العید مع الامام و قال لکرمانی لو فات صلوۃ العید مع الامام
مخرج امام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور کرمانی کہتا ہے اگر عید کی نماز امام کے ساتھ نہ آوے تو

قال مالک و الشافعی یصلی رکعتین و قال احمد اربع رکعات و خیر
امام مالک اور امام شافعی کہتے ہیں کہ دو رکعت پڑھ لے اور امام احمد کہتے ہیں چار رکعت پڑھ لے اور امام

عند الخ حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انشاء صلی و انشاء لہ یصل علی
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے جاسے پڑھے اور پانچ پڑھے اور اگر

تقدیر ان یصلی خیر بین الس رکعتین او اربع رکعات واللہ اعلم
پڑھے تو خیر اختیار ہے کہ دو رکعت پڑھے یا چار رکعت پڑھے واللہ اعلم

شہر ذی الحجۃ

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
ابو عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لہ من تہة بابا ز النسا
بیل تکبیر و خطبة و ذکر البخاری فی تہة بابا ز النسا
بیل تکبیر و خطبة و ذکر البخاری فی تہة بابا ز النسا

یاخذ من شعرة ولا من اظفاره وفي جامع الاصول من حديث
بالحسن والجملة اور نہ ناخن کٹوا۔ اور جامع الاصول میں مسلم کی حدیث

مسلم عن عمر بن مسلم ابن عمار الليثي قال كفا في كفا وقهرها من
عمر بن مسلم ابن عمار الليثي سے ہے کہ کہتا ہے کہ یہ ہم اسی کے نزدیک تھیں جن میں
یوم الاضی فطلا یعنی تھوڑا سا تھا فقال بعض اهل الحجاز قد فهدوا
عام میں تھے پھر ایک جاہل نے یہ کہہ کر کہتا تھا کہ یہ ہم اسی کے نزدیک تھیں جن میں
من هاهنا اثم لقيت سعيد بن المسيب فل كرت له قول كفا اي فقال
کہتے ہیں پھر میں نے سعید بن المسيب سے لانا دیکھا اسی ہی کا قول دیکھا کہ جو اب اس

یا ابن اخي هذا حديث نسبه الناس وتروكونه هل تفتي ومسلم
ابن ابی خنیہ یہ حدیث ہے کہ اس کو لوگ قبول کر لیں اور پھر نہ ہی اسے قبول کر لیں

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من رای هلال فی الحجۃ الحدیث واما یوم عرفۃ فقد اختلف
جیسے ذی الحجہ کا چاند دیکھا آخر حدیث تک اور اگر وہ دن میں اختلاف ہے

فی زہ افضل یوم الحجۃ وقیل عرفۃ افضل یا م السنة والحجۃ
کہ یہ روز افضل ہے یا حجہ کا دن اور کوئی کہتا ہے کہ عرفہ افضل ہے یا حجہ کا دن

افضل یا م السنة بوع والدلائل باسما ماذکی کتاب سفر
جسٹ کے دنوں سے افضل ہے اور تمام دلائل اس کے ساتھ ہیں

السجادة فی باب الحجۃ وصور یوم عرفۃ الحجۃ بوع الدلائل وقیل
باب حجہ میں مذکور ہے اور روز عرفہ کا صورت ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ ہیں

سنة لغيره اقضی بعرفة وعن ام الفضل بنت الحارث ان
اور کہی کہتا ہے کہ اس کو سنت ہے جو عرفہ میں ہے اور ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ

ناسا تاروا عند ما یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہایت کے روز اس کے پاس صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز میں لوگوں کو کھانا ہوا

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فامسكت اليه
اسی نے کہا حضرت روز سے ہیں اور کسی نے کہا روزہ سے نہیں ہیں سو مجھے حضرت مسلم کو دیکھا

طحاوی نے روایت کیا ہے
ابن ابی خنیہ سے
جسٹ کے دنوں سے

وثلثة ايام من كل شهر ومن اول الاثني عشر فيه ومن اول الخميس فيه
 اور ہر چہندین سے ہفت دن اور آئین سے پہلے ہر کا دن اور آئین سے پہلے جمعرات کا دن
 وفي رواية اخرى كان يصوم العشر ثلثة ايام من كل شهر وما
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مسلم اس عشرہ میں ہر ایک ہفتہ میں تین دن روئے گا کرتے تھے اور وہ
 روى مسلم والترمذى وابوداود عن عائشة رضى الله عنها قالت
 مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں میں
 ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط فالتفت
 کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عشرہ میں کوئی روزہ نہ دیکھا نہیں دیکھا سو یہ روایت اس کی تائید نہیں ہے
 لانها انما اخبرت عن عدم رويتها فلعلمها لم تطلع على صيام
 کیونکہ عائشہ روئے سے قریب ہی خبر دی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو شاید کہ عائشہ کو رسول اللہ
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له ما نفع منه من رمضان وسفر
 سے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی گواہی نہیں ہوئی اور انکو اس کی تائید ہوا ہو بیساری یا سفر
 اوغير هذا ويلزم ما ورد في فضل مطلق العمل الصالح في هذه
 یا سوالیہ کہ جو روزہ اور یہ اور یہ جو اس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوئی ہے
 العشر فصل الصوم ايضا ومن السنن التي تركها الناس ان من اراد
 اس سے روزہ کی بھی فضیلت لازم آتی ہو اور ان سنن میں سے جسکو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے کہ ہر شخص
 ان يصحى فريضا كان او نقلا فلا ينبغي ان ياخذ من شعرة وظفر
 قرانی کرنا چاہیے فرض ہو یا نقل سوا شکو نہیں ہے کہ بال سنت وائے اور ناخن کتر ولے
 حتى يغشى فقد روى مسلم عن ام سلمة انها قالت قال رسول الله
 جب تک قرانی نہ کرے پس بیشک مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر اراد بعضكم ان يغشى فلا يغش
 جب کہ مسلم نے فرمایا ہے جب یہ عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قرانی ارادہ کرے تو اپنے بالوں
 من شعرة وبشرة شيئا وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلبن
 اور بدن کو ذرا چھوئے اور ایک روایت میں ہے کہ بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ
 ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يغشى فلا
 سترے اور ایک روایت میں ہے جسے آدمی بچھکا جائے دیکھا اور قرانی کا ارادہ ہو تو اپنے

لہ اس فقرہ
 شہر میں ہر ایک دن
 سے تمام باقی
 تاخیر وقت
 جائز ہے اور یہاں
 پر یہ شرط واجب

فی غیر ذلک بالبرہان لا یکرہ لما روی عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کرتا تھا کہ جو شخص کو یہ کہہ دے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فعل ذلک بالبصرۃ کذا فی التبیان فی الجامع الصغیر الیہا

بصرہ میں ایسا کیا تھا یہ نہیں میں سمجھتا ہوں اور جامع الصغیر برائی میں ہے

ان قولہم التعریف الذی یصنع الناس لیس بشیء لم یروہا کہ علامہ کا یہ قول کہ تعریف جسکو لوگ کرتے ہیں کچھ نہیں ہے اس سے مشروط ہے

نفی الشرعیۃ لانہ دعاء وتسمیہ وتضرع الی اللہ تعالیٰ وانما ہو نفی شرعی نہیں ہے کیونکہ دعاء اور تسمیہ اور تضرع الی اللہ تعالیٰ کی روگاہ میں تضرع ہر گز نہیں

ارادہ نفی جوبہ ونفی کونہ سنۃ کذا فی کتاب نجم الدین مراد وجوب کی نفی اور سنت ہونے کی نفی ہے

البینہ فی الجامع الصغیر والتعریف الذی یصنع الناس کتابہم اور جامع الصغیر میں ہے اور وہ تعریف جسکو لوگ عمل میں لاتے ہیں

لیس بشیء وذلك ان جميع الصلوات والاعمال فیہم مقصود بکچھ نہیں ہے اور تعریف یہ ہوتی ہے کہ تمام صلوات اور اعمال اور عبادتیں عبادت کے

فی يوم عرفۃ فی کل بلد ویمالون ویکبرون تشبہ الحاج روزِ عرفہ کے شہر میں جمع ہوتے ہیں اور تھیل اور کجیر پڑھتے ہیں یہ حاجی

فی عرفات فلان لیس بشیء لیس بشیء من السنۃ عرفات میں پڑھتے ہیں سو یہ امر کچھ نہیں ہے یعنی سنت میں ہے نہیں ہے

ولکن هو فی نفسه من جملة الذیارات والذیارات اسلمیہا پر جگہ سے خود ایک ذیارت اور غیر ذیارات اور غیر ذیارات میں سنت

الذیارات وذكره الکافی وقیل یشترک فی تشبہ باہل کرتے کی بات ہے اور کافی میں ہے کہ جو اور کوئی کوئی چیز تشبہ کیوں کہ اس کی طاعت کی

الطاعة فیکون لهم ثوابهم کذا نقل فی سائر المذہب مشابہت کی سرائح کا سا ذکر ہوا ہے یہ سنن البہقی میں منقول ہے

ولا یخفی ان الذکر والتسمیہ والتصلیل والدعاء اور یہ بات ظاہر ہے کہ ذکر اور تسمیہ اور تھیل اور دعا

کتابہم
سنن ۴۰۰
تفسیر جامع
نجم الدین
نجم الدین

بقدرہ ابن وهو واقف علی بعیرہ بعرفة فشر به متفق علی وقلا
 یہاں پہنچا اور حضرت صلعم عرفات میں اپنے ارٹ پر سوار کھڑے تھے پس آپ نے وہ بی کا علم اور بخاری نے اپنی کتاب میں کیا اور
 روى نحو هذا الحديث عن ميمونة ايضاً وقال الترمذى في الباب

ابو ہریرہ روئے اور ابن عمر سے روایت ہے اور ابن عمر سے یہ روایت ہے کہ وہ کوٹا ہو کر بیٹے ہی کے لئے اسے

عن ابی ہریرۃ وابن عمرؓ وقد روى عن ابن عمر قال حجبت مع النبی
 ابو ہریرہ روئے اور ابن عمر سے روایت ہے اور ابن عمر سے یہ روایت ہے کہ وہ کوٹا ہو کر بیٹے ہی کے لئے اسے

صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمه یعنی یوم عرفۃ ومعہ ابی بکر فلم یصمه
 علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپ نے اس روز یعنی عرفہ کے روز روزہ نہیں کیا اور ابوبکر کے ساتھ نماز نہیں کی اور حضرت

ومع عمرؓ فلم یصمه وانا لاصومہ ولا امر بہ ولا انھی عنہ والعجل
 اور عمر کے ساتھ نماز نہیں کی اور میں روزہ رکھتا ہوں اور کسی کو کہتا ہوں کہ روزہ منہ کرنا ہوں اور اکٹھے

علی هذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفة لیقولی
 علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن افطار بہتر ہے لیکن میں تاکہ آدمی میں

بہ الرجل علی الدعاء وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفۃ بعرفة
 وہ اگر منہ کی قوت باقی ہے اور بیشک بعض علماء نے عرفہ کے دن عورات پر روزہ رکھا ہے

انتہی قد ورد فی فضل یوم عرفۃ انہ یکفر السنۃ الذی بعدہ والی
 انتہی اور بیشک روزہ کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ روزہ عرفہ ایک سال کا کفارہ اور ایک سال کا کفارہ کا کفارہ

قبلہ والمختار ان صوم عرفۃ مستحب الی اللہ اجماع اذا لم یقروا علی الدعاء
 ہوتا ہے پس مختار یہ ہے کہ روزہ عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر حاجیوں کو اگر دعا اور احکام

والاجتہاد فیہ واللہ اعلم وما ینبغی ان ینبغی علی بیان حکم التضرع
 اور اگر منہ کی قوت نہ رکھتے ہوں لہذا علم اور ان احکام میں سے جکا جاتا ہے اس لئے کہ عورتیں عذر بنا کر کھانے کا

الذی یفصلہ بعض الناس فی البلاد فاعلم انہ قولہ کہ بعض علماء
 جکو بعض لوگ ملکوں میں کرتے ہیں سو یہ کہنے خفی علماء نے ذکر

لخفۃ التضرع وهو ان یجمع الناس یوم عرفۃ فی بعض المواضع
 کیا ہے کہ تضرع یعنی عرفہ کے روزہ کسی جگہ میں لوگوں کا جمع ہونا تاکہ عرفات پر بیٹھ سکیں

تشریحاً بالواقفین بعرفۃ لیس شیء وعن ابی یوسف وحماد
 تشریحاً یہ لوگ واقفین ہیں کہ وہ عرفہ کے روزہ رکھتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اور امام حماد رحمہ

[illegible]

کلیاں اس بہ لانہا مشرعة فی کل لامکنۃ ولا زمان وکن
 کوئی فرق کیا نہ ہوگا کہ یہ سب ہر جگہ اور ہر وقت شروع ہیں لیکن
 الکلام فی لباس الاحرام والتلبیۃ وسائر اداب الحج التي
 احرام کے لباس میں اور ایک سے بکارت میں اور حج کے تمام ادب میں جو
 یفعلها الواقفون فی ذلک المقام فان الظاهر اختصاصها
 اس مقام میں ہو جو وہاں آگے کر کے کلام ہے کیونکہ ظاہر حال یہ ہے کہ وہاں ہی سے خاص ہیں
 یموالہ اعلم بحقیقۃ المرام هذا واما سائر العبادات
 اور اس حقیقت حال کو خوب جانتا ہے یہ یاد رکھو اور رہو اور تمام عبادات
 والادعیۃ والاحکام فمذکورۃ فی کتب لفقہ ووسائل
 اور دعائیں اور احکام سو فہم کی کتابوں میں اور مسائل کے وسائل میں
 المناسک فلیطلب ثم ولین هذا اخو اقصدا ابرادۃ فہذہ
 ذکر ہیں وہ اپنے قصور نہ کرنا چاہیے اور یہ جانتے ہیں کہ ہر شخص کی قیاسی ہے جو کہ ہر سال میں لایا
 الرسالۃ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صل علی
 چاہتے تھے اور ہمارا آخری دعا ہے کہ سنا ہے اسطے امد پر دروگہ عالم کے ہے اور اس دعا میں ہے
 علی سید المرسلین و امام المتقین محمد و آلہ و اصحابہ و اتبائہ
 مرسلین کے پیشوا اور متقیوں کے امام یعنی محمد و آلہ و اصحابہ و اتباع پر
 ہذا طریق الحق فی حق علوہ الدین امین امین امین
 حق کے راستہ کی پابندی اور دینی علوم کے زور نہ کرنا ہے آمین آمین آمین

صفحہ وقف
 وقفیہ خانہ
 ۱۱۸۸

واضح ہو کہ کاپی اس کتاب کا بذریعہ جبرستری با ضابطہ
 محفوظ کیا گیا ہے کوئی شخص بلا اجازت اقام اسکے طبع کا مجاز نہیں بان حقہ
 نسخے مطلوب ہوں کتب خانہ تجارت مطبع ہذا سے طلب فرمائیں فقط
 اقم

علی

اس کتاب کے

بامحاورہ ترجمہ کرانے اور نیر محل نمایین

مطبع کی ایک سے کم کثیر صرف ہونی ہی لہذا جملہ حقوق

اس کے حق مطبع ہذا ہر ذریعہ جیسے سری محفوظ کیے گئے ہیں

کوئی شخص بلا اجازت نہ سچ اس کے طبع کا مجاز نہیں

کاپی اسٹیل محفوظ ہی قحط

محمد علی شاہ

Handwritten marginal notes in Urdu script surrounding the central text.

To: www.al-mostafa.com